

مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ فَانْتَهُوا۔  
رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

# جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد دوم ۰ حصہ اول

ابواب القدر	ابواب الفتن	ابواب الرویا
ابواب الشہادات	ابواب الزہد	ابواب صفۃ القیامۃ
ابواب صفۃ الجنۃ	ابواب صفۃ جہنم	ابواب الایمان
ابواب العلم	ابواب الاستیذان والادب	

[www.islamiurdubooks.blogspot.com](http://www.islamiurdubooks.blogspot.com)

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور ۰ پاکستان

مَا أَتَىكَ مِنَ الشَّرِّ مِنِّي وَأَعْتَصَمَ بِهِ إِنَّمَا آتَىكَ مَا كَسَبَتْ يَدَاكَ وَأنتَ سَاهٍ  
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

# جامع ترمذی شریف

جلد دوم

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ السازجامعہ عثمانیہ



ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph:7211788-7231788

مکتبۃ العلم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: \_\_\_\_\_ جامع ترمذی شریف

تالیف: \_\_\_\_\_ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

مترجم: \_\_\_\_\_ مولانا ہاشم الدین

فطر ثانی: \_\_\_\_\_ حافظ محبوب احمد خان

طابع: \_\_\_\_\_ خالد مقبول

مطبع: ..... زاہد بشیر



7224228 مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7221395 مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7211788 مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور

فہرست مضامین	
صفحہ	عنوان
۳۲	۲۹: امت کے لیے رسول اللہ ﷺ کے تین سوال
۳۳	۳۰: جو شخص فتنے کے وقت ہو وہ کیا عمل کرے
۳۴	۳۱: امانت داری کے اٹھ جانے کے متعلق
۳۵	۳۲: سابقہ امتوں کی عادات اس امت میں بھی ہوں گی
۳۵	۳۳: درندوں کے کلام کے متعلق
۳۶	۳۴: چاند کے پھٹنے کے متعلق
۳۶	۳۵: زمین کے دھسنے کے بارے میں
۳۷	۳۶: سورج کا مغرب سے لگنا
۳۸	۳۷: یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے متعلق
۳۹	۳۸: خارجی گروہ کی نشانی
۳۹	۳۹: اثر کے بارے میں
۴۰	۴۰: نبی اکرمؐ نے صحابہ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی
۴۲	۴۱: اہل شام کی فضیلت کے بارے میں
۴۲	۴۲: میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کو قتل نہ کرنے لگ جانا
۴۳	۴۳: ایسا فتنہ جس میں بیچارہ بنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا
۴۴	۴۴: ایک فتنہ ایسا ہوگا جو اندھیری رات کی طرح ہوگا
۴۴	۴۵: قتل کے بارے میں
۴۵	۴۶: کھڑی کی تلوار بنانے کے بارے میں
۴۶	۴۷: علامات قیامت
۴۷	۴۸: باب
۴۹	۴۹: نبی اکرمؐ کی بعثت قیامت کے قرب کی نشانی ہے
۵۰	۵۰: ترکوں سے جنگ کے متعلق
۵۰	۵۱: کسری کی ہلاکت کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا
۵۱	۵۲: حجاز کے آگ نکلنے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی
۵۱	۵۳: جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی
۵۲	۵۴: بنی تغیب میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا
۵۲	۵۵: تیسری صدی کے متعلق
۵۳	۵۶: خلفاء کے بارے میں
۵۳	۵۷: خلافت کے متعلق
۵۴	۵۸: خلفاء قیامت تک قریش ہی میں سے ہوں گے
۵۵	۵۹: گمراہ حکمرانوں کے متعلق
۱۳	تقدیر کے متعلق ابواب
۱۳	۱: تقدیر میں بحث کرنے کی ممانعت
۱۳	۲: باب
۱۳	۳: بد بختی اور خوش بختی کے بارے میں
۱۵	۴: اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے
۱۶	۵: ہر پیدائش والے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے
۱۶	۶: تقدیر کو صرف دعا ہی لوٹا سکتی ہے
۱۷	۷: لوگوں کے دل رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں
۱۸	۸: اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں اور تینوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے
۱۸	۹: عدویٰ صفا اور ہامد کی لٹی
۱۹	۱۰: خیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان لانا
۲۰	۱۱: ہر شخص وہ ہیں مرتا ہے جہاں اس کی موت لکھی ہوئی ہے
۲۱	۱۲: تقدیر الہی کو دم بھجھاؤ اور دو انہیں ٹال سکتے
۲۲	۱۳: قدریہ کے بارے میں
۲۲	۱۴: باب
۲۳	۱۵: رضاء بالقضاء کے بارے میں
۲۳	۱۶: باب
۲۵	فتنوں کے متعلق ابواب
۲۵	۱۷: تین جرموں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حرام ہے
۲۶	۱۸: جان و مال کی حرمت
۲۶	۱۹: کسی مسلمان کو گھبراہٹ میں جتلا کرنے کی ممانعت
۲۷	۲۰: کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیارے اشارہ کرنے کی ممانعت
۲۷	۲۱: اس بارے میں کہنگی تلوار کا جہاز ممنوع ہے
۲۷	۲۲: جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے
۲۹	۲۳: جماعت کی پابندی
۲۹	۲۴: برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے
۳۰	۲۵: بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بارے میں
۳۰	۲۶: ہاتھ، زبان یا دل سے برائی کو روکنے کے متعلق
۳۱	۲۷: اسی سے متعلق
۳۱	۲۸: جاہر بادشاہ کے سامنے گھمسنے کا حق کہنا افضل جہاد ہے



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۳	۹۶: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کو خوف دلانا	۵۶	۶۰: امام مہدی کے متعلق
۹۳	۹۷: خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت کے بارے میں	۶۱	۶۱: عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بارے میں
	۹۸: نبی اکرم کا فرمان کہ اگر تم لوگ وہ کچھ جان لو جو میں	۶۲	۶۲: دجال کے بارے میں
	جانتا ہوں تو ہنسا کم کرو	۶۳	۶۳: دجال کہاں سے نکلے گا
۹۵	۹۹: جو شخص لوگوں کو ہنسانے کیلئے کوئی بات کرے	۶۴	۶۴: دجال کے نکلنے کی نشانیوں کے بارے میں
	۱۰۰: باب	۶۵	۶۵: دجال کے قتل کے متعلق
۹۷	۱۰۱: کم گوئی کی فضیلت کے متعلق	۶۶	۶۶: دجال کی صفات کے بارے میں
	۱۰۲: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی بے وقعتی	۶۷	۶۷: دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکتا
۹۸	۱۰۳: دنیا مومن کے لیے جہنم اور کافر کے لیے جنت ہے	۶۸	۶۸: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے
	۱۰۴: دنیا کی مثال چار شخصوں کی سی ہے	۶۹	۶۹: باب
۹۹	۱۰۵: دنیا کی محبت اور اسکے متعلق ممکن ہونا	۷۰	۷۰: ابنِ صیاد کے بارے میں
۱۰۰	۱۰۶: مومن کیلئے لمبی عمر	۷۱	۷۱: باب
۱۰۱	۱۰۷: اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں	۷۲	۷۲: ہوا کو برا کہنے (گالی دینے) کی ممانعت کے متعلق
	۱۰۸: زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت	۷۳	۷۳: باب ۸۱ تا ۸۲
	۱۰۹: امیدوں کے کم ہونے کے متعلق	۷۷	خواب کے متعلق ابواب
۱۰۲	۱۱۰: اس امت کا قہر مال میں ہے	۸۲	۸۲: مومن کا خواب نبوت کا چھاپا ایساں حصہ ہے
	۱۱۱: اگر کسی شخص کے پاس دو ادویاں مال سے بھری ہوئی ہوں	۸۳	۸۳: بخت چلی گئی اور بشارتیں ہاتی ہیں
۱۰۳	تب بھی اسے تیسری کی حرص ہوگی	۸۴	۸۴: نبی اکرم ﷺ کے اس قول کے متعلق کہ جس نے خواب
۱۰۴	۱۱۲: بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جھان ہے		میں مجھ سے دیکھا ہے شک اس نے مجھ سے ہی دیکھا
	۱۱۳: دنیا سے بے رغبتی	۷۹	۸۵: اگر خواب میں کوئی کردہ چیز دیکھے تو کیا کرے؟
۱۰۶	۱۱۴: گزارے کے لائق روزی پر صبر کرنا	۸۰	۸۶: خواب کی تعبیر کے بارے میں
۱۰۷	۱۱۵: فخر کی فضیلت	۸۷	۸۷: باب
۱۰۸	۱۱۶: فخر امہاجرین امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے	۸۱	۸۸: مجموعاً خواب بیان کرنا
۱۰۹	۱۱۷: رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے گمراہوں کا رہن سہن	۸۹	۸۹: باب
۱۱۱	۱۱۸: صحابہ کرام کے رہن سہن کے بارے میں	۹۰	۹۰: باب
	۱۱۹: غنا اور حقیقت دل سے ہوتا ہے	۸۳	۹۱: نبی اکرم ﷺ کا میزبان اور ڈول کی تعبیر بتانا
۱۱۵	۱۲۰: حق کے ساتھ مال لینے کے متعلق	۸۷	گواہوں کے متعلق ابواب
۱۱۶	۱۲۱: باب ۱۲۵ تا ۱۲۶	۹۱	زہد کے باب
۱۱۷	۱۲۶: اس بارے میں کہ زیادہ کھانا کھروہ ہے	۹۲	۹۲: نیک اعمال میں جلدی کرنا
۱۱۸	۱۲۷: ریاض کاری اور شہرت کے متعلق	۹۳	۹۳: موت کو یاد کرنے کے بارے میں
۱۲۰	۱۲۸: باب	۹۳	۹۳: باب
	۱۲۹: باب	۹۵	۹۵: جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہشمند اللہ بھی اس سے
۱۲۱	۱۳۰: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھے گا		ملاقات کرنا پسند کرتا ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۰	۱۷۰: اہل جنت کی مغفّت کے متعلق	۱۲۲	۱۳۱: اللہ تعالیٰ سے حسن نمون
۱۸۱	۱۷۱: اہل جنت کے لباس کے متعلق	۱۳۲	۱۳۲: نیکی اور بدی کے بارے میں
	۱۷۲: جنت کے پہلوں کے متعلق	۱۲۳	۱۳۳: اللہ کے لیے محبت کرنا
	۱۷۳: جنت کے پرندوں کے متعلق	۱۲۴	۱۳۴: محبت کی خبر دینے کے متعلق
۱۸۲	۱۷۴: جنت کے گھوڑوں کے متعلق	۱۲۵	۱۳۵: تعریف کرنے اور تعریف کرانے والوں کی برائی
۱۸۳	۱۷۵: جنتیوں کی عمر کے متعلق	۱۳۶	۱۳۶: مومن کی محبت کے متعلق
	۱۷۶: اہل جنت کی کتنی میں ہوں گی؟	۱۲۶	۱۳۷: مصیبت پر مبر کرنے کے بارے میں
	۱۷۷: جنت کے دروازوں کے متعلق	۱۲۷	۱۳۸: بیہوشی زائل ہونے کے متعلق
۱۸۴	۱۷۸: جنت کے بازار کے متعلق	۱۲۹	۱۳۹: زبان کی حفاظت کرنے کے متعلق
۱۸۶	۱۷۹: رویت باری تعالیٰ کے بارے میں	۱۳۱	۱۴۰: باب
۱۸۸	۱۸۰: باب	۱۳۲	۱۴۱: باب
	۱۸۱: اہل جنت بالا خانوں سے ایک دوسرے کا نظارہ کریں گے	۱۳۳	قیامت کے متعلق ابواب
۱۸۹	۱۸۲: جنتی اور روزنی ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے	۱۳۴	۱۴۲: حساب و قصاص کے متعلق
۱۹۱	۱۸۳: جنت شدائد سے جبکہ جہنم خواہشات سے ہے	۱۳۵	۱۴۳: باب
۱۹۲	۱۸۴: جنت اور دوزخ کے درمیان تکرار کے متعلق	۱۳۶	۱۴۴: کیفیت حشر کے متعلق
	۱۸۵: ادنیٰ درجے کے جنتی کے لیے انعامات کے متعلق	۱۳۷	۱۴۵: آخرت میں لوگوں کی پیشی
۱۹۳	۱۸۶: حوروں کی سنگتوں کے متعلق	۱۳۸	۱۴۶: اسی کے متعلق
	۱۸۷: جنت کی نہروں کے متعلق	۱۳۸	۱۴۷: اسی سے متعلق
۱۹۷	جہنم کے متعلق ابواب	۱۳۸	۱۴۸: اسی کے متعلق
	۱۸۸: جہنم کے متعلق	۱۳۹	۱۴۹: صور کے متعلق
	۱۸۹: جہنم کی گہرائی کے متعلق	۱۴۰	۱۵۰: پل مراط کے متعلق
۱۹۸	۱۹۰: اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے	۱۴۱	۱۵۱: شفاعت کے بارے میں
۱۹۹	۱۹۱: دوزخیوں کے مشروبات کے متعلق	۱۴۳	۱۵۲: اسی کے متعلق
۲۰۱	۱۹۲: دوزخیوں کے کھانے کے متعلق	۱۴۵	۱۵۳: حوض کوثر کے بارے میں
۲۰۳	۱۹۳: دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا سزاواں (۷۰) حصہ ہے	۱۴۷	۱۵۴: حوض کوثر کے برتن کے متعلق
	۱۹۴: اسی کے متعلق	۱۴۷	۱۵۵: باب ۱۴۳، ۱۵۵
	۱۹۵: دوزخ کے لیے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکالے	۱۴۵	جنت کی صفات کے متعلق ابواب
۲۰۴	جانے کے متعلق	۱۴۴	۱۶۴: جنت کے درختوں کی صفات کے متعلق
۲۰۸	۱۹۶: جہنم میں عورتوں کی اکثریت	۱۶۵	۱۶۵: جنت اور اس کی نعمتوں کے متعلق
	۱۹۷: باب	۱۶۶	۱۶۶: جنت کے بالا خانوں کے متعلق
۲۰۹	۱۹۸: باب	۱۶۷	۱۶۷: جنت کے درجات کے متعلق
۲۱۰	ابواب ایمان	۱۶۸	۱۶۸: جنت کی عورتوں کے متعلق
	۱۹۹: مجھے لوگوں سے مثال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لا الہ	۱۶۹	۱۶۹: اہل جنت کے جماع کے بارے میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۳۶	۲۲۸: کتابت علم کی اجازت کے متعلق	۲۱۰	۱۰۱: لا اللہ کہیں
۲۳۷	۲۲۹: بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے متعلق	۲۰۰	مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب
۲۳۸	۲۳۰: نیکی کا راستہ تانے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے	۲۱۱	تک یہ "لا اللہ الا اللہ" نہ کہیں اور نماز نہ پڑھیں
۲۳۹	۲۳۱: جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی	۲۱۲	۲۰۱: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے
۲۴۱	۲۳۲: سنت پر عمل کرنے اور بدعت سے اجتناب کرنے کے متعلق	۲۰۲	۲۰۲: حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ سے ایمان و اسلام کی کیا
۲۴۳	۲۳۳: جن چیزوں سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا انہیں ترک کرنا		صفات بیان کیں
۲۴۴	۲۳۴: مدینہ کے عالم کی فضیلت کے متعلق	۲۱۴	۲۰۳: فراتس ایمان میں داخل ہیں
۲۴۴	۲۳۵: اس بارے میں کہ علم عبادت سے افضل ہے	۲۱۵	۲۰۴: ایمان میں کمی زیادتی اور اس کا مکمل ہونا
۲۴۸	آداب اور اجازت لینے کے متعلق ابواب	۲۱۶	۲۰۵: اس بارے میں کہ حیا ایمان سے ہے
۲۴۶	۲۳۶: سلام کو پھیلانے کے بارے میں	۲۱۷	۲۰۶: نماز کی عظمت کے بارے میں
۲۴۷	۲۳۷: سلام کی فضیلت کے بارے میں	۲۱۸	۲۰۷: ترک نماز پر وعید
۲۴۹	۲۳۸: داخل ہونے کے لیے تین مرتبہ اجازت لینا	۲۱۹	۲۰۸: باب
۲۵۰	۲۳۹: سلام کا جواب کیسے دیا جائے	۲۲۰	۲۰۹: کوئی زانی زنا کرتے ہوئے حامل ایمان نہیں رہتا
۲۵۱	۲۴۰: کسی کو سلام بھیجنے کے متعلق	۲۲۰	۲۱۰: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں
۲۵۱	۲۴۱: پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت کے متعلق	۲۲۱	۲۱۱: اسلام کی ابتداء و انتہاء غریبوں سے ہے
۲۴۲	۲۴۲: سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت	۲۲۲	۲۱۲: منافق کی علامت کے متعلق
۲۴۳	۲۴۳: بچوں کو سلام کرنے کے متعلق	۲۲۳	۲۱۳: اس متعلق کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے
۲۵۲	۲۴۴: عورتوں کو سلام کرنے کے متعلق	۲۱۴	۲۱۴: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے
۲۴۵	۲۴۵: اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا	۲۱۵	۲۱۵: جس شخص کا خاترو توحید پر ہو
۲۵۳	۲۴۶: کلام سے پہلے سلام کرنے کے متعلق	۲۱۶	۲۱۶: امت میں افتراق کے متعلق
۲۵۴	۲۴۷: اس بارے میں کہ ذمی (کافر) کو سلام کرنا مکروہ ہے	۲۱۹	علم کے متعلق ابواب
۲۵۴	۲۴۸: جس مجلس میں مسلمان اور کافر ہوں ان کو سلام کرنا	۲۱۷	۲۱۷: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو
۲۴۹	۲۴۹: اس بارے میں کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے		اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں
۲۵۵	۲۵۰: اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کرنا	۲۱۸	۲۱۸: طلب علم کی فضیلت
۲۵۱	۲۵۱: گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا	۲۱۹	۲۱۹: علم کو چھپانا
۲۵۲	۲۵۲: بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا	۲۲۰	۲۲۰: طالب علم کے ساتھ خیر خواہی کرنا
۲۵۶	۲۵۳: اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرنا	۲۲۱	۲۲۱: دنیا سے علم کے اٹھ جانے کے متعلق
۲۵۷	۲۵۴: سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے	۲۲۲	۲۲۲: اس شخص کے متعلق جو اپنے علم سے دنیا طلب کرے
۲۵۵	۲۵۵: مکتوب (خط) کو خاک آلود کرنا	۲۲۳	۲۲۳: لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنے کی فضیلت
	باب ۲۵۶	۲۲۴	۲۲۴: رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا بہت بڑا گناہ ہے
	۲۵۷: سریانی زبان کی تعلیم	۲۲۵	۲۲۵: موضوع احادیث بیان کرنا
۲۵۸	۲۵۸: مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے متعلق	۲۲۶	۲۲۶: حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں
	۲۵۹: اس بارے میں کہ مشرکین کو کس طرح خط تحریر کیا جائے	۲۲۷	۲۲۷: کتابت علم کی کراہت کے متعلق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷۸	۲۹۲: حکم لگانے کے بارے میں	۲۵۹	۲۶۰: عطر پر نمبر لگانے کے متعلق
۲۷۹	۲۹۳: باب	۲۶۱	۲۶۱: سلام کی کیفیت کے بارے میں
	۲۹۳: سواری کا مالک اس پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے	۲۶۲	۲۶۲: پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے
	۲۹۵: انماط (یعنی قالین) کے استعمال کی اجازت	۲۶۰	۲۶۳: ابتداء میں "علیک السلام" کہنا مکروہ ہے
۲۸۰	۲۹۶: ایک جانور پر تین آدمیوں کے سوار ہونے کے بارے میں	۲۶۱	۲۶۳: باب
	۲۹۷: اچانک نظر بڑ جانے کے بارے میں	۲۶۲	۲۶۵: راستے میں بیٹھنے والوں کی ذمہ داری کے متعلق
۲۸۱	۲۹۸: عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا	۲۶۶	۲۶۶: معاصی کے متعلق
	۲۹۹: عورتوں کے ہاں ان کے خاندانوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے	۲۶۷	۲۶۷: گلے ملنے اور بوسہ دینے کے متعلق
۲۸۲	۳۰۰: عورتوں کے ہتھکے سے بچنے کے متعلق	۲۶۸	۲۶۸: ہاتھ اور پاؤں کا بوسہ لینے کے متعلق
	۳۰۱: بالوں کا کھمانے کی ممانعت	۲۶۹	۲۶۹: مرجا کہنے کے بارے میں
	۳۰۲: بال گودنے والی، گدوانے والی اور بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والیوں کے بارے میں	۲۷۰	۲۷۰: چھینک کا جواب دینے کے متعلق
۲۸۳	۳۰۳: مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں کے بارے میں	۲۷۱	۲۷۱: جب چھینک آئے تو کیا کہے؟
	۳۰۴: اس بارے میں کہ عورت کا خوشبو لگا کر کلنا منع ہے	۲۷۲	۲۷۲: چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے؟
۲۸۴	۳۰۵: مردوں اور عورتوں کی خوشبو کے بارے میں	۲۷۳	۲۷۳: اگر چھینک مارنے والا اللہ تعالیٰ کے جواب دہ ہو جائے؟
۲۸۵	۳۰۶: اس بارے میں کہ خوشبو سے انکار کرنا مکروہ ہے	۲۷۴	۲۷۴: کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے؟
	۳۰۷: مباشرت ممنوعہ کے متعلق	۲۷۵	۲۷۵: چھینک کے وقت آواز بست رکھنے اور چہرہ ڈھانکنے کے متعلق
۲۸۶	۳۰۸: ستر کی حفاظت کے متعلق	۲۷۶	۲۷۶: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جہاں کو ناپسند کرتے ہیں
	۳۰۹: اس بارے میں کہ ان ستر میں داخل ہے	۲۷۷	۲۷۷: نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے
۲۸۸	۳۱۰: پاکیزگی کے بارے میں	۲۷۸	۲۷۸: اس بارے میں کہ کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا مکروہ ہے
	۳۱۱: جماع کے وقت پردہ کرنے کے متعلق	۲۷۹	۲۷۹: جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے
۲۸۹	۳۱۲: حمام میں جانے کے بارے میں	۲۸۰	۲۸۰: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے
	۳۱۳: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر یا کتاب ہو	۲۸۱	۲۸۱: حلقے کے درمیان میں بیٹھنے کی کراہت کے متعلق
۲۹۰	۳۱۴: کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مردوں کیلئے ممانعت	۲۸۲	۲۸۲: کسی کی تقسیم میں کھڑے ہونے کی کراہت کے متعلق
۲۹۱	۳۱۵: سفید کپڑے پہننے کے بارے میں	۲۸۳	۲۸۳: ناخن تراشنے کے متعلق
۲۹۲	۳۱۶: مردوں کیلئے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت کے بارے میں	۲۸۴	۲۸۴: ناخن تراشنے اور مونچھیں کتروانے کی مدت کے متعلق
	۳۱۷: بزرگ کپڑے پہننے کے بارے میں	۲۸۵	۲۸۵: مونچھیں کترنے کے بارے میں
۲۹۳	۳۱۸: سیاہ لباس کے متعلق	۲۸۶	۲۸۶: داڑھی کی اطراف سے کچھ بال کاٹنے کے متعلق
	۳۱۹: زرد رنگ کے کپڑے پہننے کے متعلق	۲۸۷	۲۸۷: داڑھی بڑھانے کے متعلق
۲۹۴	۳۲۰: اس بارے میں کہ مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے	۲۸۸	۲۸۸: ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا
۲۹۵	۳۲۱: حریہ اور دیباچ پہننے کی ممانعت کے متعلق	۲۸۹	۲۸۹: اس کی کراہت کے بارے میں
		۲۹۰	۲۹۰: پیٹ کے بل لینے کی کراہت کے متعلق
		۲۹۱	۲۹۱: ستر کی حفاظت کے متعلق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲۲	سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت : ۳۵۵	۲۹۵	باب : ۳۲۲
	سورہ آل عمران کی فضیلت کے متعلق : ۳۵۶	۲۹۶	۳۲۳: بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے
۳۲۶	سورہ کہف کی فضیلت کے متعلق : ۳۵۷		۳۲۴: سیاہ موزوں کے متعلق
	سورہ یٰسین کی فضیلت کے متعلق : ۳۵۸	۲۹۷	۳۲۵: سفید بال نکالنے کی ممانعت
۳۲۷	سورہ دخان کی فضیلت کے متعلق : ۳۵۹		۳۲۶: اس بارے میں کہ مشورہ دینے والا امانت دار ہوتا ہے
	سورہ ملک کی فضیلت کے متعلق : ۳۶۰	۲۹۸	۳۲۷: محبت کے بارے میں
۳۲۸	سورہ زلزال کی فضیلت : ۳۶۱	۲۹۹	۳۲۸: تیسرے آدمی کی موجودگی میں دوا آدمی سرگوشی نہ کریں
۳۲۹	سورہ اخلاص اور سورہ زلزال کی فضیلت کے متعلق : ۳۶۲		۳۲۹: وعدے کے متعلق
	سورہ اخلاص کی فضیلت کے متعلق : ۳۶۳	۳۰۰	۳۳۰: ”فداک ابی وامی“ کہنا
۳۳۲	معوذتین کی فضیلت کے بارے میں : ۳۶۳		۳۳۱: کسی کو بیٹا کہہ کر پکارنا
۳۳۳	قرآن پڑھنے کی فضیلت : ۳۶۵	۳۰۱	۳۳۲: بیچے کا نام جلدی رکھنے کے متعلق
	قرآن کی فضیلت کے بارے میں : ۳۶۶	۳۰۲	۳۳۳: مستحب ناموں کے متعلق
			۳۳۴: مکروہ ناموں کے متعلق
		۳۰۳	۳۳۵: نام بدلنے کے متعلق
			۳۳۶: نبی اکرم ﷺ کے اسماء کے متعلق
			۳۳۷: نبی اکرم ﷺ کا نام اور کنیت جمع کر کے نام رکھنا مکروہ ہے
		۳۰۵	۳۳۸: اس متعلق کہ بعض اشعار حکمت ہیں
			۳۳۹: شعر پڑھنے کے بارے میں
			۳۴۰: کسی کا اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا، شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے
		۳۰۷	۳۴۱: فصاحت اور بیان کے متعلق
		۳۰۸	۳۴۲: باب ۳۲۲ تا ۳۲۵



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## أَبْوَابُ الْقَدْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تقدیر کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱: باب تقدیر میں بحث کرنے

کی ممانعت کے متعلق

۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک مرتبہ تشریف لائے تو ہم لوگ تقدیر پر بحث کر رہے تھے۔ آپ غصے میں آگئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا گویا کہ آپ کے چہرے پر اتار کے دانوں کا عرق نچوڑ دیا گیا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم لوگوں کو اس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا میں اسلئے بھیجا گیا ہوں؟ تم لوگوں سے پہلے کی قومیں اسی مسئلے میں بحث و مباحثہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔ میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں کہ اس مسئلے میں آئندہ بحث و تکرار نہ کرنا۔ اس باب میں عمرؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں اور ان سے کئی غریب روایات مروی ہیں جن میں وہ منفرد ہیں۔

۲: باب

۲: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم اور موسیٰ کے درمیان مکالمہ ہوا۔ موسیٰ نے فرمایا: اے آدم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا پھر اپنی روح آپ میں پھونکی اور پھر آپ کی لغزش کی وجہ سے لوگوں کو جنت نے نکالا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آدم علیہ السلام نے جواباً فرمایا: اے موسیٰ! تو وہ ہے جسے اللہ نے شرف ہمکامی کے

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ

فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدْرِ

۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تَنَّا زَعُ فِي الْقَدْرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَمَا فِقِي فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَانَ فَقَالَ أَبْهَلَذَا أَمْرُكُمْ أَمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَذَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تَنَازَعُوا فِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ الْمُرِّيِّ لَهُ غَرَائِبٌ يَنْفَرُ دُبْهَا۔

۲: بَابُ

۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سَلِيمَانَ نَا أَبِي عَنْ سَلِيمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ أَعُوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ

ذریعے برگزیدہ کیا۔ کیا تو مجھے ایسے عمل پر ملامت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے پہلے میرے لیے (لوح محفوظ میں) لکھ دیا تھا۔ نبی اکرمؐ فرماتے ہیں اس طرح آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر (گفتگو میں) غالب آگئے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور جناب سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (یعنی سلیمان کی اعمش سے) اعمش کے بعض ساتھی اسے اعمش، وہ ابوصالح وہ ابو ہریرہؓ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جبکہ بعض راوی اسے ابو ہریرہؓ کی جگہ ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث نبی اکرمؐ سے ابو ہریرہؓ کے واسطے سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۳: باب بد بختی اور خوش بختی کے بارے میں

۳: حضرت سالم اپنے والد عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم جو عمل کرتے ہیں کیا یہ نیا امر ہے؟ یا عرض کیا کہ نیا شروع ہوا ہے یا یہ پہلے سے تقدیر میں لکھا جا چکا ہے اور اس سے فراغت حاصل کی جا چکی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پہلے سے لکھا ہوا ہے اور اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ اے خطاب کے بیٹے! ہر شخص پر وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ لہذا جو نیک بخت لوگ ہیں وہ نیک بختی کے عمل (اعمال صالح) کرتے ہیں اور جو بد بخت ہیں وہ اسی کیلئے عمل کرتے ہیں۔ اس باب میں علیؓ، خدیفہ بن اسیدؓ، انسؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ زمین کرید رہے تھے (جیسے کوئی تفلک کی حالت میں کرتا ہے) اچانک آپؐ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جس کے متعلق متعین نہ ہو چکا ہو کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی۔ کبھی کہتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کیلئے جنت یا دوزخ میں اس کی جگہ لکھی نہ جا چکی ہو۔

مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ اتْلُو مِنِّي عَلَى عَمَلِ عَمَلْتُهُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَالَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجُنْدَبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ فِيهِ أَمْرٌ مُبْتَدَأُ أَوْ مُبْتَدَأُ أَوْ فِيمَا قَدْ فُرِعَ مِنْهُ قَالَ فِيمَا قَدْ فُرِعَ مِنْهُ يَابُنَ الْخَطَّابِ وَكُلُّ مُيَسَّرٍ أَمَا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا بِنُ مَسْعُودٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۴: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عَلِمَ قَالَ وَكَيْعٌ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنْ

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم (تقدیر کے لکھے پہ) بھروسہ کر لیں آپ نے فرمایا عمل کرو ہر ایک جس کام کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس پر وہ (کام) آسان کر دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴: باب اس متعلق کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ صادق و مصدوق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ تم میں ہر ایک ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی حالت میں رہتا ہے پھر چالیس دن کے بعد گاڑھا خون بن جاتا ہے۔ پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھرا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار چیزیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے (رزق، موت، عمل اور یہ کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت) پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان بالشت بھر فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر الہی اسکی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ دوزخیوں کے اعمال پر ہوتا ہے۔ اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک آدمی (عمر بھر) جہنمیوں کے اعمال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان بالشت بھر فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الہی اسکی طرف دوڑتی ہے اور اس کا خاتمہ جنتیوں کے اعمال پر ہوتا ہے۔ پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶: حضرت عبد اللہ بن مسعود نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث روایت کی اور اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس سے بھی روایات مروی ہیں۔ احمد بن حسن فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی دوسرا نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اعمش سے اس کی مثل روایت کی۔ محمد بن علاء نے کعب کے واسطے سے انہوں نے بواسطہ

النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَفَلَا تَتَكَلَّمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا أَعْمَلُوا فَكُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۴: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ

۵. حَدَّثَنَا هُنَّا دَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤَمِّرُ بَارِعَ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَاجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيَّ أَوْ سَعِيدَ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا الْأَعْمَشُ نَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ مَارَأَيْتُ بَعِينِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكَيْعٌ

اعمش حضرت زید سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ نَحْوَهُ.

۵: باب اس بارے میں کہ ہر پیدا ہونے

۵: بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ

والافطرت پر پیدا ہوتا ہے

عَلَى الْفِطْرَةِ

۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا ملت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جو بچے جوان ہونے سے پہلے فوت ہو گئے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ اگر بڑے ہوتے تو کیا کرتے۔

۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ ابْنُ رَبِيعَةَ الْبَنَانِيُّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُنَسِّرَانِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ بِهِ.

۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں لیکن یہاں ”يُوَلَّدُ عَلَى الْإِسْلَامِ“ کی جگہ ”يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ“ کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ وغیرہ اسے اعمش وہ ابو صالح بوہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں اور اس میں ”يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ“ کے الفاظ ہیں۔

۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ.

۶: باب اس بارے میں کہ تقدیر کو

۶: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَرِدُ الْقَدْرَ

صرف دعا ہی لوٹا سکتی ہے

إِلَّا الدُّعَاءُ

۹: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قضاء (قدر) کو صرف دعا ہی بدل سکتی ہے اور عمر کو نیکی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھا سکتی۔ اس باب میں ابو اسید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن ضریس کی روایت سے جانتے ہیں اور ”ابو مودود“ دو ہیں۔ ایک کو فضہ اور دوسرے کو عبد العزیز بن سلیمان کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک بصری اور دوسرے مدینی ہیں۔ جنھوں نے یہ حدیث نقل کی ہے وہ ابو مودود فضہ

۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَسَعِيدُ ابْنُ يَعْقُوبَ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الصَّرِيْسِ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعَمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَرَفَّهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الصَّرِيْسِ وَأَبُو مَوْدُودٍ اِثْنَانِ أَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ فِضَّةٌ وَالْأَخَرُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَحَدُهُمَا بَصْرِيُّ وَالْأَخَرُ مَدِينِيُّ وَكَانَا

فِي عَصْرِ وَاحِدٍ وَأَبُو مُؤَدُّودٍ الَّذِي رَوَى هَذَا  
الْحَدِيثَ اسْمُهُ فَضَّةٌ بَصْرِيٌّ.

۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ

بَيْنَ أَصْبَعِي الرَّحْمَنِ

۷: باب اس بارے میں کہ لوگوں کے دل

رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں

۱۰: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر پڑھا کرتے تھے ”يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّثْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ“ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم ایمان لائے آپ پر اور جو چیز آپ لائے اس پر بھی۔ کیا آپ ہمارے بارے میں ڈرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں کیونکہ دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے انہیں پھیر دیتا ہے۔ اس باب میں نواس بن سمانؓ، ام سلمہؓ، عائشہؓ اور ابو ذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے اسی طرح کئی راوی اعمشؓ، وہ ابوسفیان اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی انسؓ کی جگہ جابرؓ سے بھی اسے نقل کرتے ہیں لیکن ابوسفیان کی اعمشؓ سے منقول حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۸: باب اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں

اور جنتیوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے

۱۱: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ آپ کے پاس دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کیا نہیں مگر یہ کہ آپ ہمیں بتائیں۔ آپ نے دائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا۔ یہ ”رب العالمین“ کی طرف سے ہے اور اس میں اہل جنت کے نام ہیں۔ پھر ان کے آباء و اجداد اور ان کے قبیلوں کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں میزان ہے۔ پھر ان میں نہ کی ہوگی اور نہ زیادتی ہوگی۔ پھر آپ نے بائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا کہ یہ بھی ”رب

۱۰: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُرُ أَنْ يَقُولَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّثْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمَا بَكَ وَبِمَا جُنْتُ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُهُ وَاحِدٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ أَصَحُّ.

۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا

لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ عَنْ شُفْيَانَ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ فَقَالَ اتَّذَرُونَ مَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنَى هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يَزَادُ فِيهِمْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ وَقَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ



العلمین“ کی طرف سے ہے۔ اسی میں اہل دوزخ، ان کے آباء اجداد اور قبائل کے نام مذکور ہیں اور پھر آخر میں میزان کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ان میں نہ کی ہوگی اور نہ زیادتی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا تو پھر عمل کا کیا فائدہ؟ آپؐ نے فرمایا سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ جنت والوں ہی کے عمل پر ہوگا اگرچہ اس سے پہلے کیسے بھی عمل ہوں اور اہل دوزخ کا خاتمہ دوزخ والوں کے اعمال پر ہی ہوگا۔ خواہ اس سے پہلے اس نے کسی طرح کے بھی عمل کیے ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا اور دونوں کتابوں کو پھینک دیا پھر فرمایا: تمہارا رب بندوں سے فارغ ہو چکا ہے۔ ایک فریق جنت میں اور دوسرا دوزخ میں ہے۔

۱۲: ترمذی بھی بکر بن مضر ابو قبیل سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو قبیل کا نام جی بن ہانی ہے۔

۱۳: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسکو عمل پر لگا دیتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیسے عمل میں لگاتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے موت سے پہلے نیک اعمال کی توفیق دے دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹: باب عدویٰ صفرؓ اور ہامہؓ

کی نفی کے متعلق

۱۴: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: کسی کی بیماری کسی کو نہیں لگتی۔ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ۔ ایک اونٹ

أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أَجْمَلٌ عَلَىٰ خَيْرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَضُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَيَقَالَ أَصْحَابُهُ فَيَمِمْ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُحْتَمُّ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَىٰ عَمَلٍ وَإِنْ صَاحِبَ النَّارِ يُحْتَمُّ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَىٰ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيهِ فَبَدَّ هُمَا ثُمَّ قَالَ فَرِعَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ.

۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْرُوفٍ مُضَرَّعٌ عَنْ أَبِي قُبَيْلٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو قُبَيْلٍ اسْمُهُ حَيْبُ بْنُ هَانِيٍّ.

۱۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَلَّهَ إِذَا أَرَادَ بَعْدَ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ كَيْفَ يَسْتَعْمَلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُؤَفِّقُهُ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۹: بَابُ مَا جَاءَ لَا عَدْوَىٰ

وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفْرًا

۱۴: حَدَّثَنَا بُسْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ نَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ نَا صَاحِبٌ لَنَا عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

۱. عدویٰ۔ اس کا معنی یہ ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کی طرف متعدی نہیں ہوتی۔

۲. صفر۔ اس میں علاء کے دو اقوال ہیں۔ ایک یہ کہ صفر کو محرم پر مقدم کیا جائے جیسے عرب کے کافر کیا کرتے تھے۔ دوسرا یہ کہ عوب کا یہ عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کپڑا ہے جو بھوک کے وقت پھانسی جاتا ہے۔ اور اکثر جانور کو مار ڈالتا ہے۔

۳. ہامہ۔ انکو کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ میت کی ہڈیاں سر کرناؤ بن جاتی ہیں اور عرب اس سے بد فانی لیتے تھے۔ (مترجم)

جسے کھجلی ہوتی ہے جب دوسرے اونٹوں کے درمیان آتا ہے تو سب کو کھجلی والا کر دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا تو پھر پہلے اونٹ کو کس کی کھجلی لگی؟ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ ہی صفر کا اعتقاد صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا اور اس کی زندگی، رزق اور مصیبتیں بھی لکھ دیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو بن صفوان ثقفی بصری کو کہتے ہوئے سنا کہ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ اگر مجھے مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان (کھڑا کر کے) قسم دلائی جائے تو میں قسم اٹھا کر ہوں گا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔

قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يُعْدِي شَيْءٌ شَيْئًا فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْبَعِيرُ أَجْرَبُ الْحَشْفَةَ نُذْبِنُهُ فَيُجْرَبُ إِلَّا بِلِ كُلِّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَجْرَبُ الْأَوَّلُ لَا عُدْوَى وَلَا صَفَرٌ خَلَقَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرَزَقَهَا وَمَصَائِبَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ ابْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ أَنِّي لَمْ أَرَا أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ .

**خلاصہ لایہ اولیٰ:** قضا و تقدیر کا مسئلہ اتنا دقیق و باریک ہے کہ اس میں جھگڑنا تو درکنار گفتگو کرنا بھی خطرہ سے خالی نہیں کیونکہ ایسے باریک مسائل میں جہاں گفتگو کی وہیں کوئی نہ کوئی پہلو بحث اور جھگڑے کا نکلا اور بحث و جھگڑے کا پہلو نکلا جس تقدیر کے انکار کے امکانات پیدا ہوئے۔ (۲) مصیبت میں تقدیر کا سہارا لینا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیت ایزدی سے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین میں اپنا ایک خلیفہ بنانے کا فیصلہ فرما چکے تھے۔ (۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل فیصلہ وہی ہوتا ہے جو قضا و تقدیر کر چکی ہے۔ اعمال ظاہری تو وہ انسان کے اچھے اور بُرے ہونے کی صرف ظاہری نشانیاں ہیں اس لئے تمام اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔ (۴) اس میں تین چیزوں تقدیر، عمر، رزق کا ذکر ہے اور تین چیزیں اسلامی عہد کے بعد ناقابل تبدیل ہونے میں ضرب المثل ہیں۔ اگر غور کیجئے تو یہاں ایک ہی چیز ہے تقدیر، عمر اور رزق اس کے اجزاء ہیں ان تینوں کے مقابلہ میں آپ ﷺ نے یہاں تین چیزیں بیان فرمائی ہیں جن کی تاثیر سے آج تک دنیا ناواقف تھی یعنی دعاء، نیکی اور گناہ۔ ان میں سے دعاء کی برکت سے کبھی نوشتہ تقدیر بھی ٹل جاتا ہے اور نیکی کی بدولت عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے حالانکہ وہ بھی مقرر شدہ شے ہے۔ اس جگہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ مکتوبات، ص ۲۱۷، ۲۲۲۔ (۵) حق تعالیٰ کی علی الاطلاق قدرت اور بندہ کی انتہائی بے چارگی اور بے بسی کا نقشہ اس سے زیادہ مؤثر اور مختصر انداز میں ادا نہیں کیا جاسکتا کہ انسان پر اللہ تعالیٰ کا قبضہ و قدرت ہے۔

۱۰: باب خیر و شر کے مقدر

ہونے پر ایمان لانا

۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِيمَانِ

بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

۱۵: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک

۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ یہاں تک کہ وہ جان لے کہ جو چیز اسے ملنے والی تھی وہ اسے ہی ملی کسی اور کے پاس نہیں جاسکتی تھی اور جو چیز اسے نہیں ملنی وہ کسی صورت اسے نہیں مل سکتی۔ اس باب میں حضرت عبادہ، جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث جابر کی حدیث سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن میمون کی حدیث سے پہچانتے ہیں اور عبد اللہ بن میمون منکر حدیث تھا۔

۱۶: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے۔ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ موت پر ایمان لائے (یعنی اس کیلئے اعمال صالحہ سے تیاری کرے) موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور تقدیر پر ایمان لائے۔

۱۷: محمود بن غیلان، نصر بن شمیل سے اور وہ شعبہ سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں لیکن ربیع ایک شخص سے اور وہ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں۔ ابو داؤد کی شعبہ سے منقول حدیث میرے نزدیک نصر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راویوں نے بھی منصور سے انہوں نے ربیع سے اور انہوں نے علیؑ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ جارود بیان کرتے ہیں کہ کعب کہتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے ربیع بن حراش نے اسلام میں ایک مرتبہ بھی جھوٹ نہیں بولا۔

۱۸: باب اس بارے میں کہ ہر شخص وہیں مرتا

ہے جہاں اس کی موت لکھی ہوتی ہے

۱۸: حضرت مطرب بن عکاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے بندے کی کسی جگہ موت لکھی ہوتی ہے تو وہاں (جس جگہ موت لکھی ہو) کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔ اس باب میں ابو عزرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مطر

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةَ وَجَابِرِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ بَعْنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ.

۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيثُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ النَّضْرِ وَهَكَذَا أَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْجَارُودُ قَالَ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ بَلَّغْنِي أَنَّ رَبِيعَ بْنَ حِرَاشٍ لَمْ يَكْذِبْ فِي الْإِسْلَامِ كَذِبَةً.

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّفْسَ تَمُوتُ

حَيْثُ مَا كُتِبَ لَهَا

۱۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَوْلَى نَا سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَطْرِبِ بْنِ عَكَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَزْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمَطْرِبِ بْنِ

بن عکامس کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں۔

۱۹: ہم سے محمود بن غیلان نے اور ان سے مؤمل اور ابو داؤد حفری نے سفیان کی روایت اسی کے مثل بیان کی۔

۲۰: احمد بن منیع اور علی بن حجر بھی یہ حدیث نقل کرتے ہیں اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اسمعیل بن ابراہیم، ایوب سے وہ ابولیح اور وہ ابو عزرہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کیلئے کسی مقام کو جائے موت قرار کر دیتا ہے تو اس طرف اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ) ”إِيَّهَا حَاجَةٌ“ کے الفاظ ہیں یا ”بِهَا حَاجَةٌ“ کے الفاظ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو عزرہ صحابی ہیں ان کا نام یسار بن عبد ہے اور ابولیح، عامر بن اسامہ بن عمیر ہندی ہیں۔

۱۲: باب اس بارے میں کہ تقدیر الہی کو

دم جھاڑ اور دو انہیں ٹال سکتے

۳۱: حضرت ابو خزیمہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ مرقیہ جن سے ہم دم کرتے ہیں اور یہ دوائیں جن سے ہم علاج کرتے ہیں اور یہ بچاؤ کی چیزیں جن سے ہم ضرب سے بچتے ہیں۔ (یعنی ڈھال وغیرہ) کیا یہ اللہ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ (علاج وغیرہ) بھی تقدیر الہی میں سے ہے۔ یہ حدیث ہم صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں کئی راوی اسے سفیان، وہ زہری، وہ ابو خزیمہ اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح کئی راوی زہری سے وہ ابو خزیمہ سے اور وہ اپنے والد سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳: باب قدریہ کے بارے میں

۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

عکامس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر هذا الحدیث.

۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا مُؤْمَلٌ وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ.

۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدًا قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي عَزْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بَارِضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً أَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَزْرَةَ لَهُ صُحْبَةٌ اسْمُهُ يَسَارُ بْنُ عَبْدِ وَ أَبُو الْمَلِيحِ بْنُ أَسَامَةَ عَامِرُ بْنُ أَسَامَةَ ابْنِ عُمَيْرِ الْهَدَلِيِّ.

۱۲: بَابُ مَا جَاءَ لَا تَرُدُّ الرُّقْيَةَ

وَلَا الدَّوَاءَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا

۳۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي حَزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رُقْيَ نَسْتَرْفِيهَا وَدَوَاءَ نَتَدَاوِي وَتَقَاةَ نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي حَزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصَحُّ هَكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي حَزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ.

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَدْرِیَّةِ

۲۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ ایک فرقہ مرجیہ اور دوسرا فرقہ قدریہ۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳: محمد بن رافع، محمد بن بشر وہ سلام بن ابو عمرہ، وہ مکرّمہ وہ ابن عباس اور وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں پھر محمد بن بشر بھی علی وہ فزار وہ مکرّمہ وہ ابن عباس سے وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۲: باب

۲۴: حضرت عبداللہ بن شحیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنو آدم کی تصویر اس نقشے پر تیار کی گئی ہے کہ اس کے دونوں جانب نانوںے خواہشات ہیں۔ اگر وہ زندگی بھران تمام تمنائوں سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ پھر اسی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو العوام سے مراد عمران القطان ہیں۔

۱۵: باب رضاء بالقضاء کے بارے میں

۲۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو آدم کی سعادت اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر پر راضی رہے اور اسکی بدبختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر طلب نہ کرے اور اس کی قضاء پر ناراضگی کا اظہار کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن ابی حمید کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن حمید کو حماد بن ابی حمید بھی کہتے ہیں۔ یہ ابو ابراہیم

فَضِيلُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ وَعَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ عَنْ نِزَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبُ الْمُرْجَةِ وَالْقَدْرِيَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو وَابْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ عَنْ نِزَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

۱۲: بَابُ

۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسِ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قَتَيْبَةَ وَسَلَمُ بْنُ قَتَيْبَةَ نَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلُ ابْنِ آدَمَ وَالَّذِي جَنِبَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ مِئَةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَاءُ يَأْوَءُ فِي الْهَرَمِ حَتَّى يَمُوتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ .

۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّضَاءِ بِالْقَضَاءِ

۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللَّهِ وَمَنْ شَقَاوَةَ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ

۱ فرقہ مرجیہ: مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ انسان مجبور محض ہے۔ سب کچھ تقدیر الہی سے ہوتا ہے۔

۲ فرقہ قدریہ: ان کا عقیدہ یہ ہے کہ بندوں کے اعمال خود ان کی اپنی قدرت سے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ارادے کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ یہ تقدیر الہی

کے مکر ہیں۔ (مترجم)



مدینی ہیں اور محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک قوی نہیں۔

باب : ۱۶

۲۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ اس نے نیا عقیدہ نکالا ہے اگر یہ صحیح ہے تو اسے میرا سلام نہ کہنا اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں یا فرمایا میری امت میں زمین میں دھنسا دینا، چہروں کا مسخ کر دینا اہل قدر میں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو صحر کا نام حمید بن زیاد ہے۔

۲۷: عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا تو میری ملاقات عطاء بن ابی رباح سے ہوئی۔ میں نے کہا اے ابو محمد! اہل بصرہ تقدیر کے متعلق کچھ چیزوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ فرمایا: بیٹے تم قرآن پڑھتے ہو۔ میں نے کہا ”ہاں“۔ فرمایا تو پھر سورہ زخرف پڑھو۔ کہتے ہیں میں نے پڑھنا شروع کیا اور تم سے حکیم تک پڑھا (ترجمہ)۔ تم ہے اس واضح کتاب کی۔ ہم نے اس کو عربی زبان میں نازل کیا۔ تاکہ تم لوگ سمجھ سکو اور یہ قرآن ہمارے پاس لوح محفوظ میں اس سے بہتر اور مستحکم ہے۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ ام الکتاب کیا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں۔ فرمایا یہ وہ کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پہلے لکھا۔ اس میں تحریر ہے کہ فرعون دوزخی ہے اور ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ خود ٹوٹ گیا۔ عطاء کہتے ہیں کہ پھر میں نے صحابی رسول ولید بن عبادہ بن صامت سے ملاقات کی اور ان سے پوچھا آپ کے والد نے موت کے وقت کیا وصیت کی تھی۔ فرمایا میرے والد نے مجھے بلایا اور فرمایا بیٹے اللہ سے ڈرو اور جان لو اگر تم اللہ سے ڈرو گے تب ہی اس پر ایمان لاؤ گے اور اچھی اور بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ گے اور

وَيُقَالُ لَهُ أَيضًا حَمَادُ بْنُ أَبِي حَمِيدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمَدِينِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

باب : ۱۶

۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا حَيَوَةُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ ثَنِي نَا فَعِ أَنْ ابْنَ عَمْرِو جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهُ بَلَّغْنِي أَنَّهُ قَدْ أَحَدَثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحَدَثَ فَلَا تَقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْفَى أُمَّتِي الشُّكُّ مِنْهُ خَسَفَتْ أَوْ مَسَخَتْ أَوْ قَذَفَتْ فِي أَهْلِ الْقَدْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو صَخْرٍ اسْمُهُ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ.

۲۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقَيْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِبَاعٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُولُونَ فِي الْقَدْرِ قَالَ يَا بَنِي اتَّقُوا الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَقْرَأْ الزُّخْرَفَ قَالَ فَقَرَأْتُ (حَمَّ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيَّ حَكِيمٌ) قَالَ أَتَدْرِي مَا أُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ كِتَابُ كِتَابَةِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ فِيهِ إِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَفِيهِ (تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ) قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَيْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّتُهُ أَيْبِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَا فِي فَقَالَ يَا بَنِي اتَّقِ اللَّهَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرٌ وَشَرٌّ فَإِنْ مِتُّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ

فَقَالَ اُكْتُبْ قَالَ مَا اُكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدْرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَاتِبٌ اِلَى الْاَبَدِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر مروگے تو جہنم میں جاؤ گے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ لکھو۔ اس نے عرض کیا۔ کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تقدیر۔ جو گزر چکی اور جو ہمیشہ ہمیشہ ہونے والی ہے قیامت تک۔

۲۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الصَّنَعَانِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْمُقْرِيَّ نَا حَيَّوَةَ بْنَ شُرَيْحِ ثَنِي أَبُو هَانِيءِ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَيَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدَرَ اللَّهُ الْمَقَادِيرَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تقدیریں آسمان وزمین پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَاوِكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوًا قُرَيْشٍ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُونَ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْاَيَةُ (يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدْرِ) (ترجمہ: جس دن دوزخ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا) دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو۔ بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ مشرکین قریش نبی اکرم ﷺ کے پاس تقدیر کے متعلق جھگڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدْرِ“ (ترجمہ: جس دن دوزخ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا) دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو۔ بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب : احادیث درحقیقت آنحضرت ﷺ کی ان گفتگوؤں کا ایک مجموعہ ہیں جو آپ ﷺ اپنی مجلسوں میں وقتاً فوقتاً فرمایا کرتے تھے اس لئے ان کا انداز بیان کتابی شکل کا نہیں ہوتا اس لئے یہاں بھی ایمانیات کے صرف وہی چند اجزاء بیان کر دئے گئے ہیں جو اس محفل میں کسی وقتی مناسبت سے زیادہ اہم سمجھے گئے تھے (۲) منکرین تقدیر کے حق میں حضرت عبد اللہ بن عمر کے شدید کلمات اور ان کو سلام کا جواب نہ دینا اس بات کی علامت ہے کہ تقدیر کے منکر مجوسیوں کی طرح ہیں لہذا جو مسلمانوں کے حقوق ہیں وہ ان کے نہیں ہیں۔

## أَبْوَابُ الْفِتَنِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِتْنَتَيْنِ كَتَبَتْ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَقُولِ أَحَادِيثِ كِتَابِ

۱۷: باب اس بارے میں کہ تین جرموں کے

علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حرام ہے

۳۰: حضرت ابو امامہ بن اہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ عثمان بن عفان اپنے دور خلافت میں اہل فتنہ کے ڈر سے گھر میں مجبوس تھے کہ ایک دن چھت پر چڑھے اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کا خون تین جرموں کے علاوہ بہانا حرام ہے۔ اول یہ کہ شادی شدہ زنا کرے۔ دوسرا یہ کہ کوئی اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے اور تیسرا یہ کہ کوئی شخص کسی کو ناحق قتل کرے (حضرت عثمانؓ نے فرمایا) اللہ کی قسم میں نے نہ کبھی زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد۔ پھر جس دن سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس کے بعد مرتد نہیں ہوا، اور نہ ہی میں نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔ پس تم لوگ مجھے کس جرم میں قتل کرتے ہو؟ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ پھر یحییٰ بن سعید قطان اور کئی راوی یحییٰ بن سعید سے یہی حدیث موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۸: باب جان و مال کی حرمت کے بارے میں

۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِي

مُسْلِمٍ إِلَّا بِأِحْدَى ثَلَاثٍ

۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الذَّارِ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ أَعَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِي مُسْلِمٍ إِلَّا بِأِحْدَى ثَلَاثٍ زَنَى بَعْدَ احْتِصَانٍ أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسٍ بَغَيْرِ حَقٍّ فَقَتَلَ بِهِ فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَّ ذُنُوبًا يَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيمَ تَقْتُلُونِي وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ فَوَقَّفُوهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ

۳۱: حضرت عمرو بن اخیوطؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب فرماتے ہوئے پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟ انہوں نے کہا۔ حج اکبر کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا بے شک تم لوگوں کی جان و مال اور عزت آپس میں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی تمہارے اس شہر میں حرمت ہے۔ جان لو کہ انسان کے جرم کا وبال اس پر ہے سن لو انسان کے جرم کا وبال نہ اس کی اولاد پر ہے اور نہ باپ پر۔ سن لو: شیطان اس بات سے ہمیشہ کیلئے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے اور وہ اس پر راضی ہوگا۔ اس باب میں ابو بکرؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ اور حذیم بن عمرو ساعدیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو زائدہ، شیبہ بن غرقہ کی سند سے نقل کرتے ہیں۔

۱۹: باب کسی مسلمان کو گھبراہٹ میں مبتلا

کرنے کی ممانعت کے متعلق

۳۲: حضرت عبد اللہ بن سائب بن یزید اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بطور مذاق اپنے بھائی کو پریشان کرنے کے لیے اس کی لالچی نہ لے اور اگر کسی نے لی ہو تو واپس کر دے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سلمان بن صد رضی اللہ عنہ، جعفر رضی اللہ عنہ، اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے جانتے ہیں۔ سائب بن یزید صحابی ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے احادیث سنی ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ جبکہ ابو یزید بن سائب صحابی ہیں اور انہوں نے کئی احادیث رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔

۳۱: حَدَّثَنَا هُنَادٌ قَنَّ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا أَيُّومُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَّا لَا يَجْنِي جَانٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ إِلَّا لَا يَجْنِي جَانٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ إِلَّا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدَاسٍ أَنْ يُعَدَّ فِي بِلَادِكُمْ هَذِهِ أَبَدًا وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تُحْفَرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسِيرْ ضِي بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَحَدِيمِ بْنِ عَمْرٍو السَّعْدِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى زَائِدَةُ عَنْ شَيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ.

۱۹: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ

أَنْ يَرُوعَ مُسْلِمًا

۳۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ أَحَدَكُمْ عَصَا أَخِيهِ لِأَعْيَابٍ أَوْ جَادًا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدِّهَا إِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَيْدٍ وَجَعْفَرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ لَهُ صُحْبَةٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوهُ يَزِيدُ بْنُ السَّائِبِ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ.

۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِشَارَةِ

الْمُسْلِمِ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ

۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا  
مَعْبُوثُ بْنُ الْحَسَنِ نَا خَالِدَ الْحَدَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ لَعَنَتْهُ  
الْمَلَائِكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
يَسْتَفْرَبُ مِنْ حَدِيثِ خَالِدِ الْحَدَّاءِ وَرَوَى أَيُّوبُ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ  
يَرْفَعَهُ وَزَادَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ.

۳۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ  
بِهَذَا.

۲۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُولاً

۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجَمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا  
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَعَاطَى السَّيْفَ مَسْلُولاً  
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ  
حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَى ابْنُ لَهَيْعَةَ هَذَا الْحَدِيثَ  
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ بَنَةِ الْجُهَيْنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدِي أَصَحُّ.

۲۲: بَابُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ

فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ابْنُ  
عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَتَّبِعُكُمْ اللَّهُ  
بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ

۲۰: باب کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار

سے اشارہ کرنے کی ممانعت کے متعلق

۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہتھیار سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ  
کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اس باب میں ابو  
بکرؓ، عائشہؓ، اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث  
اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی خالد بن حذاء کی  
روایت سے۔ محمد بن سیرین سے بھی ابو ہریرہؓ کے واسطے سے  
اسی طرح کی حدیث نقل کی گئی ہے۔ لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس  
میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ”وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ“ اگرچہ  
وہ اسکا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

۳۴: قتیبہ بھی حماد بن زید سے اور وہ ابو ایوب سے اسی طرح  
کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۱: ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے

۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار لینے اور دینے سے منع فرمایا۔ اس باب  
میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث  
حماد بن سلمہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن لہیعہ اسے ابو  
زبیر سے وہ جابرؓ سے وہ بیکہؓ انجھنی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک حماد بن سلمہ کی  
روایت زیادہ صحیح ہے۔

۲۲: باب اس بارے میں کہ جس نے فجر

کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے

۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ  
جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔ لہذا ایسا نہ ہو  
کہ اللہ کی پناہ توڑنے کے جرم میں وہ تمہارا مواخذہ کرے۔  
اس باب میں حضرت جندبؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث



منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

### ۲۳: باب جماعت کی پابندی کرنے کے متعلق

۳۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! میں تم لوگوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ کا قائم مقام ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اپنے صحابہؓ کی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں، پھر ان کے بعد آنے والوں کی اور پھر ان سے متصل آنے والوں کی۔ (یعنی تابعین اور تبع تابعین کی) اس کے بعد جھوٹا رواج پکڑ جائے گا۔ یہاں تک کہ قسم لے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور بغیر گواہی طلب کیے لوگ گواہی دیں گے۔ خبردار کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے۔ (یعنی علیحدگی میں نہ رہے)۔ اس لیے کہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ جبکہ دو آدمیوں سے دور ہوتا ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کیلئے جماعت سے وابستگی لازمی ہے جس کو نیکی سے خوشی ہو اور برائی کا ارتکاب برا محسوس ہو وہی مؤمن ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن مبارک نے اسے محمد بن سوقة سے روایت کیا ہے اور یہ کئی سندوں سے حضرت عمرؓ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

۳۸: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے جبکہ جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ میرے نزدیک سلمان مدینی سے مراد سلمان بن سفیان ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ

عَمْرٍ مِنْ هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٍ غَرِيبٌ هَذَا الْوَجْهَ .

### ۲۳: بَابُ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ

۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبْنَا عُمَرَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِأَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَشْفُوا الْكُذِبَ حَتَّى يَخْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يَسْتَحْلِفُ وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا يَسْتَشْهَدُ إِلَّا لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِأَمْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ تَالِيَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِنْسَانِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَةٌ وَسَيَّئَتْهُ سَيِّئَةٌ فَذَلِكُمْ الْمُؤْمِنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ بَنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا سُلَيْمَانَ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُّ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَدَّ إِلَى النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسُلَيْمَانَ الْمَدِينِيُّ هُوَ عِنْدِي سُلَيْمَانَ بْنُ سَفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ

عباس قال قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَلُّهُ مَعَ الْجَمَاعَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَبِيبِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے صرف اسی سند جانتے ہیں۔

**حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ** : فتن اصل میں فتنہ کی جمع ہے فتنہ کے کئی معنی ہیں مثلاً آزمائش و امتحان، ابتلاء، گناہ، فضیحت، عذاب، مال اور دولت، اولاد، بیماری، جنون، محنت، عبرت، گمراہ کرنا و گمراہ ہونا اور کسی چیز کو پسند کرنا اور اس پر فریفتہ ہونا نیز توہوں کی رائے میں اختلاف پر بھی فتنہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ حدیث باب میں حضرت عثمانؓ کا وہ خطبہ ہے جو انہوں نے مفسدین اور بلویوں کو دیا تھا شہادت عثمانؓ وہ روح فرسا واقعہ اور فتنہ ہے جس کی طرف حضور ﷺ نے گویا پہلے ہی اشارہ فرما دیا تھا اسلامی تاریخ میں فتنوں کا آغاز حضرت عثمانؓ کی شہادت سے ہوا اس کے بعد مسلسل فتنہ پر فتنہ رونما ہوا کسی مسلمان بھائی کو ڈرانا اور گھبراہٹ میں ڈالنا سخت ترین منع ہے اور اس کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنا باعث لعنت فعل ہے۔ مسلمانوں کی عزت اور مال و جان بہت قیمتی ہے (۲) نماز پڑھنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں آجاتا ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی جائے پناہ نہیں (۳) صحابہ کرامؓ کی پیروی کرنے اور ان کا ادب و احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کرامؓ معیار حق ہیں لہذا ان کی جماعت کو لازم پکڑنا واجب ہے۔

۲۴: باب اس بارے میں کہ برائی کونہ

۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَزْوِلِ الْعَذَابِ

روکن نزول عذاب کا باعث ہے

إِذَا لَمْ يَغْيِرِ الْمُنْكَرُ

۴۰: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.....“ تک (یعنی اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کو ضروری سمجھو۔ کوئی گمراہ تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکتا بشرطیکہ تم ہدایت یافتہ ہو) جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ: اگر لوگ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں اور اسے (ظلم سے) نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ آيَةَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدِيهِ أَوْ شَكَّ أَنْ يَعْصِمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ.

۴۱: محمد بن بشر، یزید بن ہارون سے اور وہ اسلمیل بن خالد سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام سلمہؓ، نعمان بن بشیرؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور حذیفہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ کئی راوی اسلمیل سے یزید کی روایت کی طرح منقول نقل کرتے ہیں جبکہ بعض راوی اسے موثقا بھی نقل کرتے ہیں۔

۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَنَعْمَةَ سَلَمَةَ وَالنُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ وَحَدِيثُ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ نَحْوَهُ حَبِيبٌ يَزِيدٌ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَوَقَّفَهُ بَعْضُهُمْ.

۲۵: باب بھلائی کا حکم دینے اور برائی

سے روکنے کے بارے میں

۴۲: حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (اچھی باتوں کا حکم اور برائی سے روکنا) کرتے رہو۔ ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر عذاب بھیج دے اور تم اس سے دعائیں مانگو اور وہ قبول نہ کرے۔

۴۳: علی بن حجر بھی اسمعیل بن جعفر سے اور وہ عمرو بن ابی عمرو سے اسی سند سے اسی کی مثل حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۴۴: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی۔ یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو اپنی تلواروں سے لڑائی کرو اور تمہارے دنیاوی امور شریر لوگوں کے ہاتھ میں آ جائیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۵: حضرت ام سلمہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپ نے اس لشکر کا ذکر کیا جو دھنسا دیا جائے گا (یعنی اس پر عذاب نازل ہوگا) ام سلمہ نے عرض کیا: ممکن ہے کہ اس میں بعض لوگ مجبور بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا وہ لوگ اپنی اپنی نیوتوں پر اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ یہ حدیث نافع بن جبیر سے بھی حضرت عائشہؓ کے واسطے سے مرفوعاً نقل کی گئی ہے۔

۲۶: باب ہاتھ، زبان یا دل سے

برائی کو روکنے کے متعلق

۴۶: حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے (عید کی) نماز سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مروان

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ

وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُؤْشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ فَتَدْعُوهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ.

۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا أِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ وَبِيرْثِ دُنْيَاكُمْ شِرَارًا كُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سُوْرَةَ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَلْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِمْ فَمَقَالَتْ أُمُّ سَلْمَةَ لَعَلَّ فِيهِمْ الْمُكْرَةَ قَالَ إِنَّهُمْ يُعْتَوْنَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ

بِالْيَدِ أَوْ بِاللِّسَانِ أَوْ بِاللِّقْلِ

۴۶: حَدَّثَنَا بُسَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ

تھا۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور مروان سے کہا کہ تم نے سنت کی مخالفت کی ہے۔ اس نے جواب دیا: اے فلاں سنت جسے تم ڈھونڈ رہے ہو اب چھوڑ دی گئی ہے۔ ابوسعیدؓ نے فرمایا اس شخص نے اپنا حق ادا کر دیا (یعنی امر بالمعروف کا) اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۲۷: باب اسی سے متعلق

۲۷: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود الہی کو قائم کرنے اور ان میں سستی برتنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصہ کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو اوپر والا اور بعض کو نیچے والا حصہ۔ نچلے والے اوپر والے حصے میں جا کر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا۔ پس اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں تکلیف دیتے ہو۔ اس پر نچلے والے کہنے لگے کہ اگر ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے ان کو اس حرکت سے باز رکھیں تو سب محفوظ رہیں گے اور اگر نہ روکیں تو سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۲۸: باب اس بارے میں کہ جابر بادشاہ کے

سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے!

۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرَّوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرَّوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تَرُكُ مَا هُنَاكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مَنكْرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أضعفُ الْإِيمَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

### ۲۷: بَابُ مِنْهُ

۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو معاويةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْمُدْمِنِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فِي الْبَحْرِ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي الْبَحْرِ أَسْفَلَهَا يَصْعَدُونَ فَيَسْتَقُونَ الْمَاءَ فَيَصُبُّونَ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا لَا نَدْعُكُمْ تَصْعَدُونَ فَتَوَدُّونَا فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلَهَا فَإِنَّا نَنْقُبُهَا فِي أَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِي فَإِنِ اخْتَدَّ وَاعْلَى أَيْدِيهِمْ فَمَنْعُوهُمْ نَحْوًا جَمِيعًا وَإِنْ تَرَكُوهُمْ غَرِقُوا جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

### ۲۸: بَابُ أَفْضَلِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ

عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانِ جَائِرٍ

۲۸: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۱۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق ضروری ہے۔ ہمارے اسلاف اور بزرگان دین اپنی جان کی پرواہ کے بغیر نبی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ بے شمار واقعات اسکی دلیل ہیں۔ افضل جہاد یہ ہے کہ ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہا جائے اور غیر شرعی امور میں بادشاہوں کی تائید کرنا بہت بڑی خیانت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا ہے۔ اس باب میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۹: باب امت کے لیے رسول اللہ ﷺ

کے تین سوال

۴۹: حضرت عبد اللہ بن خطاب بن ارت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بہت طویل نماز پڑھی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسی طویل نماز پہلے کبھی نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا ہاں بے شک یہ امید و خوف کی نماز تھی میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں عطا فرمادیں اور ایک چیز نہیں دی۔ میں نے سوال کیا کہ میری ساری امت قحط میں ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔ میں نے سوال کیا کہ ان پر کسی غیر قوم سے دشمن مسلط نہ ہو۔ یہ دعا بھی قبول کر لی گئی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ لڑائی کا مزاج نہ چکھا۔ لیکن یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۵۰: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین میرے سامنے کر دی اور میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھے۔ بے شک میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی۔ جہاں تک یہ میرے سامنے سمیٹی گئی ہے اور مجھے دو خزانے عطا کئے گئے سرخ اور سفید (یعنی سونا، چاندی) پھر میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو ایک ہی مرتبہ قحط میں ہلاک نہ کرنا۔ ان کے علاوہ کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہ کرنا جو ساری امت کو ہلاک کر دے۔ اس پر رب ذوالجلال نے فرمایا اے محمد ﷺ (جب میں کسی چیز کا حکم

ابن مَضْعَبِ أَبُو زَيْدٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَّادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدَلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۹: بَابُ سُؤَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِي أُمَّتِهِ

۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابِ ابْنِ الْأَزْرِتِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَأَطَالَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ أَجَلُ إِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسِنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُدْبِقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنْعَنِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُمَرَ.

۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ رَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَلِّغُ مَلَكَهُمَا مَا رَوَى لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا لِسِنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بِيضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ

دیتا ہوں تو وہ واپس نہیں لیا جاتا۔ میں نے تمہاری امت کو یہ عطا کر دیا ہے کہ میں انہیں قحط عام سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے علاوہ کسی ایسے دشمن کو ان پر مسلط نہیں کروں گا جو ان کی پوری جماعت کو ہلاک کر دے۔ خواہ تمام اہل زمین ہی اس پر متفق کیوں نہ ہو جائیں۔ لیکن انہی میں سے بعض لوگ دوسروں کو ہلاک کریں گے اور انہیں قید کریں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰: باب جو شخص فتنے کے وقت ہو

وہ کیا عمل کرے

۵۱: حضرت ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ بہت قریب ہے۔ میں نے عرض کیا: اس دور میں کون بہترین شخص ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنے جانوروں میں ہوگا۔ اور ان کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرے گا۔ دوسرا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کو پکڑ کر دشمن کو ڈرانا ہوگا اور وہ اسے ڈرانا ہے ہوں گے۔ اس باب میں ام ہشیر، ابو سعید خدری اور ابن عباس سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ لیث بن ابی سلیم بھی اسے طاؤس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۵۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ایسا ہوگا جو عرب کو گھیر لے گا اور اس میں قتل ہونے والے دوزخی ہوں گے۔ اس میں تلوار سے زیادہ زبان شدید ہوگی (یعنی اس دور میں کلمہ حق کہنا کسی پر تلوار نکالنے سے زیادہ شدید ہوگا) یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ زیاد بن سمین کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے کہ وہ لیث سے نقل کرتے ہوں۔ حماد بن سلمہ اسے لیث سے مرفوعاً اور حماد بن زید لیث سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔

لَا يَرُدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لَأَمْتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بِسِنَةِ عَامَةٍ وَلَا أَسْلَطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى اتَّفِيهِمْ فَيَسْتَيْحِ بِضَتَّهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَاقَطَارَهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يَكُونُ فِي الْفِتْنَةِ

۵۱: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَاعِنِدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ نَاعِنِدُ مُحَمَّدَ بْنَ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكِ الْبَهْرِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَا شِئْتَهُ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخَيِّفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ مَبَشِيرٍ وَابْنِ سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكِ الْبَهْرِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَاعِنِدُ بَنِي سَلَمَةَ عَنْ لَيْثِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَمِينٍ كُوشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللَّسَانَ فِيهَا أَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لَزِيَادِ بْنِ سَمِينٍ كُوشَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثِ بْنِ فَرْقَعَةَ وَرَوَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ فَرْقَعَةَ.

## ۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ

## ۳۱: باب امانت داری کے اٹھ جانے کے متعلق

۵۳: حَدَّثَنَا هَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ تَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السَّنَةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النُّومَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرَهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجَتْهُ عَلَى رِجْلِكَ فَفَطَطْتَ فَتَرَاهُ مُتَبَرِّأً وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حِصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلَى رِجْلِهِ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكْادُ أَحَدٌ يُوَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يَقَالَ إِنَّ فِي بَيْتِي فَلَانَ رَجُلًا أَمِينًا وَحَتَّى يَقَالَ لِرَجُلٍ مَا أَجَلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَأَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ ثِقَالٍ حَبِيَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ أَتَى عَلِيٌّ زَمَانَ وَمَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ فِيهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لِيُرِدَّنَهُ عَلَيَّ دِينِهِ وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لِيُرِدَّنَهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فَلَانًا وَفَلَانًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مجھ پر ایسا زمانہ آیا کہ میں بلا خوف و خطر خرید و فروخت کیا کرتا تھا۔ اگر کسی مسلمان کے پاس میرا حق رہ جاتا تو وہ خود مجھے واپس کر دیتا اور اگر یہودی یا نصرانی ہوتا تو ان کے سردار ہمیں ہمارا حق دلواتے (یعنی آنحضرت ﷺ کا زمانہ) لیکن آج کل میں کسی سے معاملات نہیں کرتا۔ ہاں البتہ فلاں اور فلاں شخص سے کر لیتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## ۳۲: بَابُ لَتَرَكِبَنَّ سُنَنَ

## ۳۲: باب اس بارے میں کہ سابقہ امتوں

## مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

## کی عادات اس امت میں بھی ہونگی

۵۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانَ عَنِ أَبِي غَرْوَةَ حَنِينَ كَلِمَةً لِيَسْتَفْتِيَ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سِنَانَ بْنِ أَبِي سِنَانَ عَنِ أَبِي غَرْوَةَ حَنِينَ كَلِمَةً لِيَسْتَفْتِيَ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو واقد لیسٹی فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین کے لیے نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے

حضرت ابو واقد لیسٹی فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین کے لیے نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے

گزرے جس کو "ذات انواط" کہا جاتا تھا اور وہ اس کے ساتھ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے بھی ان کی طرح کا "ذات انواط" مقرر فرمادیں۔ آپ نے (تجب کرتے ہوئے) سبحان اللہ کہا اور فرمایا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا حضرت موسیٰ سے ان کی قوم نے کیا تھا کہ ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دیں جیسا ان کے لیے ہے۔ (پھر فرمایا) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور پہلی امتوں کا راستہ اختیار کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو واقد لیسٹی کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

### ۳۳: باب درندوں کے کلام کے متعلق

۵۵: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک درندے انسانوں سے بات نہیں کریں گے اور جب تک کسی شخص سے اس کی (یعنی جانور کی) چابک کی رسی اور تسمہ وغیرہ بات نہیں کریں گے اور اس کی ران اسے بتا دے گی کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کی بیوی نے کیا کیا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ثقہ اور مامون ہیں۔ انہیں یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے ثقہ قرار دیا ہے۔

### ۳۴: باب چاند کے پھٹنے کے متعلق

۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس معجزہ پر) گواہ رہو۔ اس باب میں ابن مسعود، انس اور جبیر بن مطعم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَإِذِ اللَّيْثِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حَنْبِنٍ مَرَّ بِشَجْرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبَنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ۔

### ۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السَّبَاعِ

۵۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ نَا أَبُو نَضْرَةَ الْعُبَيْدِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السَّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتَّى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذْبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرُهُ فَيَحْذَرُ بِمَا أَحَدَتْ أَهْلُهُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ وَالْقَاسِمُ ابْنُ الْفَضْلِ ثِقَّةٌ مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَثِقَّةٌ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ۔

### ۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

۵۶: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔



## ۳۵: باب زمین کے دھسنے کے بارے میں

۵۷: حضرت حذیفہ بن اسیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے سے ہم لوگوں کو قیامت کے متعلق بات چیت کرتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یا جوج یا جوج (کاظہور) دلبۃ الارض (جانور کا نکلنا)۔ زمین کا تین جگہ سے دھسنا، مشرق، مغرب اور جزیرہ عرب میں۔ عدن کی جڑ سے آگ کا نکلنا جو آدمیوں کو ہانکے گی یا فرمایا اکٹھا کرے گی اور اس کے ساتھ جہاں وہ رات گزاریں رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے یعنی دوپہر گزاریں گے وہیں ٹھہرے گی۔

۵۸: محمود بن غیلان، وکیع سے، اور وہ سفیان سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ البتہ اس میں ”وَالدَّجَّالُ حَانَ“ دھواں کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۵۹: ہناد بھی ابواحوص سے اور وہ فرات قزاز سے وکیع کی سفیان سے منقول حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ محمود بن غیلان، ابوداؤد طیالسی سے وہ شعبہ سے اور مسعودی سے اور وہ فرات قزاز سے عبدالرحمن کی سفیان سے منقول حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں اور اس میں ”الدَّجَّالُ أَو الدَّجَّالُ حَانَ“ (دجال یا دھواں) کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۶۰: ابوموسیٰ، ابونعمان سے وہ شعبہ سے اور وہ فرات سے شعبہ کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ”اور دوسری نشانی یا تو ہوا ہے جو ان کو سمندر میں پھینک دے گی یا حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے“ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوہریرہؓ، ام سلمہؓ اور صفیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۱: حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

## ۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُسْفِ

۵۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَالذَّابَّةُ وَتِلْكَ خُسُوفُ خُسْفٍ بِالْمَشْرِقِ وَخُسْفٍ بِالْمَغْرِبِ وَخُسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوقُ النَّاسَ أَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيثٌ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا أَوْ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا.

۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَالذَّجَّالُ حَانَ.

۵۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكَيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ وَالدَّجَّالُ حَانَ عَنْ شُعْبَةَ وَالمَسْعُودِيِّ سَمِعَا فُرَاتًا الْقَزَّازَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتٍ وَزَادَ فِيهِ الدَّجَّالُ أَو الدَّجَّالُ حَانَ.

۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو النُّعْمَانَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَجَلِيُّ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيهِ وَالْعَاشِرَةُ أَمَا رِيحٌ تَطْرُقُهُمْ فِي الْبَحْرِ وَأَمَا نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ وَابِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَصَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو نَعِيمٍ نَا سُفْيَانَ

فرمایا لوگ اس گھر (بیت اللہ شریف) پر چڑھائی کرنے سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر چڑھائی کرے گا اور جب وہ زمین کے ایک چٹیل میدان میں ہوں گے ان کے اوّل اور آخر زمین میں دھسائے جائیں گے اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے۔ (حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو لوگ ان لوگوں میں سے اس فعل کو برا سمجھیں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں ان کو دلوں کے حال کے مطابق اٹھائیں گے (یعنی ان کی نیوتوں پر دار و مدار ہوگا)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے آخر میں (یہ عذاب نازل ہوں گے) زمین میں دھسادینا، چہرے کا مسخ ہونا اور آسمان سے پتھروں کی بارش۔ پھر فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ہاں جبکہ فسق و فجور ظہور پذیر (یعنی غالب) ہوگا۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبد اللہ بن عمر) حضرت عمرؓ کے صاحبزادے نہیں بلکہ ایک اور راوی ہیں) کے حافظے پر یحییٰ بن سعید اعترض کرتے ہیں۔

۳۶: باب سورج کا مغرب

سے نکلنا

۶۳: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ میں غروب آفتاب کے بعد مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: ابو ذرؓ جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ سجدے کی اجازت لینے کے لیے جاتا ہے اور اسے اجازت دے دی جاتی ہے گویا کہ پھر حکم دیا جائے گا کہ وہاں سے طلوع کرو جہاں سے آئے ہو۔ اس طرح وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرْهَبِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزَوْا جَيْشَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بَيْدَاءِ مِنَ الْأَرْضِ خَسَفَتْ بِأَوْلِيهِمْ وَأَخْرَجَهُمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْ سَطُّهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَنْعَتُهُمُ اللَّهُ عَلَى فِي أَنْفُسِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا صَيْفِيُّ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذَتْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَلِكُمْ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْحَبْثُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قَبْلِ حَفِظِهِ.

۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ

الشمس من مغربها

۶۳: حَدَّثَنَا هَنَاؤُذُ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا ذَرُّ بْنُ أَسَدٍ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ لِيَسْتَأْذِنَ فِي السُّجُودِ فَيُؤَذِّنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا أَطْلِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ

یہ آیت پڑھی "وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا" (یعنی یہی اسکا ٹھکانہ ہے)۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ ابن مسعود کی قرأت ہے۔ اس باب میں صفوان بن عسال، حذیفہ بن اسید، انس اور ابو موسیٰ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا وَقَالَ ذَلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي سَيْدٍ وَأَنَّ ابْنَ مَوْسَىٰ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۳۷: باب یا جوج اور موجوج

کے نکلنے کے متعلق

۶۳: حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا پھر آپ نے تین مرتبہ "لا الہ الا اللہ" پڑھا اور فرمایا: عرب کیلئے اس شر سے ہلاکت ہے جو قریب ہو گیا ہے۔ آج کے دن یا جوج ماجوج کو روکنے والی دیوار میں اس کے برابر سوراخ ہو گیا اور پھر آپ نے انگلی سے گول دائرے سے نشان بنا کر دکھایا۔ زینب فرماتی ہیں: نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم صالحین کے ہونے کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب برائی زیادہ ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان نے اسے جید قرار دیا ہے۔ حمیدی، سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری کی اس سند سے چار عورتوں کو یاد کیا ہے۔ زینب بنت ابوسلمہ کو جو جیبہ سے نقل کرتی ہیں اور یہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی پرورش میں رہیں۔ ام جیبہ، زینب بنت جحش سے روایت کرتی ہیں اور یہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا لیکن اس میں جیبہ کا ذکر نہیں ہے۔

۳۸: باب خارجی گروہ کی نشانی کے بارے میں

۶۵: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی۔ بے عقل ہوں گے، قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے

۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ

يَا جُوجَ وَمَا جُوجَ

۶۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْضَمًا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَلُ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَيْدٍ اقْتَرَبَ فَتَحَّ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجَ وَمَا جُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْهَلُكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْجُبْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ جَوْدَ سُفْيَانَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ الْحَمِيدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ غَيْبَةَ حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ وَهُمَا رِبِيتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشِ زَوْجِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى مَعْمَرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْمَارِقَةِ

۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ

نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ (رسول کریم ﷺ) والی بات (یعنی احادیث) کہیں گے لیکن دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوسعیدؓ اور ابوذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی نبی اکرم ﷺ سے ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں۔ وہ یہ کہ وہ لوگ قرآن لا پر نہیں لکھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے۔ ان لوگوں سے مراد خوارج کا فرقہ حرورہ یا اور دوسرے خوارج ہیں۔

### ۳۹: باب اثرہ کے بارے میں

۶۶: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں شخص کو حاکم بنایا اور مجھے نہیں بنایا۔ آپ نے فرمایا تم میرے بعد اثرہ (یعنی ناجائز ترجیح) دیکھو گے، پس صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض (کوثر) پر مجھ سے ملاقات کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷: حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے بعد ناجائز ترجیحات اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ ﷺ ہمیں اس وقت کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم ان حاکموں کا حق ادا کرنا (یعنی ان کی اطاعت کرنا) اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۴۰: باب اس بارے میں کہ نبی اکرم ﷺ نے

صحابہ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

۶۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر خطاب فرمایا جس میں

الْأَسْنَانَ سَفَهَاءَ الْأَحْلَامِ يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمُرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ هُوَ لِآءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمُرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ إِنَّمَا هُمْ الْخَوَارِجُ الْحَرُورِيُّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ.

### ۳۹: بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَثَرِ

۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو ذَاوُدَ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمَلْتَ فَلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةَ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةَ وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرْنَا قَالَ أَذُوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْتَأْذُوا اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۴۰: بَاب مَا أَخْبَرَ نَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۶۸: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقُرَازِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ أَبِي

آپ نے قیامت تک واقع ہونے والی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ پس یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔ آپ نے فرمایا دنیا بڑی سرسبز و شاداب اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو آئندہ آنے والے لوگوں کا خلیفہ بنانے والے ہیں۔ پھر وہ دیکھیں گے کہ تم لوگ کیا کرتے ہو۔ خبردار دنیا اور عورتوں سے بچو۔ خبردار کسی شخص کو لوگوں کا خوف حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسعید یہ حدیث بیان کرتے ہوئے رونے لگے اور فرمایا اللہ کی قسم ہم بہت چیزوں سے ڈر گئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: خبردار قیامت کے دن ہر خدا کیلئے اسکی بے وفائی کی مقدار پر جھنڈا ہوگا۔ اور امام غام (حاکم) سے غداری کرنے والا سب سے بڑا خدا ہے۔ اس کا جھنڈا اسکی پشت پر لگایا جائے گا۔ ابوسعید فرماتے ہیں کہ اس دن جو چیزیں ہم نے یاد کیں ان میں آپ گویا فرمان بھی تھا کہ آگاہ ہو جاؤ: انسان کئی طبقات پر پیدا ہوئے ہیں ان میں سے بعض مومن پیدا ہوتے اور مومن ہی کی حیثیت سے زندہ رہتے اور مومن ہی مرتے ہیں۔ جبکہ بعض کافر پیدا ہوتے اسی حیثیت سے جیتے اور اسی حیثیت (یعنی کافر) پر مرتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو مومن ہی پیدا ہوتے اور اسی حیثیت سے جیتے ہیں لیکن کافر ہو کر مرتے ہیں۔ پھر ان کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے اور جو کافر پیدا ہوتا ہے کافر بن کر زندگی گزارتا ہے لیکن خاتمہ ایمان پر ہو جاتا ہے۔ انہی میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں دیر سے غصہ آتا اور جلدی ٹھنڈا ہو جاتا ہے جبکہ بعض غصے کے بھی تیز ہوتے ہیں اور ٹھنڈے بھی جلدی ہو جاتے ہیں۔ یہ دونوں برابر برابر ہیں انہی میں ایسا طبقہ بھی ہے جو جلدی غصے میں آجاتا ہے لیکن دیر سے اس کا اثر زائل ہوتا ہے۔ ان میں سب سے بہتر دیر سے غصے میں آنے والے اور جلدی ٹھنڈے ہونے والے ہیں اور سب سے برے جلدی غصہ میں آنے والے اور دیر سے ٹھنڈے ہونے والے ہیں۔ یہ بھی جان لو کہ ان میں بعض لوگ جلدی قرض ادا کرنے

سَعِيدِنَ الْخُدْرِي قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ حَظِيئًا فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَ نَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حَصْرَةٌ حُلُوةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَحْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا وَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقِّي إِذَا عَلِمَهُ قَالَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللَّهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهَبْنَا وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ وَلَا غَدْرَةَ أَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامٍ عَامَةً يُرَكِّزُ لِيَوْمِهِ عِنْدَ اسْتِهِ وَكَانَ فِيهَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خَلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيِي مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ كَافِرًا وَيَحْيِي كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيِي مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ كَافِرًا وَيَحْيِي كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعِ الْفِي وَمِنْهُمْ سَرِيعِ الْغَضَبِ سَرِيعِ الْفِي فَيَلْكَ بِيَلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعِ الْغَضَبِ بَطِيءِ الْفِي أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيءِ الْغَضَبِ سَرِيعِ الْفِي أَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِيعِ الْغَضَبِ بَطِيءِ الْفِي أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الْطَلْبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئِ الْقَضَاءِ حَسَنَ الْطَلْبِ وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَيِّئِ الْطَلْبِ فَيَلْكَ بِيَلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ السَّيِّئِ الْقَضَاءِ السَّيِّئِ الْطَلْبِ أَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنَ الْقَضَاءِ الْحَسَنَ الْطَلْبِ أَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئِ الْقَضَاءِ سَيِّئِ الْطَلْبِ أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةً فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَارًا يَتَمُّ إِلَى حَمْرَةٍ عَيْنِيهِ وَانْتِفَاحِ أَوْ دَاجِهِ فَمَنْ أَحْسَسَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَلْصِقْ بِالْأَرْضِ قَالَ

والے اور سہولت کے ساتھ ہی تقاضا کرنے والے ہیں (یعنی جب وہ کسی کو قرض دیتے ہیں) بعض قرض کی ادائیگی میں برے ہیں لیکن تقاضا (قرض) حسن و خوبی ہی کے ساتھ کرتے ہیں۔ تیسرا طبقہ ایسا بھی ہے جو ادائیگی میں تو ٹھیک ہے لیکن تقاضے میں برا ہے۔ جبکہ کچھ ایسے بھی ہیں جو مانگنے میں بھی برے ہیں اور ادا کرنے میں بھی صحیح نہیں۔ جان لو کہ ان میں سے سب سے بہتر بحسن و خوبی تقاضا کرنے والے اور ادا کرنے والے ہیں اور ان

وَجَعَلْنَا نَتِفَتْ إِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَآبِي زَيْدِ بْنِ أَحْطَبَ وَحَدِيْقَةَ وَآبِي مَرْيَمَ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ هُوَ كَأَنَّ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

میں سے بدترین وہ ہیں جو دونوں چیزوں میں برے ہیں۔ خبردار: غضب ابن آدم کے دل میں ایک چنگاری ہے۔ کیا تم اس کی آنکھوں کی سرخی اور اسکی گردن کی رگوں کے پھولنے کو نہیں دیکھتے۔ پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ جانا چاہیے۔ ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ گیا ہے۔ (یا غروب ہو گیا ہے)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لو: دنیا کی باقیات گزرے ہوئے زمانے کی بہ نسبت اتنی ہی رہ گئی ہیں جتنا تمہارا آج کا دن گزرے ہوئے پورے دن کی بہ نسبت۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہ، ابو زید بن اخطب، حدیفہ اور ابو مریم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ تمام راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی۔

**خلاصۃ الباب:** نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے حق میں دعائیں کرنا امت کے ساتھ شفقت اور مہربانی کی روشن دلیل ہے (۲) فتنہ کے زمانہ میں بالکل الگ تھلگ رہنا اور خلوت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہنا اور اسلام کے دشمنوں کو ڈرانا یہ بہترین خصلت ہے۔ ”انواط“ دراصل ”نوط“ کی جمع ہے۔ اس کے معنی لٹکانا کے ہیں۔ چونکہ اس درخت پر ہتھیار لٹکائے تھے۔ اس لئے اس کا نام ”ذات انواط“ ہو گیا اور یہ نام اسی خاص درخت کا تھا۔ حدیث کے آخری جملہ کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ نے گویا ان لوگوں کے لئے ناراضگی و بے اطمینانی کا اظہار فرمایا کہ اگر تم لوگ ایسی بات کہتے اور کرتے رہے تو عجب نہیں کہ گمراہی اور حد سے بڑھ جانے کے اس راستے پر جا پڑو جس کو پچھلی امتوں کے لوگوں نے اختیار کیا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کے مبغوض بندے قرار پائے تھے (۳) حدیث باب میں امانت سے مراد ایمان ہے۔ اس جملہ کا حاصل یہ ہے کہ دین و شریعت کی طرف سے غافل ہو جانے اور گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے دل میں ایمان کا نور کم ہو جائے گا اور غافل جب اس صورت حال سے آگاہ ہوگا اور اپنے دل کی حالت و کیفیت پر غور و فکر کرے گا تو یہ محسوس کرے گا کہ اس میں ایک نقطہ کی مقدار کے علاوہ نور ایمان میں سے کچھ باقی نہیں رہا۔ ”پھر جب دوبارہ سو جائے گا“ کے ذریعہ اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ غفلت اور ارتکاب گناہ کی وجہ سے دل میں سے نور ایمان کا بقیہ حصہ بھی نکل جائے گا صرف آبلہ (چھالے) کی طرح نشان کی صورت میں رہ جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی ایسے فتنہ پرداز کا ذکر کرنے سے احتراز نہیں کیا جو دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والا ہے۔ ”قائد“ یعنی فتنہ پرداز سے مراد وہ شخص ہے جو فتنہ و فساد اور تباہی و خرابی کا باعث ہو جیسے وہ عالم دین جو دین میں بدعت پیدا کرے

دین کے نام پر مسلمانوں کو آپس میں لڑائے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ درندے کوڑے کی رسی اور جوتے کا تسمہ باتیں کریں گے اور یا جوج و ماجوج کا خروج ہوگا، آگ کا عدن سے نکلنا، دس آیات کا لوگوں کے سامنے واقع ہونا اور دشمنان اہل بیت یعنی خارجیوں کا پیدا ہونا بھی قیامت کی نشانی ہے۔ اس طرح حکمرانوں کا نااہل لوگوں کو عہدوں پر مسلط کرنا اور ان کو ترجیح دینا بھی ایک نشانی ہے۔ غرضیکہ قیامت تک آنے والے واقعات کی خبر نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ارشاد فرمائی۔

۳۱: باب اہل شام کی فضیلت کے بارے میں

۶۹: حضرت معاویہ بن قرظہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اہل شام میں خرابی پیدا ہوگی تو تم میں کوئی خیر و بھلائی نہ ہوگی۔ میری امت میں سے ایک گروہ ایسا ہے جس کی ہمیشہ مدد و نصرت ہوتی رہے گی اور کسی کا ان کی مدد نہ کرنا انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ امام بخاری، علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ فرقہ محدثین کا ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن حوالہ، ابن عمر، زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ مجھے کہاں قیام کا حکم دیتے ہیں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اس طرف۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲: باب میرے بعد کافر ہو کر ایک

دوسرے کو قتل نہ کرنے لگ جانا

۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد دوبارہ کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، جریر، ابن عمر، کرز بن علقمہ، وائلہ بن اسقع اور صباحی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرْظَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِي قَالَ هَهُنَا وَنَحَا بَيْدِهِ نَحْوًا لِلشَّامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۲: بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ

بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا فَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجُرَيْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَكَرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَوَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَالصَّنَابِجِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ تَكُونُ

فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ

مِنَ الْقَائِمِ

۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاصِرٍ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدِ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمِ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ وَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِي قَالَ كُنْ كَابْنِ آدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي وَقَاصٍ وَأَبِي مُوسَى وَخَرِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَزَادَ فِي هَذَا إِلَّا سَنَا دِرْجَلًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۴: بَابُ مَا جَاءَ سَتَكُونُ فِتْنَةُ

كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاصِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنَةُ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بَعْرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۴: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ

۴۳: باب ایسا فتنہ جس میں بیٹھارہنے والا

کھڑے ہونے والے سے

بہتر ہوگا

۷۲: حضرت بسر بن سعید، سعد بن ابی وقاصؓ سے نقل کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے عثمان غنیؓ کے خلاف فتنہ کے موقع پر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ پاہوگا جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ کسی نے پوچھا۔ بتائیے اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو اور مجھے قتل کرنے لگے تو میں کیا کروں۔ آپ نے فرمایا تو آدم کے بیٹے ہابیل کی طرح ہو جا۔ (جو اپنے بھائی کے ہاتھوں قتل ہوا)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، خباب بن ارتؓ، ابوبکرؓ، ابن مسعودؓ، ابوداؤدؓ، ابوموسیٰؓ، اور خریصہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض راوی اسے لیث بن سعدؓ سے نقل کرتے ہوئے ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں۔ پھر یہ نبیؐ سے بواسطہ سعدؓ کئی سندوں سے منقول ہے۔

۴۴: باب اس بارے میں کہ ایک فتنہ ایسا

ہوگا جو اندھیری رات کی طرح ہوگا

۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا اعمال صالحہ میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ اندھیری رات کی طرح فتنے تم لوگوں کو گھیر لیں جن میں انسان صبح مؤمن اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ پھر شام کو مؤمن ہوگا لیکن صبح تک کافر ہو جائے گا اور اپنے دین کو دنیا کے تھوڑے سے مال کے عوض بیچ دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴: حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہﷺ نے فرمایا سبحان اللہ۔ آج رات کتنے فتنے نازل ہوئے اور کس قدر خزانے



اتارے گئے۔ کون ہے جو حجروں والیوں (یعنی ازواج مطہرات) کو جگائے۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب ایسے فتنے واقع ہوں گے جو اندھیری رات کی طرح ہوں گے۔ ان میں انسان صبح مومن ہوگا تو شام کو کافر اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کافر ہو جائے گا۔ اور بہت سے لوگ تھوڑے سے مال کے عوض اپنا دین بیچ ڈالیں گے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، جناب نعمان بن بشیرؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۷۶: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے متعلق بیان فرماتے تھے (صبح مومن ہوگا شام کو کافر ہو جائے گا) کہ صبح کو اپنے بھائی کی جان، مال اور عزت کو اپنے اوپر حرام سمجھ گا لیکن شام کو حلال سمجھنے لگے گا اور اسی طرح شام کو حرام سمجھتا ہوگا تو صبح حلال سمجھنے لگے گا۔

۷۷: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کو یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ اگر ہم پر ایسے حاکم حکمرانی کرنے لگیں جو ہمیں ہمارا حق نہ دیں اور اپنا حق طلب کریں تو ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو اس لیے کہ ان کا عمل ان کے ساتھ اور تمہارا عمل تمہارے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵: باب قتل کے بارے میں

۷۸: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مَاذَا أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَأْرُبُ كَاسِيَةَ فِي الدُّنْيَا غَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فَمَنْ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُضِيحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُؤْمِسِي كَافِرًا وَيُؤْمِسِي مُؤْمِنًا وَيُضِيحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَقْوَامَ دِينَهُمْ بَعْرَضِ الدُّنْيَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنْدَبٍ وَالنُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۷۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُضِيحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُؤْمِسِي كَافِرًا وَيُؤْمِسِي مُؤْمِنًا وَيُضِيحُ كَافِرًا قَالَ يُضِيحُ مُحَرَّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعَرَضَهُ وَمَالِهِ وَيُؤْمِسِي مُسْتَحِلًّا لَهُ وَيُؤْمِسِي مُحَرَّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعَرَضَهُ وَمَا لَهُ وَيُضِيحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ.

۷۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَمْنَعُونَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حَقَلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حَقَلْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهَرَجِ

۷۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ

۱: ان عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جو باریک لباس پہنتی ہیں۔ مال حرام سے لباس بناتی ہیں اور اس طرح لباس پہنتی ہیں کہ ان کے جسم کے اعضاء

فرمایا تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علم اٹھالیا جائے گا اور ”ہرج“ زیادہ ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ”ہرج“ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”قتل“۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، خالد بن ولیدؓ اور معقل بن یسارؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کے ایام میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف معقل بن یسار کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۰: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی۔ (یعنی جب ایک مرتبہ خونریزی شروع ہوگی تو پھر کبھی بھی ختم نہیں ہوگی) یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۶: باب لکڑی کی تلوار بنانے

کے بارے میں

۸۱: عدیہ بنت اہبان بن صفی غفاری کہتی ہیں کہ حضرت علیؓ میرے والد کے پاس آئے اور انہیں لڑائی میں اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ میرے والد نے کہا بے شک میرے دوست اور تمہارے چچا زاد بھائی رسول اللہ اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ اگر لوگوں میں اختلافات ہو جائیں تو میں لکڑی کی تلوار بنا لوں۔ لہذا میں نے وہ بنوالی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ چلوں تو میں تیار ہوں۔ عدیہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت علیؓ نے انہیں چھوڑ دیا۔ اس باب میں محمد بن سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن عبید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

شَقِيقِي عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ فَرَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهَجْرَةِ إِلَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ.

۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ

السَّيْفِ مِنْ حَشَبٍ

۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أَهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي قَدَّاهُ إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهْدَ اللَّيِّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ اتَّخَذَ سَيْفًا مِنْ حَشَبٍ فَقَدْ اتَّخَذْتُهُ فَإِنْ شِئْتَ خَرِّجْ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ.

۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثُرْوَانَ

ہزبیل بن شرحبیل عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في الفتنه كسروا فيها قسيكم وقطعوا فيها اوتاركم والزموا فيها اجواف بيوتكم وكونوا كابن ادم هذا حديث حسن غريب وعبد الرحمن بن ثروان هو ابو قيس الا ودي -  
 ارشاد فرمایا: فتنہ کے زمانے میں اپنی کمائیں توڑ دینا۔ زین کو کاٹ دینا اور اپنے گھروں ہی میں رہنا۔ جس طرح ہاتیل بن آدم نے قتل ہونے پر صبر کیا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد الرحمن بن ثروان سے مراد ابو قیس اودی ہے۔

**خلاصۃ الباب:** اہل شام کی فضیلت بیان فرمائی ہے کہ دو رفتن میں اہل شام بھلائی اور خیر پر ہوں

گے نیز یہ بھی ارشاد فرمایا میرے بعد قتل و قاتل جائز سمجھنے والے نہ بن جانا البتہ کفار اور مشرکین کے ساتھ قتال عین عبادت ہے۔

(۲) حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دو رفتن میں غلوت اور تنہائی اختیار کرنے کا نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔ علماء کرام نے ارشاد فرمایا ہے کہ شاید یہ فتنہ حضرت عثمان کی شہادت کے وقت رونما ہو چکا ہے۔

### ۴۷: باب علامات قیامت کے متعلق

### ۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۸۳: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ حدیث میرے بعد کوئی ایسا شخص بیان نہیں کرے گا جس نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ آپ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت ظاہر و غالب ہو جائے گی۔ زنا رواج پکڑ جائے گا۔ شراب بکثرت استعمال ہوگی۔ عورتوں کی کثرت ہوگی اور مرد کم ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ أَحَدَيْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهِرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُو الزَّنا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيُكْثَرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرَّجُلُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قِيمٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۴: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال کے مقابلے میں برا ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوَارَ بِكُمْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک اس پر کوئی اللہ، اللہ کہنے والا موجود ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶: محمد بن ثنی اسے خالد بن حارث سے وہ حمید سے اور وہ انس سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں لیکن یہ روایت مرفوع نہیں اور یہ پہلی والی روایت کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

۸۷: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ آبائی احمق دنیا کے سعادت مند لوگ شمار نہ ہونے لگیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین اپنے جگر کے خزانے سونے اور چاندی تے کی طرح اگلے گی۔ آپ نے فرمایا چور آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا، قاتل آئے گا اور کہے گا اسکی وجہ سے میں نے قتل کیا۔ قاطع رحم آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میں نے (اقارب سے) قطع تعلق کیا پھر وہ (سب) اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

### باب: ۴۸

۸۹: حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا اگر میری امت میں پندرہ خصلتیں آجائیں گی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب مال غنیمت ذاتی دولت بن جائیگی۔ امانت کو لوگ مال غنیمت سمجھنے لگیں گے۔ زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائیگا۔ شوہر بیوی کی اطاعت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى لِلْحَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصْحَحُ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو وَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكْعُ بْنُ لُكْعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرٍو وَبْنِ أَبِي عَمْرٍو.

۸۸: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلاَ ذَكَبَهَا أَمْثَالُ الْأَسْطُورَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي وَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي قَتْلِكَ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ رِجْلِي ثُمَّ يَدْعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

### باب: ۴۸

۸۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا الْفَرَّجُ بْنُ فَضَالَةَ أَبُو فَضَالَةَ الشَّامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلْتَ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قَبْلَ وَمَا هِيَ يَا

اور ماں کی نافرمانی کریگا۔ دوستوں کے ساتھ بھلائی اور باپ کے ساتھ ظلم و زیادتی کریگا۔ مسجد میں لوگ زور زور سے باتیں کریں گے۔ ذلیل قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے۔ کسی شخص کی عزت اسکے شر سے محفوظ رہنے کیلئے کی جائے گی۔ شراب پی جائے گی۔ ریشمی کپڑا پہنا جائے گا۔ گانے بجانے والیاں لڑکیاں اور گانے کا سامان گھروں میں رکھا جائے گا اور امت کے آخری لوگ پہلوں پر لعن طعن کریں گے۔ پس اس وقت لوگ عذابوں کے منتظر رہیں یا تو سرخ آنکھی، یا حنف (دھنسنے کا عذاب) یا پھر چہرے سخی ہو جانے والا عذاب۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے حضرت علیؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ اسے فرخ بن فضالہ کے علاوہ کسی اور نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا ہو۔ بعض محدثین فرخ کو ان کے حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ کبج اور کئی ائمہ ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جائیگا۔ امانت مال غنیمت بن جائے گی۔ زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جانے لگے گا۔ علم کا حصول غیر دین کے لیے ہوگا۔ انسان اپنی بیوی کا مطیع اور ماں کا نافرمان ہو جائے گا۔ دوست کے ساتھ وفا اور باپ کے ساتھ بے وفائی کرے گا۔ مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی۔ قبیلے کی سرداری فاسقوں کے ہاتھوں میں آجائے گی۔ ذلیل شخص قوم کا رہبر بن جائے گا اور کسی شخص کو اس کے شر سے ڈرتے ہوئے قابل تعظیم سمجھا جائے گا۔ گانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان رواج پکڑ جائیں۔ شراب پی جائے گی اور امت کے آخری لوگ گزرے ہوئے پر لعن طعن کریں گے۔ تو پھر وہ لوگ سرخ آنکھی، زلزلے، حنف (زمین میں دھنسا) چہرے کے بدلنے اور آسمان سے پتھر برسنے کے

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُولًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَّ أَبَاهُ وَأَرْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأَكْرَمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَبَسَ الْحَرِيرُ وَأَتَّخَذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَارِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا فَلْيُرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رَيْحًا حَمْرَاءَ أَوْ حَسْفًا أَوْ مَسْحًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا نَصْرَابِيَّ غَيْرَ الْفَرَجِ ابْنِ فَضَالَةَ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَضَعَّفَهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدَّرُوا عَنْهُ وَكَبَّعَ وَغَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأُمَّةِ.

۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْمُسْتَلِيمِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رُمَيْحِ الْجُدَامِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّخَذَ الْفَيْءُ دُولًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَتَعَلَّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ أُمَّهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَذْنَى صَدِيقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسْقَهُمْ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأَكْرَمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَارِفُ وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا فَلْيُرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رَيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَحَسْفًا وَمَسْحًا وَقَدْفًا وَأَيَاتٍ تَتَابَعُ كَيْتَابِمْ بِأَلِ قُطْعٍ سِلْكُهُ فَتَتَابَعُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

عذابوں کا انتظار کریں۔ اس وقت نشانیاں اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی پرانی (موتیوں کی) لٹھی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے درپے گرے لگیں۔ (یعنی قیامت کی نشانیاں) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۹۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں (تین) عذاب آئیں گے۔ حنف، مسخ اور قذف۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کب؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گانے والیوں اور باجوں کا رواج ہو جائے گا اور لوگ شرابیں پینے لگیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اعمش سے بھی عبدالرحمن بن سابط کے حوالے سے منقول ہے لیکن یہ مرسل ہے۔

۴۹: باب نبی اکرم ﷺ کی

بعثت قیامت کے قرب کی نشانی ہے

۹۲: مستور بن شداد فہری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ میں اور قیامت ایک ساتھ مبعوث کئے گئے لیکن میں اس پر درمیانی انگلی کی شہادت کی انگلی پر بعثت کی طرح سبقت لے گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے مستور بن شداد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۹۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح (متصل) بھیجے گئے ہیں۔ پھر ابو داؤد (راوی) نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا کہ ان میں سے ایک کی دوسری پر کیا فضیلت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰: باب ثرکوں سے جنگ کے متعلق

۹۴: حضرت ابو ہریرہؓ، نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک لوگ تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہیں کرو گے۔ جن کے جوتے

۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ حَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَتَى ذَلِكَ قَالَ إِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَامُ وَالْمَعَارِفُ وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ هَيَّاجِ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَرْحَبِيُّ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادِ الْفَهْرِيِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا فِي نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهُمَا كَمَا سَبَقْتُ هَذِهِ هَذِهِ لِأَضْعَافِهِ السَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ الْمُسْتَوْرِدِ ابْنِ شَدَّادٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَبَانَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ أَبُو دَاوُدَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى فَمَا فَضَّلَ أَحَدَهُمَا عَلَى الْأُخْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِتَالِ التُّرُكِ

۹۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الْحَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ نَا سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بالوں کے ہوں گے پھر مزید فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایسے لوگوں سے تمہاری جنگ نہ ہوگی جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چھپے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، ہریرہؓ، ابو سعیدؓ، عمرو بن تغلبؓ، اور معاویہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱: باب کسریٰ کی ہلاکت

کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا

۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور قیصر و کسریٰ کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲: باب حجاز سے آگ

نکلنے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی

۹۶: حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرموت یا فرمایا: حضرموت کے سمندر کی طرف سے قیامت سے پہلے ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ عرض کیا گیا: ہم لوگ اس وقت کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (ملک) شام میں سکونت اختیار کرنا۔ اس باب میں حضرت حذیفہ بن اسید، انس، ابو ہریرہ اور ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالَهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا كَانَ وَجُوهُهُمْ الْمُجَانُّ الْمَطْرَقَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَرَبِيعَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ وَعُمَرَ وَبْنِ تَغْلِبٍ وَمُعَاوِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۱: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا ذَهَبَ كِسْرَى

فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ

۹۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاسُفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲: بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى

تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِي الْبَغْدَادِيِّ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتٍ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُ نَافِقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ بْنِ عُمَرَ.

**خَلَاصَةُ الْبَابِ :** قیامت کی جو نشانیاں حضور ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں وہ ظاہر ہو رہی ہیں۔ علم اٹھ رہا ہے جہالت بڑھ رہی ہے، شراب نوشی بہت کثرت سے ہو رہی ہے، عورتوں کی کثرت ہے، حکام ظالم ہیں جو بھی حاکم آتا ہے وہ پہلے سے زیادہ ظالم ہوتا ہے۔ آج اس زمانہ میں بیوی کوماں پر ترجیح دی جا رہی ہے اور باپ کی بات کو ٹھکرا کر دوست کی مانی جاتی ہے۔ مسجدیں جو عبادت کے لئے تھیں ان میں شور و غوغا کیا جاتا ہے عبادت برائے نام ہو گئی ہے۔ گانے والیاں اور گانے کے آلات کی بہتات ہے گھر گھر ناچ اور گانے کی اشیاء (سامان) موجود ہیں۔ سلف صالحین پر لعن طعن بہت کثرت کے ساتھ ہے اور قیامت کی ایک خاص نشانی یہ ہے کہ جھوٹے لوگ بہت زیادہ ہوں گے یعنی جھوٹی حدیثیں گھڑیں گے یا وہ لوگ مراد ہیں جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے یا وہ لوگ ہیں جو بدعتیں رائج کریں گے اپنے غلط سلسلہ عقائد و خیالات اور اپنی جھوٹی اغراض و خواہشات کو صحیح اور جائز ثابت کرنے کے لئے ان کی نسبت صحابہ کرام اور اگلے بزرگوں کی طرف کریں گے۔ واللہ اعلم۔

۵۳: باب جب تک کذاب

نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی

۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میں کے قریب جھوٹے دجال نبوت کے دعویدار بن کر ظاہر نہیں ہوں گے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک میری امت کے کئی قبائل مشرکین کے ساتھ الحاق نہیں کریں گے اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے۔ پھر فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں خاتم النبیین (آخری نبی) ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۴: باب بنی ثقیف میں

ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا

۹۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون بہانے والا شخص

۵۳: بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ

۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبُعَتْ كَذَّابُونَ دَجَالُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلٌ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَأَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَقِيفٍ

كَذَّابٌ وَ مُبِيرٌ

۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُصْمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ



(پیدا) ہوگا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔ عبدالرحمن بن واقد بھی شریک سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی سند سے جانتے ہیں اور وہ راوی کا نام عبدالرحمن بن عصم بیان کرتے تھے جبکہ اسرائیل عبداللہ بن عصم کہتے۔ کہا جاتا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابو عبید اور قاتل سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔ ابوداؤد، سلیمان بن سلم بلخی، نضر بن شمیل سے اور وہ ہشام بن حسان سے نقل کرتے ہیں کہ حجاج کے قتل کئے ہوئے افراد کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار تک پہنچتی ہے۔

### ۵۵: باب تیسری صدی کے متعلق

۱۰۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے زمانے کے لوگ سب سے بہتر ہیں۔ پھر ان کے بعد والے (یعنی صحابہ) پھر ان کے بعد والے (تابعین) پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو موٹا ہونا چاہیں گے۔ موٹاپے کو پسند کریں گے۔ وہ لوگ گواہی طلب کئے بغیر گواہی دیں گے۔ یہ حدیث محمد بن فضیل بھی اعمش سے وہ علی بن مدرک سے اور وہ ہلال بن یساف سے اسی طرح نقل کرتے ہیں جبکہ کئی راوی اسے اعمش سے وہ ہلال بن یساف سے نقل کرتے ہوئے علی بن مدرک کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۰۱: حسین بن حریش بھی کعب سے وہ اعمش سے وہ ہلال بن یساف سے وہ عمران بن حصین سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ میرے (امام ترمذی کے) نزدیک یہ حدیث محمد بن فضیل کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصینؓ ہی سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۰۲: عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَقْيِيفِ كَذَابٍ وَمُبِيرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ وَاقِدٍ نَا شَرِيكَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ بْنِ عَمْرٍو لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ وَشَرِيكَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصْمَةَ وَأَسْرَائِيلُ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصْمَةَ وَيَقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُبِيرُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُونُسَ نَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ حَسَّانٍ قَالَ أَحْضَرُوا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا قَبْلَ مِائَةِ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفَ قَيْلٍ.

### ۵۵: بَاب مَا جَاءَ فِي الْقُرْنِ الثَّالِثِ

۱۰۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُونَ وَيُحْشُونَ السَّمْنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا هَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ فَضَيْلٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحَفَاطِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَلِيَّ بْنَ مُدْرِكٍ.

۱۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ نَا هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصْحَحُ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَيْلٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

نے فرمایا: بہترین لوگ یہ ہیں بعثت کے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جوان کے بعد ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ تیسرے زمانے کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بغیر طلب کے گواہی دیں گے۔ خیانت کریں گے۔ امین نہیں ہوں گے اور ان میں مونا پایا زیادہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶: باب خلفاء کے بارے میں

۱۰۳: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات فرمائی لیکن میں سمجھ نہیں سکا۔ پس میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ آپ نے فرمایا: وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابر بن سمرہ سے منقول ہے۔

۱۰۴: ابو کریب بھی اسے عمرو بن عبید سے وہ اپنے والدہ ابو بکر بن ابوموسیٰ سے اور وہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ یعنی بواسطہ ابو بکر بن موسیٰ۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۰۵: حضرت زیاد بن کسیب عدوی کہتے ہیں کہ میں ابوبکرؓ کے ساتھ ابن عامر کے ممبر کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ خطبہ دے رہا تھا اور اس کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔ ابوبلال کہنے لگے: دیکھو ہمارا امیر فساق کے کپڑے پہنتا ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی زمین میں حاکم کی توہین کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کریں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقُرْنُ الَّذِي بُعِثَتْ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّالِثِ أَمْ لَا ثُمَّ يَنْشُؤُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمْنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلَفَاءِ

۱۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِمَرُ بْنُ عُيَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمَهُ فَسَأَلْتُ الَّذِي يَلِينِي فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْرَوِي مِنْ غَيْرِ وَجِهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

۱۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِمَرُ بْنُ عُيَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

۱۰۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَابُودَاؤُدُ نَا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ كَسَيْبِ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مَنِيرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رَقَاقٌ فَقَالَ أَبُو بَلَالٍ أَنْظِرُوا إِلَيَّ أَمِيرًا نَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

## ۵۷: باب خلافت کے متعلق

۱۰۶: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس سال تک خلافت رہے گی پھر بادشاہت آجائے گی۔ سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کی خلافت گن لو یہ پورے تیس سال ہیں۔ سعید نے عرض کیا: بنو امیہ سمجھتے ہیں کہ خلافت انہی میں ہے۔ حضرت سفینہ نے فرمایا کہ بنو زرقاء جھوٹ بولتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ تو بدترین بادشاہوں میں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور علیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اسے کئی راوی سعید بن جہان سے نقل کرتے ہیں۔ ہم بھی اسے صرف انہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۷: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا دیتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر میں خلیفہ بنا تا ہوں تو ابو بکرؓ نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر کیا تھا اور اگر نہ مقرر کروں تو اس میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

## ۵۸: باب اس بارے میں کہ خلفاء قیامت

تک قریش ہی میں سے ہوں گے

۱۰۸: حضرت عبد اللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ ربیعہ کے کچھ لوگ عمرو بن عاصؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بکر بن وائل (قبیلے) کے ایک شخص نے کہا کہ قریش کو (فسق و فجور سے) بازرہنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ خلافت ان کے غیر جمہور عرب کے سپرد کر دیں گے۔ عمرو بن عاصؓ نے فرمایا تم غلط کہتے ہو ایسا

## ۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ

۱۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانَ نَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَ ثَبِي سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سِنَةً ثُمَّ مَلَكَ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ أَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْنَا هَا ثَلَاثِينَ سِنَةً قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ قَالَ كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مَلُوكٌ مِّنْ شَرِّ الْمَلُوكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالَا لَمْ يَعْهَدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخِلَافَةِ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

۱۰۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوْ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفْتُ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ وَإِنْ لَمْ اسْتَخْلَفْ لَمْ يَسْتَخْلَفْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجِهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

## ۵۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ

قُرَيْشٍ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

۱۰۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَدِ يُلِي يَقُولُ كَانَ نَاسٌ مِّنْ رَبِيعَةَ عِنْدَ عُمَرَ وَبَنِي الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَكْرٍ بَنِي وَائِلٍ لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ فِي

نہیں ہوگا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت تک خیر و شر میں قریش ہی لوگوں کے حکمران ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ، اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۹: حضرت عمرو بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا کہ رات اور دن نہیں جائیں گے۔ (یعنی قیامت قائم نہ ہوگی) یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک آدمی برسر اقتدار آئے گا جس کو جہاں کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۹: باب گمراہ حکمرانوں کے متعلق

۱۱۰: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ڈر ہے۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ انہیں کسی کے اعانت ترک کر دینے سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

جُمَهُورٍ مِّنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ وَبْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْجَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يَقَالُ جَهَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَيْمَةِ الْمُضْلِيْنَ

۱۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي أَيْمَةَ مُضْلِيْنَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

خلاصہ الباب: سب سے بہترین دور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرام اور تبع تابعین رحمہم اللہ کا ہے۔ حدیث نمبر ۱۰۳: اس حدیث کے معنی و مفہوم کے تعین کئی اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ کہ بارہ/۱۲ خلیفوں سے مراد وہ بارہ لوگ ہیں جو آنحضرت ﷺ کے بعد سریر آرائے خلافت و حکومت و سلطنت ہوئے اور ان کے زمانہ حکومت میں مسلمانوں کے ظاہری حالات و معاملات اور رعایا کے مفاد کے اعتبار سے حکومت و سلطنت کا نظام مستحکم رہا اگرچہ ان میں سے بعض ظلم و بے انصافی کے راستہ پر بھی چلے۔ یہ قول قاضی عیاضؒ کا ہے اور علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس قول کی تحسین کی ہے۔ دوسرا قول یہ کہ خلفاء سے مراد عادل اور انصاف کرنے والے نیک طینت اور پاکباز مراد ہیں اس قول کی بناء پر حدیث کا لازمی مطلب یہ بیان کرنا نہیں ہوگا کہ یہ بارہ/۱۲ خلفاء حضور ﷺ کے زمانہ کے بعد متصلاً (یکے بعد دیگرے) منصب خلافت و امارت پر متمکن ہوں گے بلکہ اصل مقصد محض تعداد بیان کرنا ہوخواہ یہ خلفاء کسی زمانہ میں رہے ہوں۔ ان کے علاوہ بھی اقوال ہیں یہ بھی ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ خلافت قریش میں رہے گی اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش خلافت کے مستحق ہیں اس لئے خلافت کا منصب جلیلہ قریش ہی کے پاس رہنا چاہئے۔ جس حدیث میں خلافت کو تیس سال میں منحصر (بند) بیان فرمایا ہے اس میں خلافت کبریٰ مراد ہے جو اصل میں خلافت نبوت ہے چنانچہ خلفاء راشدین کی خلافت تو حقیقی ہے ان کے دور کے بعد خلافت مجازی ہے۔

## ۶۰: باب امام مہدی کے متعلق

۱۱۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے میرے ہی نام کا کوئی شخص پورے عرب پر حکمرانی نہیں کرے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ام سلمہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲: حضرت عبداللہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اہل بیت میں سے میرے نام کا ایک شخص دنیا کا حکمران ہوگا۔ عاصم، ابو صالح کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر دنیا میں سے ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے طویل کر دے گا۔ یہاں تک کہ امام مہدی حکمران ہو جائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بدعت شروع ہو جائے۔ پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک مہدی آئے گا۔ جو پانچ ہفت یا نو سال (راوی کو شک ہے) تک حکومت کرے گا؛ پھر اس کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دیجئے۔ مجھے دیجئے۔ پس وہ اسے اتنے دینا ر دیں گے جتنے اس میں اٹھانے کی استطاعت ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔ ابوصدیق کا نام بکر بن عمرو ہے انہیں بکر بن قیس بھی کہتے ہیں۔

۶۱: باب عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بارے میں ۱۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔

## ۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ

۱۱۱: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي نَافِعٍ النَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زَرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زَرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ الْعَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الصَّدِّيقِ النَّجَاشِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخَدْرِيِّ قَالَ حَشِينًا أَنْ يَكُونَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَّثَ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدُ الشَّاكِّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ سَيِّئِنَ قَالَ فَيَجِيءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيَّ أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو الصَّدِّيقِ النَّجَاشِيَّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ .

۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَزْوَلِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

۱۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

عقرب لوگوں میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیے کو موقوف کر دیں گے اور اتنا مال تقسیم کریں گے کہ لوگ قبول کرنا چھوڑ دیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ مِنْ مَرِيَمَ حَكْمًا مُقْسَطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْحِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۶۲: باب دجال کے بارے میں

۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَالِ

۱۱۵: حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے ڈرایا نہ ہو اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اوصاف بیان کئے اور فرمایا: شاید مجھے دیکھنے اور سننے والوں میں سے بھی کوئی اسے دیکھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن بسر، عبد اللہ بن مغفل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف خالد حذاء کی روایت سے جانتے ہیں اور ابو عبیدہ کا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح ہے۔

۱۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَنُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَالَ وَإِنِّي أَنْذِرُ كُفْمُوهُ فَوْضَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ سَيَذَرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ قَلْبُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلَهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ خَالِدِ الْحَدَّاءِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَرَّاحِ

۱۱۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطاب کیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اس سے ڈراتا ہوں جیسے کہ مجھ سے پہلے تمام انبیاءؑ ڈرایا کرتے تھے۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس فتنے سے ڈرایا لیکن میں اس کے متعلق ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی وہ یہ کہ تم لوگ جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا (یعنی ایک آنکھ سے اندھا) نہیں۔ زہری کہتے ہیں کہ عمر بن ثابت انصاری نے مجھے بعض صحابہؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے

۱۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حَمِيدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَنَسَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَأَنْذِرُ كُفْمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ وَلَقَدْ أَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

اس روز لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈراتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی اپنے خالق حقیقی اللہ رب العالمین کو اپنی زندگی میں نہیں دیکھ سکتا۔ نیز اس کی (یعنی دجال کی) پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا۔ جو لوگ اس سے بیزار ہوں گے وہی یہ لفظ پڑھ سکیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی تم لوگوں سے جنگ کریں گے اور تمہیں ان پر مسلط کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ پتھر کہے گا اے مسلمان میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر دو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۳: باب اس متعلق کہ دجال کہاں سے نکلے گا

۱۱۸: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد اللہ بن شوذب بھی اسے ابوتیاح سے نقل کرتے ہیں اور یہ ابوتیاح کی حدیث سے پہچانی جاتی ہے۔

۶۳: باب دجال کے نکلنے کی نشانیوں

کے بارے میں

۱۱۹: حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زبردست خوزریزی، قطنینہ کی فتح اور دجال کا خروج سات (۷) مہینوں میں ہوگا۔ اس باب میں صعوب بن جشمہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَدِّثُهُمْ فَنَسْتُهُ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ وَأَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَأَفْرِ يَقْرَأُ هُ مِنْ كَرَّةٍ عَمَلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجْرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا الْيَهُودِيُّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۶۳: بَاب مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ

۱۱۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَيْعٍ قَالَا نَا رُوْحُ بْنُ عَبَّادَةَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ أَبِي التَّيَّاحِ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ سَبِيحٍ عَنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خِرَاسَانٌ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمَطْرَفَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَوْذَبٍ عَنِ أَبِي التَّيَّاحِ وَلَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي التَّيَّاحِ.

۶۳: بَاب مَا جَاءَ فِي عِلَامَاتِ

خُرُوجِ الدَّجَالِ

۱۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ يَزِيدِ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنِ أَبِي بَحْرِيَةَ صَاحِبِ مُعَاذِينَ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى

اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ قیامت کے قریب فتح ہوگا۔ محمود کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو خروج دجال کے وقت فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی فتح ہوا۔

### ۶۵: باب دجال کے فتنے کے متعلق

۱۲۱: حضرت نواس بن سمان کلابی فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو اس طرح اسکی ذلت و حقارت اور اس کے فتنے کی بڑائی بیان کی کہ ہم سمجھنے لگے کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے۔ پھر ہم لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے۔ اور دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ہمارے دلوں کے خوف کو بھانپ گئے پس آپ نے پوچھا کیا حال ہے (راوی فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کل آپ نے دجال کا فتنہ بیان کیا تو ہمیں یقین ہو گیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے۔ یعنی یقیناً وہ آنے والا ہے۔ آپ نے فرمایا: دجال کے علاوہ ایسی بھی چیزیں ہیں جن کا مجھے دجال کے فتنے سے زیادہ خوف ہے کیونکہ اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو میں اس سے تم لوگوں کی طرف سے مقابلہ کرنے والا ہوں اور اگر میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہر شخص خود اپنے نفس کی طرف سے مقابلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ اسکی صفت یہ ہے وہ جوان ہوگا، کھنگریا لے بالوں والا ہوگا۔ اسکی ایک آنکھ ہوگی (۱) اور عبدالعزیٰ بن قطن (زمانہ جاہلیت میں ایک بادشاہ تھا) کا ہم شکل ہوگا۔ اگر تم میں سے کوئی

وَفَتَحَ الْقُسْطَنْطِينَ وَخَرُوجَ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ  
وَفِي الْبَابِ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بُسَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
فَتَحَ الْقُسْطَنْطِينَ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ قَالَ مُحَمَّدُ هَذَا  
حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْقُسْطَنْطِينَ هِيَ مَدِينَةُ الرُّومِ تَفْتَحُ  
عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ وَالْقُسْطَنْطِينَ قَدْ فَتِحَتْ فِي  
زَمَانِ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

### ۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَالِ

۱۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ  
وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ دَخَلَ  
حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْأَخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرِ الطَّائِبِيِّ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ  
بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ  
حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ قَالَ فَاَنْصَرَ فَنَا مِنْ عِنْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا إِلَيْهِ  
فَعَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالَ قَفَلْنَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضْتَ وَرَفَعْتَ حَتَّى  
ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفَ لِي  
عَلَيْكُمْ إِنْ يُخْرَجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ  
وَأَنْ يُخْرَجَ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَاْمُرُوا حَجِيجَ نَفْسِهِ وَاللَّهِ  
خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ قَائِمَةٌ  
شَيْبَةٌ بَعْبِدِ الْعُزْرَى بِنِ قَطْنٍ فَمَنْ رَأَاهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ  
فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ قَالَ يُخْرَجُ مَا بَيْنَ



اسے دیکھے تو سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں کے لوگوں کو خراب کرے گا۔ اے اللہ! کے بندو، ثابت قدم رہنا۔ پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کتنی مدت زمین پر ٹھہرے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن تک۔ پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک ماہ اور تیسرا ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔ پھر باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی۔ آپ نے فرمایا ”نہیں“ بلکہ (اوقات کا) اندازہ لگالینا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی۔ آپ نے فرمایا ان بادلوں کی طرح جن کو ہوا ہکا کر لے جائے۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس آ کر انہیں اپنی خرافات کی دعوت دے گا۔ وہ لوگ اسے جھٹلا دیں گے اور واپس کر دیں گے۔ پس وہ ان سے واپس لوٹے گا تو ان کے اموال اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور وہ خالی ہاتھ رہ جائیں گے، وہ ایک اور قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا۔ وہ قبول کریں گے اور اسکی (یعنی دجال کی) تصدیق کریں گے تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا وہ بارش برسائے گا اور زمین کو درخت اگانے کا حکم دے گا تو وہ درخت اگائے گی۔ شام کو ان کے جانور (چراگا ہوں سے) اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے کوہان لمبے، کولہے چوڑے اور پھیلے ہوئے اور تھن دودھ سے بھرے ہوں گے پھر وہ دیران جگہ آ کر کہے گا ”اپنے خزانے نکال دے“ جب واپس لوٹے گا تو خزانے اس کے پیچھے شہد کی کھبیوں کے سرداروں کی طرح (کثرت کے ساتھ) چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے جوان کو بلا کر تلوار سے اسکے دھڑکے کر دے گا۔ پھر اسے پکارے گا تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کو جواب دے گا۔ وہ انہی باتوں میں مصروف ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بلکے زرد رنگ کا جوڑا پہنے جامع مسجد دمشق

الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَشَمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ  
الْبُشُوْا فُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبِثُوْهُ فِي الْاَرْضِ قَال  
اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يَوْمًا كَسَنَةٍ وَيَوْمًا كَشَهْرٍ وَيَوْمًا كَجُمُعَةٍ  
وَسَائِرِ اَيَّامِهِ كَا يَا مِكْمُ قَالَ فُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَايْتَ  
الْيَوْمَ الَّذِي كَالسَّنَةِ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلُوَةٌ يَوْمًا قَال لَا  
وَلَكِنْ اَقْدُرُوْا وَاَلِهَ فُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا سُرْعَتُهُ فِي  
الْاَرْضِ قَال كَالْعَيْثِ اِسْتَدْبَرْتُهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِي الْقَوْمَ  
فَيَدْعُوْهُمْ فَيَكْذِبُوْنَهُ وَيُرْدُوْنَ عَلَيْهِ قَوْلُهُ فَيَنْصَرِفُ  
عَنْهُمْ فَتَبِعَهُ اَمُوَالُهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ لَيْسَ بَا يَدِيْهِمْ شَيْءٌ  
ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُ وَيُصَدِّقُوْنَهُ  
فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ وَيَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ  
تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ فَتُرْوِحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَا طُوْلُ مَا  
كَانَتْ ذُرِّيٌّ وَاَمَدُهُ خَوَاصِرٌ وَاَدْرَهُ ضُرُوْعًا ثُمَّ يَاْتِي  
الْخَرِيْبَةَ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكَ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا  
فَيَتَّبِعُهُ كَيْعَا سَيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْا رَجُلًا شَابًا مُّمْتَلِيًا  
شَبَابًا فَيُضْرِبُهُ بِالسِّيْفِ فَيَقَطُّعُهُ جَزَلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوهُ  
فَيُقْبَلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَيَنْمُوْهُ كَذَلِكَ اِذْ  
هَبَطَ عِيْسَى بِنُ مَرْيَمَ بِشَرْقِي دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ  
الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرٍ وَاذْتِيْنِ وَاِضْعَا يَدِيْهِ عَلٰى اَجْحِيْحَةِ  
مَلِكِيْنِ اِذَا طَاطَا رَاْسَهُ فَطَرُوْا اِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ  
جُمَانٌ كَا لِلْوَلُوْءِ قَال وَلَا يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهِ يَعْنِيْ اَحَدًا  
اِلَّا مَاتَ وَرِيْحُ نَفْسِهِ مُنْتَهٰى بَصَرِهِ قَال فَيَطْلُبُهُ حَتٰى  
يُذْرِكُهُ بِسَابِ لَدِ فَيَقْتُلُهُ قَال فَيَلْبِثُ كَذَلِكَ مَا شَاءَ  
اللّٰهُ قَال ثُمَّ يُوحٰى اِلَيْهِ اَنْ حَوِّزَ عِبَادِيْ اِلٰى الطُّوْرِ  
فَاِيْتِيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِيْ لَا يَدَّ اِنْ لَا حَدِيْ بَقِيْنَا لَهُمْ قَال  
يَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوْجَ وَمَا جُوْجَ وَهُمْ كَمَا قَال اللّٰهُ وَهُمْ  
مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسَلُوْنَ قَال وَيَمُرُّ اَوْلَاهُمْ بِبُحَيْرَةِ  
الطَّبْرِ يَةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا اَخْرَجَهُمْ

کے سفید مشرقی مینارہ پر اس حالت میں اتریں گے کہ ان کے ہاتھ و فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے۔ جب آپ سر نیچا کریں گے تو ان کے بالوں سے نورانی قطرات ٹپکیں گے اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے جھڑتے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا فرنگ آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے سانس کی ہوا پہنچے گی مر جائے گا اور آپ کے سانس کی ہوا حدنگاہ تک پہنچتی ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ لدا کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق مدت تک زمین پر قیام کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ وحی بھیجیں گے کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر جمع کر دیں۔ کیونکہ میں ایسی مخلوق کو اتارنے والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا وہ ارشاد خداوندی کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ آپ نے فرمایا انکا پہلا گروہ بحیرہ طبرہ پر سے گزرے گا اور اس کا پورا پانی پی جائے گا۔ پھر جب ان کا دوسرا گروہ وہاں سے گزرے گا تو وہ لوگ کہیں گے کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔ پھر وہ لوگ آگے چل دیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر پہنچیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا۔ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود (سرخ) واپس بھیج دے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی محصور ہوں گے (یعنی کوہ طور پر) یہاں تک کہ ان کے نزدیک (بھوک کی وجہ سے) گائے کا سر تہارے آج کے سو دیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے

فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةٍ مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَسْتَهُوا إِلَى جَبَلٍ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ فَهَلُمَّ فَلَنَقْتُلَنَّ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّا اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَابَهُمْ مُخَمَّرًا دَمًا وَيُحَاصِرُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لَا حَدِّكُمْ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرُغِبُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْغَفَّ فِي رِقَابِهِمْ فَيُضَبِّحُونَ فَرُوسِي مَوْتِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا وَقَدْ مَلَأَتْهُ زَهْمَتُهُمْ وَتَنَّتُهُمْ وَدَمَاءُ هُمْ قَالَ فَيَرُغِبُ عِيسَى إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَمَا عَنَّاقِ الْبُخْتِ قَالَ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرُقُهُمْ بِالْمَهْلِ وَيَسْتَوِقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيهِمْ وَنُشَابِهِمْ وَجَعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ وَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتٌ وَبَرٌّ وَلَا مَدْرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ فَيَتَرُ كُهَا كَمَا لَزَلْفَةٍ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَخْرِجِي ثَمَرَ تِكِ وَرُدِّي بَرَكَتِكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَانَ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِفْهِهَا وَيَبَارِكُ فِي الرَّسْلِ حَتَّى إِنَّ الْفَنَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّفْحَةِ مِنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ الْقَبِيلَةَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّفْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَإِنَّ الْفِخْدَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّفْحَةِ مِنَ الْفَنَمِ فَيُنْمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا فَفَبَضَّتْ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمْرُ فَعَلَيْهِمْ تَقْوَمُ السَّاعَةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ.

لدا: لد بیت المقدس میں ایک جگہ کا نام ہے جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ فلسطین کی ایک ہستی ہے۔ اور (آج کل یہودیوں کا بہت بڑا فوجی ایتھریس ہے)

ساتھی اتریں گے تو ان کی بدبو اور خون کی وجہ سے ایک باشت جگہ بھی خالی نہیں پائیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی گردن والے اونٹوں کی مثل پرندے بھیجے گا۔ جو انہیں اٹھا کر پہاڑ کے غار میں پہنچا دیں گے۔ مسلمان ان کے تیروں کمانوں اور ترکشوں سے سات سال تک ایذا من جلائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھو کر شیشہ کی طرح صاف شفاف کر دے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا۔ اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں واپس لاؤ۔ پس اس دن ایک ایک گروہ ایک انار (کے درخت) سے کھائے گا اور اس کے لوگ اس کے چھلکے سے سایہ کریں گے۔ نیز دودھ میں اتنی برکت پیدا کر دی جائے گی کہ ایک اونٹنی کے دودھ سے ایک جماعت سیر ہو جائے گی، ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلہ اور ایک بکری کے دودھ سے ایک کتبہ سیر ہو جائے گا۔ وہ لوگ اسی طرح زندگی گزار رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کرے گی اور باقی صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح راستے میں جماع کرتے پھریں گے اور انھی پر نیا مت قائم ہوگی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن یزید بن جابر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۶۶: باب دجال کی صفات کے بارے میں

۱۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جان لو کہ تمہارا رب کا نام نہیں جبکہ دجال کی دائیں آنکھ کانی ہے گویا کہ وہ ایک پھولا ہوا انگور ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، حذیفہ، ابو ہریرہ، اسامہ، جابر بن عبد اللہ، ابو بکرہ، عائشہ، انس، ابن عباس اور فلان بن عاصم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۶۷: باب اس بارے میں کہ دجال مدینہ

منورہ میں داخل نہیں ہو سکتا

۱۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس نہ تو طاعون مدینہ طیبہ میں آ سکتا ہے اور نہ ہی دجال۔ ان شاء اللہ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، فاطمہ بنت قیس، مجن، اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَالِ

۱۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَالِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بَأَعْوَرَ لَا وَأَنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنٌ طَافِيَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَحَذِيفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ وَجَابِرِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْفُلَيْتَانَ بْنِ عَاصِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ۔

۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدَّجَالَ

لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

۱۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِمِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَمَجْنٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَمْرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یعنی ہے اور کفر مشرقی ہے۔ بکریوں والوں کے لئے سکون و اطمینان ہے جبکہ اونٹ اور گھوڑے والوں میں تکبر غرور اور درشتگی پائی جاتی ہے اور دجال جب احد (پہاڑ) کے پیچھے پہنچے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی طرف موڑ دیں گے جہاں وہ ہلاک ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۸: باب اس بارے میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے

۱۲۵: حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے۔ اس باب میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نافع بن عقبہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، کیسان رضی اللہ عنہ، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابو امامہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو، سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نواس بن سمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۹: باب

۱۲۶: حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرنبی نے اپنی امت کو کانے کذاب کے فتنے سے ڈرایا۔ سن لو کہ وہ کانے (یعنی دجال) اور تمہارا رب کانے نہیں۔ اس (دجال) کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْكَفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِينَةُ لِأَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلُ الْخَيْلِ وَأَهْلُ الْوَبْرِ يَأْتِي الْمَسِيحُ إِذَا جَاءَ ذُبُرٌ أَحَدٌ صَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهَذَا يَهْلِكُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ عِيسَى

بُنِ مَرِيَمَ الدَّجَالَ

۱۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُيَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِيَّ مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقْتُلُ ابْنُ مَرِيَمَ الدَّجَالَ بَابَ لُدٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَنَافِعِ بْنِ عُقْبَةَ وَأَبِي بَرَزَةَ وَحَدِيفَةَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَكَيْسَانَ وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ وَجَابِرَ وَأَبِي أَمَامَةَ وَابْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَمْرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ وَالنَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ وَعَمْرٍو بْنَ عَوْفٍ وَحَدِيفَةَ بْنَ الْيَمَانَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۶۹: بَابُ

۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِلَّا أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حَالًا صَدَقْنَا لِنَبِيٍّ: امام مہدی کا اصل نام محمد ہوگا اور لقب مہدی ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کی پشت سے تعلق رکھتے ہوں گے باپ کی جانب سے حسنی اور ماں کی جانب سے حسینی ہوں گے اور حضور ﷺ کے ساتھ ان کا تعلق صرف نسلی نہیں ہوگا بلکہ روحانی اور شرعی بھی ہوگا یعنی طور طریقہ اور عادات و معمولات حضور ﷺ کے معمولات و عادات کے مطابق ہوں گے اس موقع پر ایک خاص بات یہ بتا دینی ضروری ہے کہ حضور ﷺ نے امام مہدی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو یہ فرمایا کہ اس کا نام میرے نام پر اور اس کے باپ کا نام میرے نام پر ہوگا تو اس بات سے شیعہ لوگوں کی اس بات کی تردید ہو جاتی۔ ہے کہ مہدی موعود قائم و منتظر ہیں۔ بہر حال امام مہدی روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اس کی پہچان کرادی ہے۔ احادیث کو نور سے پڑھنے سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے حضور ﷺ کے دین کا اتباع کریں گے اور اپنے تمام احکام شریعت محمدی کے مطابق جاری و نافذ کریں گے۔ البتہ جزیہ جو اس وقت کے کفار سے لیا جاتا ہے وہ منسوخ ہو جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور بہت برکتوں والا ہوگا نیز دجال کو قتل کر دیں گے۔ جب آسمان پر اٹھائے گئے ان کی عمر تیس تیس/۳۳ سال تھی پھر آسمان سے زمین پر اترنے کے بعد وہ سات سال دنیا میں رہیں گے بعض احادیث میں ان کی مجموعی مدت قیام پینتالیس سال نقل ہوئی ہے وفات کے بعد روضہ اقدس میں دفن ہوں گے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان سے اٹھیں گے۔

۷۰: باب ابن صیاد کے بارے میں

۱۲۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے میرے ساتھ حج یا عمرے کا سفر کیا تو لوگ آگے بڑھ گئے اور میں اور وہ پیچھے رہ گئے۔ جب میں اس کے ساتھ تہارہ گیا تو میرا دل خوف کی وجہ سے دھڑکنے لگا۔ اور مجھے اس سے وحشت ہونے لگی کیونکہ لوگ اس کے متعلق کہا کرتے تھے کہ دجال وہی ہے۔ جب میں ایک جگہ ٹھہرا تو اس سے کہا کہ اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ اتنے میں اس نے کچھ بکریاں دیکھیں تو پیالہ لے کر گیا اور ان کا دودھ نکال کر لایا اور مجھ سے کہا کہ اسے پیو لیکن مجھے اس کے ہاتھ سے کوئی چیز پینے میں کراہت محسوس ہوئی کیونکہ لوگ اسے دجال کہتے تھے۔ پس میں نے اس سے یہ کہہ دیا کہ آج گرمی ہے اور میں گرمی میں دودھ پینا پسند نہیں کرتا۔ اس نے کہا ابوسعید میں نے لوگوں کی ان باتوں سے جو وہ میرے متعلق کہتے ہیں تنگ آ کر فیصلہ کیا کہ رسی لے کر درخت سے باندھوں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں۔ دیکھو اگر میری حیثیت کسی اور پر پوشیدہ رہے تو رہے تم لوگوں پر تو پوشیدہ نہیں رہتی

۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

۱۲۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا عَبْدَ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَحْبَنِي ابْنُ صَيَّادٍ أَمَا حُجَّاجًا وَأَمَا مُعْتَمِرِينَ فَاَنْطَلَقَ النَّاسُ وَتَرَكْتُ أَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ أَفْشَعِرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوَّ حَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ صَعَّ مَاعَاكَ حَيْثُ تَلَكَ الشَّجَرَةَ قَالَ فَأَبْصَرَ غَمًّا فَأَخَذَ الْقِدَاحَ فَاَنْطَلَقَ فَاسْتَحَلَبَ ثُمَّ أَتَانِي بِلَبَنٍ فَقَالَ لِي يَا أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْرَبْ فَكْرَهْتُ أَنْ اشْرَبَ عَنْ يَدِهِ شَيْئًا لِمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَانِفٌ وَأَنِّي أَكْرَهُ فِيهِ اللَّبَنَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَخَذَ حَبْلًا فَأَوْتَقَهُ إِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ اخْتَنِقَ لِمَا يَقُولُ النَّاسُ لِي وَفِي آرَأَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثِي فَلَنْ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنْتُمْ أَعْلَمُ النَّاسُ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ

چاہیے۔ اس لیے کہ تم لوگ احادیث رسول اللہ ﷺ کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہو۔ اے انصار کی جماعت کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا؛ کہ وہ (دجال) کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ ناقابل تولد ہوگا اور اسکی اولاد نہ ہوگی جبکہ میں اپنا بچہ مدینہ میں چھوڑا ہے۔ پھر کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا جبکہ میں اہل مدینہ میں سے ہوں اور اس وقت تمہارے ساتھ مکہ جا رہا ہوں۔ ابوسعید فرماتے ہیں کہ اس نے اس قسم کی دلیلیں پیش کیں کہ میں سوچنے لگا کہ شاید لوگ اس کے متعلق جھوٹی باتیں کہتے ہوں گے۔ پھر اس نے کہا؛ ابوسعید میں تمہیں ایک سچی خبر بتاتا ہوں کہ اللہ کی قسم میں دجال اور اس کے باپ کو جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے جب اس نے یہ بات کہی تو میں نے کہا تجھ پر سارے دن کی ہلاکت ہو۔ یعنی مجھے پھر اس سے بدگمانی ہوگی کیونکہ آخر میں اس نے ایسی بات کہ دی تھی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۸: حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے چند صحابہؓ (جن میں عمرؓ بھی شامل تھے) کے ساتھ ابن صیاد کے پاس سے گزرے وہ بنو مغالہ کے قلعے کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ کی آمد کا اسے اس وقت تک اندازہ نہ ہوا جب تک نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی پیٹھ پر نہیں مار دیا اور آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ نے فرمایا؛ میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے پاس کس قسم کی خبریں آتی ہیں۔ ابن صیاد نے کہا جھوٹی بھی اور سچی بھی۔ آپ نے فرمایا؛ تو پھر تیرا کام مختلط ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے

الْأَنْصَارِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَقِيمٌ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهُ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَهَذَا أَنْطَلِقُ مَعَكَ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيءُ بِهَذَا حَتَّى قُلْتُ فَلَعَلَّهُ مَكْدُوبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ وَاللَّهِ لَا خَيْرَ نَكَ خَيْرًا حَقًّا وَاللَّهِ لَا عَرْفَةَ وَأَعْرِفُ وَالِدَهُ أَيْنَ هُوَ السَّاعَةُ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ تَبَّالِكَ سَائِرَ الْيَوْمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ عِنْدَ أُطَمٍ بِنِسْبَةِ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأَمِّيِّينَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْتِيكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِطٌ

دل میں تمہارے متعلق کوئی بات سوچی ہے (لہذا بتاؤ کہ وہ کیا ہے) اور آپ نے یہ آیت سوچی ”يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ“ ابن صیاد نے کہا وہ بات ”دخ“ ہے (یعنی دخان کا جزء ہے)۔ آپ نے فرمایا دھنکار، تو تم پر تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اتار دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر یہ دجال ہی ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسے قتل کرنے کی قدرت نہیں دے گا اور اگر وہ نہیں تو اسے مارنے میں تمہارے لئے بھائی نہیں ہے۔ عبد الرزاق کہتے ہیں کہ اس سے مراد ”دجال“ ہی ہے۔

۱۲۹: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ کے ایک راستہ میں نبی اکرم ﷺ کی ملاقات ابن صیاد سے ہوئی تو آپ نے اسے روک لیا۔ وہ یہودی لڑکا تھا اس کے سر پر بالوں کی چوٹی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ، حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے۔ اس سے آپ نے فرمایا کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ ابن صیاد نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔ پھر آپ نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے۔ ابن صیاد نے کہا میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دریا پر شیطان کا تخت دیکھ رہا ہے۔ پھر آپ نے پوچھا اور کیا دیکھتا ہے۔ ابن صیاد نے کہا ایک سچا اور دو جھوٹے یا دو سچے اور ایک جھوٹا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس پر معاملہ خلط ملط ہو گیا۔ پھر آپ اس سے الگ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، حسین بن علیؓ، ابن عمرؓ، ابو ذرؓ، ابن مسعودؓ، جابرؓ اور حصہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۰: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے ماں باپ کے ہاں

عَلَيْكَ إِلَّا مَرْتَمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَبُ فَلَنْ تَعُدُّ وَقَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْذُنْ لِي فَأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَا يَكُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَالَ.

۱۲۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاحْتَبَسَهُ وَهُوَ غَلَامٌ يَهُودِيٌّ وَلَهُ ذُوَابَةٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِيرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ أَوْ صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ دَرٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَحَفْصَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

تیس سال تک اولاد نہ ہوگی اس کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی (یعنی کانٹا ہوگا) دل نہیں سوئے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے والدین کا حلیہ وغیرہ بیان کیا اور آپ نے فرمایا اس کا باپ کافی لمبا اور دبلا پتلا ہوگا اور اس کی ناک مرغ کی چوچ کی طرح ہوگی۔ جبکہ اسکی ماں لمبے لمبے پستان والی عورت ہوگی۔ ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یہودیوں کے ہاں ایک بچے کی ولادت کا سنا تو میں اور زبیر بن عوام اسے دیکھنے کے لیے گئے۔ ہم نے اس کے ماں باپ کو نبی اکرم ﷺ کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا تمہاری اولاد ہے انہوں نے کہا ہم تیس سال تک بے اولاد رہے پھر ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو کانٹا ہے اور اس میں نفع سے زیادہ ضرر ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا پھر ہم ان کے پاس سے نکلے تو اچانک اس لڑکے پر نظر پڑ گئی وہ ایک موٹی روئیں دار چادر میں (لپٹا ہوا) دھوپ میں پڑا ہوا کچھ بڑبڑا رہتا تھا میں اس نے اپنے سر سے چادر اٹھائی اور پوچھا تم نے کیا کہا۔ ہم نے کہا کہ تو نے ہماری بات کو سنا ہے۔ کہنے لگا ہاں سنا ہے۔ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

## ۷۱: باب

۱۳۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ کوئی سانس لینے والا نفس اس وقت زمین پر نہیں کہ اس پر سو برس گزر جائیں (یعنی سو برس تک سب مرجائیں گے)۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابوسعیدؓ اور بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات طیبہ کے

بُكَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُكْتُ أَبُو الدَّجَالِ وَأُمُّهُ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُوَلِّدُ لَهَا وَلَا تُوَلِّدُ لَهَا غُلَامًا أَعْوَرُ أَضْرُ شَيْءٍ وَأَقْلُهُ مَنَفَعَةٌ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي يَهُدَى فَقَالَ أَبُوهُ طَوَالَ ضَرْبِ اللَّحْمِ كَانَ أَنْفَهُ مَنَقَارًا وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْصَاحِيَّةٌ طَوِيلَةُ الشَّدْيِينِ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ فَسَمِعْتُ بِمَوْلُودٍ فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي يَهُدَى فَإِذَا نَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا قُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ لَا مَكُنَّا ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُوَلِّدُ لَنَا وَلَا تُوَلِّدُ لَنَا غُلَامًا أَعْوَرُ أَضْرُ شَيْءٍ وَأَقْلُهُ مَنَفَعَةٌ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجِدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ وَلَهُ هَمَّهْمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتُمَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلْمَةَ.

## ۷۱: بَابُ

۱۳۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنَفُوسَةٌ يَعْنِي الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةٌ سَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ أَبِي سَعِيدٍ وَ بَرِيدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سَلِيمَانَ وَ هُوَ

۱: اس سے مراد یہ نہیں کہ قیامت قائم ہو جائے۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس طبقے کے لوگ ختم ہو جائیں گے۔ (مترجم)



آخری ایام میں ایک مرتبہ ہمارے ساتھ نماز عشاء پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا: دیکھو جو لوگ آج کی رات زندہ ہیں ان میں سے کوئی سوسال کے بعد زندہ نہیں رہے گا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کرنے میں غلطی کی اور اسے سو برس تک باقی رہنے کے معنی میں نقل کیا حالانکہ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ سوسال بعد اس صدی یا زمانے کے لوگ ختم ہو جائیں گے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۲: باب ہوا کو برا کہنے (گالی دینے) کی ممانعت ۱۳۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا کو گالی نہ دو۔ اگر تم کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو تو کہو اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے کی بھلائی اور جس بات کا حکم دیا گیا ہے کی بھلائی چاہتے ہیں اور اس کی شر، اس کے اندر جو کچھ ہے یا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳: باب

۱۳۴: حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ تمیم داری نے مجھ سے ایک قصہ بیان کیا ہے جس سے میں بہت خوش ہوا۔ پس میں نے چاہا کہ تمہیں بھی سنا دوں کہ اہل فلسطین میں سے چند لوگ ایک کشتی میں سوار ہوئے یہاں تک کہ وہ کشتی موجوں میں گھر گئی جس نے انہیں ایک جزیرے پر پہنچا دیا۔ وہاں انہوں نے ایک

ابن ابی حنیمۃ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ عَلَيَّ رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلِ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ بِهِ فِي الْأَحَادِيثِ نَحْوِ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْحَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ سَبِّ الرِّيَّاحِ ۱۳۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ذَرِّعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عِيْنَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيَّاحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيَّاحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أَمَرْتَ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيَّاحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أَمَرْتَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَجَابِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۷۳: بَابُ

۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَابِيَّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنَّ تَمِيمَ الدَّارِيَّ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ فَفَرِحْتُ فَأَخْبَيْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ أَنَّ نَا سَا مِنْ أَهْلِ فَلَسْطِينَ رَكِبُوا سَفِينَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتَّى قَذَفْتَهُمْ

فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَا  
شِرَةً شَعْرُهَا فَقَالُوا مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا  
فَأَخْبَرْنَا قَالَتْ لَا أُخْبِرُكُمْ وَلَا أَسْتَخْبِرُكُمْ وَلَكِنْ  
إِنَّمَا أَقْصَى الْقَرْيَةَ فَإِنْ لَمْ مِنْ يُخْبِرْكُمْ وَيَسْتَخْبِرْكُمْ  
فَأَتَيْنَا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُوْتَقٍ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ  
أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلَأَى تَدْفُقُ قَالَ  
أَخْبِرُونِي عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مَلَأَى تَدْفُقُ قَالَ أَخْبِرُونِي  
عَنْ نَحْلِ بَيْسَانَ الَّذِي بَيْنَ الْأَرْدُنِّ وَفَلَسْطِينِ هَلْ  
أَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا  
نَعَمْ قَالَ أَخْبِرُونِي فِي كَيْفِ النَّاسِ إِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٍ  
قَالَ فَتَزِي نَزْوَةٌ حَتَّى كَادَ قُلْنَا فَمَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا  
الذَّجَالُ وَإِنَّهُ يَدْخُلُ الْأَمْصَارَ كُلَّهَا إِلَّا طَيْبَةَ وَطَيْبَةَ  
الْمَدِينَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ  
حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنِ  
الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ۔

وہ کہنے لگا میں ”دجال“ ہوں اور دجال طیبہ کے علاوہ تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ یہ حدیث قتادہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی راویوں نے اسے بواسطہ شعبی، فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔

**خلاصۃ الباب:** ابن صیاد کا اصل نام ”صاف“ تھا اور بعض حضرات نے ”عبداللہ“ بتایا ہے وہ ایک یہودی تھا جو مدینہ کا باشندہ تھا ابن صیاد سحر یعنی جادو اور کہانت کا ماہر تھا اور اس وجہ سے اس کی شخصیت پر اسرار بن کر رہ گئی تھی وہ ایک بڑا فتنہ تھا جس میں مسلمانوں کو مبتلا کر کے ان کا امتحان لیا گیا تھا اس کے حالات بڑے مختلف تھے اسی بناء پر صحابہؓ کے درمیان بھی اس کی حیثیت کے تعین میں اختلاف تھا چنانچہ کچھ صحابہؓ کا خیال یہ تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے جس کی خبر دی گئی ہے لیکن اکثر حضرات کا کہنا یہ تھا کہ ابن صیاد وہ بڑا دجال تو نہیں ہے لیکن ان چھوٹے چھوٹے دجالوں میں سے ایک ضرور ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں شبہ میں پڑ گیا کہ ذریعہ گویا یہ بیان کیا کہ پہلے تو میں یقین رکھتا تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے لیکن اب اس نے جو دجال ہونے سے انکار کیا تو میں شک و شبہ میں پڑ گیا کہ اس کو دجال سمجھا جا سکتا ہے یا نہیں۔ علماء، محققین فرماتے ہیں کہ ابن صیاد کے بارے میں جو احادیث و روایات منقول ہیں اگرچہ ان کے درمیان اختلاف و تضاد ہے اور اس کے متعلق علماء کا کوئی متفقہ فیصلہ نہیں لیکن جس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ آپ ﷺ ہمیشہ ابن صیاد کے دجال ہونے کے خوف میں مبتلا رہے اس کی یہ توجیہ ضروری ہے کہ جب تک آپ ﷺ کو مسیح دجال کے بارے میں پورے حقائق کا علم نہیں ہوا تھا آپ ﷺ ابن صیاد کو دجال سمجھتے تھے لیکن جب تمیم داریؓ کے واقعہ سے اور وحی کے ذریعہ بھی آپ ﷺ کو یہ یقین حاصل

ہو گیا کہ دجال کون ہوگا تو آپ ﷺ پر یہ بات واضح ہو گئی کہ ابن صیاد وہ دجال نہیں ہے جو سمجھا جاتا تھا نیز دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ نہیں جاسکے گا اور اس کی اولاد نہیں ہوگی اور وہ کافر ہوگا جبکہ ابن صیاد کی اولاد تھی مدینہ میں رہتا تھا اور مکہ مکرمہ حج کرنے گیا تھا۔ ہوا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جو بادلوں کو لے کر آتی ہے کبھی تند و تیز بھی چلتی ہے تو ناگوار ہوتی ہے اس وقت دعاء مانگنے کا حکم دیا گیا ہے اس عجیب الخلق جانور نے اپنا نام جاساہ یعنی جاسوسی کرنے والا اس اعتبار سے فرمایا کہ وہ دجال کو خبریں پہنچایا کرتا تھا۔ نخل بیان ایک شیر کا نام ہے۔ ”ذمیر“ اصل میں عیسائیوں کی عبادت گاہ یعنی ”گرجا“ کو کہتے ہیں۔ لغت کی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ ”دیر“ راہبوں کے رہنے کی جگہ کو کہتے ہیں یہاں حدیث میں ”دیر“ سے مراد وہ بڑی عمارت ہے جس میں دجال تھا۔

## باب : ۷۴

## باب : ۷۴

۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا أَحْمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُدَلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُدَلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۱۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مؤمن کے لیے اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کوئی شخص اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی طاقت سے زیادہ مشقتیں اٹھانے کے باعث۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب : ۷۵

## باب : ۷۵

۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا حَمِيدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَصْرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَكْفُهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۳۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مظلوم اور ظالم بھائی کی مدد کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ظلم سے روک کر۔ یہی تیری طرف سے اسکی مدد ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب : ۷۶

## باب : ۷۶

۱۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبِهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ آتَى

۱۳۷: حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کی وہ سخت خوار و بدخلق ہو گیا۔ (کیونکہ اسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق کم ہوتا ہے) اور جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل ہو گیا اور جو حاکموں

کے دروازے پر گیا وہ فتنوں میں مبتلا ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے حسن غریب ہے، ہم اسے صرف ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَاكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۸: حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ مدد کیے جانے والے ہو اور تم لوگوں کو مال و دولت عطا کیا جائے گا اور تمہارے ذریعے بمالک فتح ہوں گے۔ لہذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب: ۷۷

## باب: ۷۷

۱۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ ذَنَا شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ وَحَمَّادِ سَمِعُوا أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِئْتَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفَرُهَا الصَّلَاةُ وَالصُّومُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنْ عَنِ الْفِئْتَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْفَتَحُ أَمْ يَكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ إِذَا لَا يُغْلَقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو وَائِلٍ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْبَابِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ فتنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کو کون بخوبی بیان کر سکتا ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا ”میں“ پھر حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ کس شخص کے لیے اس کے اہل و عیال مال اور اس کا پڑوسی فتنہ ہیں۔ (یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی میں نقص رہ جاتا ہے۔) اور ان فتنوں کا کفارہ نماز، روزہ صدقہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس فتنے کے متعلق نہیں پوچھ رہا۔ میں تو اس فتنے کی بات کر رہا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح اٹھے گا۔ (حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا امیر المؤمنین آپ کے اور اس عظیم فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، کیا وہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔ حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا توڑا جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تو پھر وہ قیامت تک دوبارہ بند نہیں ہوگا۔ ابو وائل اپنی حدیث میں حماد کا یہ قول بھی نقل کرتے ہیں کہ میں نے مسروق سے کہا

کہ حدیفہ سے پوچھئے کہ وہ دروازہ کیا ہے۔ حضرت حدیفہ نے فرمایا کہ وہ حضرت عمرؓ کی ذات ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## باب : ۷۸

۱۳۰: حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے ہم کل نو آدمی تھے جن میں سے پانچ عربی اور چار عجمی یا اس کے برعکس۔ آپ نے فرمایا سنو کیا تم لوگوں نے سنا کہ میرے بعد ایسے حاکم اور امراء آئیں گے کہ اگر کوئی شخص ان کے دربار میں جائے گا اور ان کے جھوٹے ہونے کے باوجود تصدیق کرے گا اور ان کی ظلم پر اعانت کرے گا تو اس کا مجھ سے کوئی متعلق نہیں اور نہ ہی وہ میرے حوض (کوثر) پر آئے گا۔ ہاں جو شخص ان حکام کے پاس نہیں جائے گا، ان کی ظلم پر اعانت نہیں کرے گا اور ان کے جھوٹ بولنے کے باوجود ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ وہ مجھ سے اور میں اس سے وابستہ ہوں اور وہ شخص میرے حوض پر آسکے گا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مسعر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہارون یہ حدیث محمد بن عبد الوہاب سے وہ سفیان سے وہ ابو حصین سے وہ شعبی سے وہ عاصم عدوی سے وہ کعب بن عجرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر ہارون، محمد و سفیان وہ زبیر وہ ابراہیم سے (یہ ابراہیم نخعی نہیں) وہ کعب بن عجرہ اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مسعر ہی کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت حدیفہ اور ابن عمر سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ہاتھ میں انگارہ پکڑے والے کی طرح تکلیف میں مبتلا ہوگا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ عمر بن شاکر بصری ہیں۔ ان سے کئی اہل علم احادیث نقل کرتے

## باب : ۷۸

۱۳۰: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ الْيَنَابِئُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةَ خَمْسَةَ وَأَرْبَعَةَ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْأَخْرَمِ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ إِسْمَعُؤُا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكُذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظَلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بَوَارِدٌ عَلَى الْحَوْضِ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعْنَهُمْ عَلَى ظَلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكُذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَى الْحَوْضِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مِسْعَرٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ هَارُونُ وَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ عَاصِمِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ هَارُونُ وَثَنِي مُحَمَّدُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَلَيْسَ بِلَتَّحِي عَنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مِسْعَرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَدِيفَةَ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۳۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَرَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ الشَّدِيدِ الْكُوفِيِّ نَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ

ہیں۔

الْعِلْمُ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

باب : ۷۹

باب : ۷۹

۱۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ چند بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا میں تمہیں اچھوں اور بُروں کے متعلق بتاؤں۔ لوگ خاموش رہے تو آپ نے یہی سوال تین مرتبہ دہرایا تو ایک شخص نے عرض کیا ”ہاں“ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بُرے بھلے کی خبر دیجئے۔ فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے لوگ بھلائی کی امید رکھیں اور اس کے شر سے بے خوف ہوں جبکہ بدترین شخص وہ ہے جس سے نیکی کی کوئی امید نہ ہو بلکہ اس کے شر سے بھی لوگ محفوظ نہ ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى أَنَسِ بْنِ جُلُوسٍ فَقَالَ لَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ كُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرٍ نَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيَوْمٌ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يَوْمٌ شَرُّهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

باب : ۸۰

باب : ۸۰

۱۳۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میری امت کے لوگ اکڑا کر چلیں گے اور بادشاہوں کی اولاد (یعنی مفتوحہ علاقوں کے بادشاہوں کی اولاد جو مسلمانوں کی غلام ہوگی) ان کی خدمت کرے گی یعنی فارس و روم کی اولاد تو ان کے نیک لوگوں پر ان کے بدترین لوگ مسلط کر دیے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو ابو معاویہ بھی یحییٰ بن سعید انصاری سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ نَارِيذُ بْنُ حَبَابٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطِيطِيَاءُ وَخَدَمَهَا أَبْنَاءُ الْمَلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سَلَطَ شَرُّهَا عَلَى خَيْرِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ.

۱۳۴: ہم سے یہ حدیث محمد بن اسماعیل نے ابو معاویہ کے حوالے سے انہوں نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار کے انہوں نے ابن عمرؓ اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کی ہے۔ جبکہ ابو معاویہ کی یحییٰ بن سعید سے مرسل عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے منقول حدیث کی کوئی اصل نہیں۔ مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ ہی کی ہے۔ مالک بن انس بھی یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے مرسل نقل کرتے ہیں اور اس میں عبد اللہ بن دینار کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۳۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُ لِحَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَصْلَ إِنَّمَا الْمَعْرُوفُ حَدِيثُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۳۵: حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی

۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ

برکت سے ایک فتنے سے بچایا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ جب کسری ہلاک ہوا تو آپ نے پوچھا: اس کا خلیفہ کسے بنایا گیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کی بیٹی کو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جن پر کوئی عورت حکمرانی کرتی ہو۔ ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عائشہؓ بصرہ آئیں تو مجھے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد یاد آ گیا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی معیت سے بچالیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

نَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَصْمَى اللَّهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرَى قَالَ مَنْ اسْتَخْلَفُوا قَالُوا ابْنَتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ إِمْرَأَةٌ قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَائِشَةَ بِغَيْرِ الْبَصْرَةِ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَى اللَّهُ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶: حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں تم لوگوں کے بہترین اور بدترین حکام کا نہ بتاؤں۔ اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو گے اور وہ تم سے محبت کریں گے۔ تم ان کے لیے دعا کرو گے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں گے اور تمہارے برے حاکم وہ ہوں گے جن سے تمہیں بغض ہوگا اور وہ تم سے بغض رکھیں گے تم ان پر لعنت بھیجو گے اور وہ تم پر لعنت بھیجیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو محمد بن حمید کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔ محمد کو حفظ کے بارے میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَمْرٍ أَنْكُمْ وَشَرِّهِمْ وَخَيْرُهُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتَدْعُونَ لَهُمْ وَيَدْعُونَ لَكُمْ وَشَرُّ أَمْرٍ أَنْكُمْ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدٍ يُضَعَّفُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۳۷: حضرت ام سلمہؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا میری امت میں عنقریب ایسے حاکم آئیں گے جنہیں تم (اچھے اعمال کی وجہ سے) پسند بھی کرو گے اور (بغض کو برے اعمال کی وجہ سے) ناپسند۔ پس جوان کے منکرات کو ناپسند کرے گا وہ بری الذمہ ہے اور جوان کے منکرات کو برا جانے کا وہ ان کے گناہ میں شریک ہونے سے بچ جائے گا۔ لیکن جو شخص ان سے رضامندی ظاہر کرے گا اور ان

۱۳۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَبَّأَةَ بِنِ مِحْصَنَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدِ بَرَّيْ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدِ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقَبِيلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

کا ساتھ دے گا وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ؛ کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ فرمایا ”نہیں“ جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے حکمران اچھے لوگ

۱۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَلَا شَقْرْنَا يُؤْنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا نَا صَالِحُ الْمُرِّي عَنِ

ہوں تمہارے مالدار سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہمی مشورہ سے طے ہوں تو زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اور جب تمہارے حاکم شریروگ ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں تو اس وقت زمین کا بطن تمہارے لیے اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے۔ (یعنی مرجانا) یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں۔ صالح کی احادیث غریب ہیں اور ان میں کوئی بھی اس کی اتباع نہیں کرتا اور وہ نیک آدمی ہے۔

### باب : ۸۱

۱۴۹: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی اس کام کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دے جس کے کرنے کا حکم ہے تو ہلاک ہوا۔ پھر وہ زمانہ آئے گا کہ اگر کوئی حکم کئے گئے کام کا دسواں حصہ بھی ادا کرے گا نجات پائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف نعیم بن حماد کی روایت سے جانتے ہیں جو سفیان بن عیینہ سے روایت کی گئی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ذرؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا فتنوں کی زمین اس طرف ہے اور مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جہاں سے شیطان کا سینگ یا فرمایا سورج کا سینگ نکلتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے۔ انہیں کوئی نہیں روک سکے گا یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب ہوں گے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

تَسْعِيدُ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ أَمْرَاءُ كُمْ خِيَارُكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءُ كُمْ وَأُمُورُكُمْ سُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهَرُ الْأَرْضُ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَتْ أَمْرَاؤُكُمْ شِرَارُكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخْلَاءُ كُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَاءِ كُمْ قَبِطُنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ الْمُرِّيِّ وَصَالِحِ فِي حَدِيثِهِ غَرَائِبٌ لَا يَتَابِعُ عَلَيْهَا وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ.

### باب : ۸۱

۱۴۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ نَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مِنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرًا مَا أَمْرٌ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مِنْ عَمَلٍ مِنْهُمْ بَعْشَرًا مَا أَمْرٌ بِهِ نَجَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ نَعِيمِ بْنِ حَمَادٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ.

۱۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ هُنَا أَرْضُ الْفِتَنِ وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ دُرَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ فَلَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ تَنْصَبُ بِأَيْلِيَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.



خلاصۃ الایمان : مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اپنے آپ کو ذلت سے بچانا چاہئے (۲) ظالم کو ظلم سے روکنا اس کی مدد کرنے کے مترادف ہے (۳) شہر میں تہذیب و تمدن ہوتا ہے اور علم حاصل کرنے کے مواقع میسر آتے ہیں اس کے برعکس دیہات میں تعلیم حاصل کرنے کا کوئی موقع نہیں ہوتا اس لئے آدمی بدخلق ہو جاتا ہے (۴) حکام کے پاس جانا فتنہ سے خالی نہیں اس لئے سلف صالحین امراء و حکام کے پاس جانے سے بہت احتراز کرتے تھے (۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات فتنوں کے لئے رکاوٹ تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو فتنے پھوٹ نکلے (۶) سخت فتنے کے زمانہ میں دین پر چلنا بہت مشکل ہے جس کی پیشین گوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی وہ دور آ گیا ہے کہ آج کے دور میں دین پر چلنا بھی مشکل ہے (۷) بیوی بچے مال اور پڑوسی فتنہ "ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ بیوی بچوں کی وجہ سے بعض اوقات خلاف شریعت کام کر بیٹھتا ہے یا ان کی وجہ سے پریشانی اور غم لاحق ہوتا ہے اور کبھی مال غلط طریقہ سے حاصل کرتا ہے اور اس کو بے جا خرچ کر دیتا ہے اور ہمسایہ کی طرح بننے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی یہ تمنا کرتا ہے کہ پڑوسی کا مال چھین جائے جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے تو نماز روزہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کفارہ ہو جاتے ہیں (۸) اس دور میں پریشانی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ تمام معاملات عورتوں کے سپرد ہیں (۹) ظالم حکام کی ہاں میں ہاں ملانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری کا سبب ہے اس کی وجہ سے سخت پیاس اور گھبراہٹ والے دن حوض کوثر سے محرومی کا سبب ہے۔

## أَبْوَابُ الرُّؤْيَا

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَوَابُ كَمَا مَتَعَلَّقُ

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۸۲: باب اس بارے میں کہ مومن کا خواب

۸۲: بَابُ أَنْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ

نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے

سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ

۱۵۲: حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب زمانہ قریب ہو جائے گا (یعنی قیامت کے قریب) تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور سچا خواب اسکا ہوتا ہے جو خود سچا ہو۔ اور مسلمان کا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک ہے۔ پھر خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ پس ایک تو اچھے خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں دوسرے وہ جو شیطان کی طرف سے غم میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اور تیسرے وہ خواب جو انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ وہی نیند میں تصور ہو جاتے ہیں۔ پس اگر تم میں سے کوئی خواب میں ایسی چیز دیکھے جسے وہ پسند نہ کرتا ہو تو کھڑا ہو کر تھوک دے اور لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔ پھر آپ نے

۱۵۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدَ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَّبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبٌ وَأَصْدُ فَهُمْ رُؤْيَا أَصْدُ فَهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِينِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتَفَلَّحْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَ أَحَبُّ الْقَيْدِ فِي النَّوْمِ وَ أَكْرَهُ الْعَلَلِ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

فرمایا کہ میں خواب میں زنجیر دیکھنا پسند کرتا ہوں کیونکہ اسکی تعبیر دین پر ثابت قدم رہنا ہے جبکہ گلے میں ڈالے جانے والے لوط کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عوف بن مالک رضی اللہ

۱۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي رَزِينِ الْعَقِيلِيِّ وَ أَنَسِ وَ أَبِي

عنه اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔  
حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔

۸۳: باب نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

۱۵۴: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی ہیں اور اب میرے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں کیلئے باعث رنج ہوئی تو آپ نے فرمایا لیکن بشارتیں (باقی ہیں) صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بشارتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، حذیفہ بن اسید، ابن عباس اور ام کرزہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے یعنی مختار بن فلفل کی روایت سے۔

۱۵۵: عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص نے ابو درداء سے اس آیت کے متعلق پوچھا ”لَهُمُ الْبُشْرَى.....“ (ان کے لیے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے) تو آپ نے فرمایا کہ جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ہے تمہارے علاوہ صرف ایک شخص نے مجھ سے اس کے متعلق دریافت کیا ہے اور جب میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اس کے متعلق پوچھا ہے۔ مراد نیک خواب ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا فرمایا کہ اسے دکھایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کے وقت دیکھی جانے والی خوابیں زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔

۱۵۷: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبادہ بن صامیت رضی اللہ عنہ سے یہ خبر ملی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے

سَعِيدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عَمْرٍو حَدِيثُ عِبَادَةَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۸۳: بَابُ ذَهَبِ النَّبُوءَةِ وَبَقِيَّتِ الْمُبَشِّرَاتِ

۱۵۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوءَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيٍّ قَالَ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لَكِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتِ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النَّبُوءَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَذِيفَةَ ابْنِ أَبِي سَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ كُرَيْزٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ.

۱۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ (لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرَكَ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْدُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرَكَ مِنْدُ أَنْزَلْتُ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةَ الصَّامِتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ كُدْرَاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ.

۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

ابو سلمة قال بُنْتُ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ  
تَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا  
الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تُرَى لَهُ قَالَ حَرْبٌ فِي  
حَدِيثِهِ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ” لَهُمُ  
الْبُشْرَى “ کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا یہ مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا  
جاتا ہے۔ حرب اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ ہم سے یحییٰ نے  
بیان کیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

**خلاصۃ الباب :** روایا (خواب) بھی یعنی وہ بات جو انسان نیند میں دیکھے۔ محققین فرماتے ہیں کہ  
خواب تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) محض خیال کہ وہ دن بھر انسان کے دل و دماغ پر جو باتیں چھائی رہتی ہیں وہ خواب بن کر  
مشکل ہو کر نمودار ہو جاتی ہیں (۲) خواب شیطانی اثرات کا عکاس ہوتا ہے مثلاً ڈراؤ نے خواب نظر آتے ہیں (۳) وہ خواب ہے  
جو من جانب اللہ بشارت اور بہتری کو ظاہر کرتا ہے اس طرح خواب کو روایا صالحہ (اچھا خواب) کہلاتی ہے۔ اس حدیث میں اچھے  
خواب کو نبوت کے چھیا لیسویں حصوں میں ایک حصہ فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بہترین خواب علم نبوت کے اجزاء اور  
حصوں سے میں ایک جزو اور حصہ ہے اور ظاہر ہے کہ علم نبوت باقی ہے تو اس کا حصہ بھی باقی ہے اگرچہ نبوت باقی نہیں اور اس عدد  
سے متعین عدد (کنتی) مراد نہیں بلکہ کثرت مراد ہے۔

۸۴: باب نبی اکرم ﷺ کے اس قول کے

بارے میں کہ جس نے خواب میں مجھے

دیکھا بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا

۱۵۸: حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی  
دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل و صورت میں نہیں آسکتا۔  
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو قتادہ، ابن عباس، ابو  
سعید، جابر، انس، ابو مالک، انس، ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم، بواسطہ اپنے  
والد، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی  
احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵: باب اس بارے میں کہ اگر خواب میں

کوئی مکروہ چیز دیکھے تو کیا کرے

۱۵۹: حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
اچھے خواب اللہ تعالیٰ جبکہ برے خواب شیطان کی طرف سے

۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدَرَأَى

۱۵۸: حَدَّثَنَا بُسْدَارُ نَاعِبُ الدَّرَّحَمِيِّ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي  
الْمَنَامِ فَقَدَرَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي وَفِي الْبَابِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ  
وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي  
بَكْرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۵: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا رَأَى فِي

الْمَنَامِ مَا يَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ

۱۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا مِنْ

ہوتے ہیں۔ پس اگر تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھو کے اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، ابوسعیدؓ، جابرؓ، اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۸۶: باب خواب کی تعبیر کے بارے میں

۱۶۰: حضرت ابورزین عقیلیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اور یہ کسی شخص کیلئے اس وقت تک پرندے کی مانند ہے جب تک وہ اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔ اگر اس نے بیان کر دیا تو گویا کہ وہ اڑ گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اپنا خواب کسی عظیم یادوست کے سامنے ہی بیان کرو۔

۱۶۱: ابورزین عقیلیؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک ہے اور یہ کس شخص کے لیے اس وقت تک پرندے کی مانند ہوتا ہے جب تک اسے وہ کسی سے بیان نہیں کرتا۔ اگر وہ بیان کر دیتا ہے تو اس کی بیان کردہ تعبیر واقع ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔ حماد بن سلمہ، یعلی بن عطاء سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کعب بن حدس سے روایت ہے جبکہ شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم، یعلی بن عطاء اور وہ کعب بن حدس سے نقل کرتے ہیں۔

### ۸۷: باب

۱۶۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خواب تین قسم کے ہیں ایک سچا خواب ہوتا ہے، ایک خواب انسانی خیالات ہوتے ہیں اور ایک خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس جو برا خواب دیکھے وہ اٹھے اور نماز پڑھے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خواب میں زنجیر کا دیکھنا

اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

۱۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَاَنَا شُعْبَةَ أَحْبَرِيٍّ يَبْعَلَى بِنُ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا لِبَيْنَا أَوْ حَبِيْبًا.

۱۶۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةَ عَنْ يَبْعَلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ غُدْسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو رَزِينٍ الْعُقَيْلِيُّ اسْمُهُ لَقِيْطُ بْنُ عَامِرٍ وَرَوَى حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَبْعَلَى بْنِ عَطَاءٍ فَقَالَ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَهَشِيمٌ عَنْ يَبْعَلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ غُدْسٍ وَهَذَا أَصَحُّ.

### ۸۷: بَابُ

۱۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي غُبَيْدٍ اللَّهِ السَّلِيمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلَ بِهَا نَفْسَهُ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ

پسند ہے جبکہ طوق کو میں پسند نہیں کرتا۔ اس لئے کہ زنجیر دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خواب صرف کسی عالم یا ناصح کے سامنے ہی بیان کرو۔ اس باب میں حضرت انسؓ، ابو بکرؓ، ام علاءؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، جابرؓ، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۸۸: باب جھوٹا خواب بیان کرنا

۱۶۳: حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے تو قیامت کے دن اسے دو جو کے دانوں کو گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔

۱۶۴: تہیہ، ابو عوانہ وہ عبد الاعلیٰ وہ ابو عبد الرحمن سلمی سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، ابو شریحؓ اور وائلہ بن اسحقؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے قیامت کے دن دو جو کے دانوں میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔ اور وہ ہرگز ان میں گرہ نہیں لگا سکے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

### ۸۹: باب

۱۶۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا کہ ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پیا اور جو باقی بچا وہ عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اسکی

فَمَنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يَقُولُ يَفْعَلُنِي الْقَيْدَ وَآكْرَهُ الْعُلَّ الْقَيْدَ ثَابِتٌ فِي الدِّينِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فَإِنِّي أَنَا هُوَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي وَكَانَ يَقُولُ لَا تَقْصُ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَا صِحِّحَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَكْذِبُ فِي حُلْمِهِ

۱۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كُفِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيرَةٍ.

۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شَرِيحٍ وَوَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَهَذَا أَصْحَحُ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۱۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُفِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَعْقَدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقَدَ بَيْنَهُمَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

### ۸۹: بَابُ

۱۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَاتِمٌ إِذْ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضَلُّي عُمَرَ

کیا تعبیر ہوئی۔ آپ نے فرمایا ”علم“۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابو بکرہؓ، ابن عباسؓ، عبد اللہ بن سلامؓ، خزیمہؓ، طفیل بن سحمرہؓ، سرہؓ، ابوامامہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث صحیح ہے۔

## ۹۰: باب

۱۶۷: حضرت ابوامامہ بن اسہل بن حنیفؓ بعض صحابہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کرتے پہن رکھے ہیں۔ کسی کا کرتہ پستانوں تک اور کسی کا اس سے نیچے تک ہے۔ آپ نے فرمایا پھر حضرت عمرؓ میرے سامنے پیش کئے گئے تو (میں نے کیا دیکھا کہ) ان پر ایک قمیص ہے جسے وہ گھسیٹ رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”دین“۔

۱۶۸: عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن کیسان سے وہ زہری سے وہ ابوامامہ سے وہ ابوسعید خدریؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

بُنُّ الْحَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوْلَتْهُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَخَزِيمَةَ وَالطَّفِيلِ بْنِ سَحْمَرَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَجَابِرِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

## ۹۰: بَاب

۱۶۷: حَدَّثَنَا الْحَسِينُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرِيرِيُّ الْبَلْخِيُّ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَيْنَا أَنَا نِثْمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ قَالُوا فَمَا أَوْلَتْهُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْدِينُ.

۱۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِيُّ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ.

**خلاصہ الباب:** ایک مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے گویا عالم

بیداری میں دیکھا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ صحابی بن گیا۔ دوسرا مطلب یہ کہ اپنے زمانے کے لوگوں کے لئے فرمایا کہ میرے زمانہ میں جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ ہجرت کی توفیق عطا فرمائے گا تاکہ وہ مجھ سے آکر ملے۔ تیسرا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب سچا ہے کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ (۲) خواب عقلمند اور نیک عالم شخص کے سامنے بیان کرنا چاہئے ہر ایک کو نہ بتائے نیز اگر برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا (۳) جھوٹا خواب لوگوں سے بیان کرنے پر سخت وعید بیان فرمائی ہے (۴) دودھ پینا اس کی تعبیر علم سے کی ہے۔ (۵) قمیص پہننے ہوئے خواب میں دیکھنا اس کی تعبیر دین کی پابندی سے کی ہے۔

۹۱: باب نبی اکرم ﷺ کا میزان

اور ڈول کی تعبیر بتانا

۱۶۹: حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے پوچھا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا جی ہاں میں نے دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک ترازو اتارا گیا ہے پھر آپؓ اور ابو بکرؓ کا وزن کیا گیا۔ آپؓ زیادہ وزنی تھے۔ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کا وزن کیا گیا تو ابو بکرؓ بھاری تھے۔ پھر عمرؓ اور عثمانؓ کا وزن کیا گیا تو عمرؓ بھاری تھے پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ خواب سننے کے بعد ہم نے آپؓ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے ورقہ بن نوفل کے متعلق پوچھا گیا تو خدیجہؓ نے عرض کیا کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان (نبوت) سے پہلے وہ انتقال کر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وہ خواب میں دکھائے گئے تو ان کے بدن پر سفید رنگ کے کپڑے تھے اگر وہ دوزخی ہوتے تو کسی اور رنگ کے کپڑے ہوتے۔ یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبد الرحمن محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۷۱: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے نبی اکرمؓ کے ابو بکرؓ کو خواب میں دیکھنے کے متعلق فرمایا چنانچہ آپؓ نے فرمایا میں نے بہت سے لوگوں کو ایک کنوئیں پر جمع ہوتے ہوئے دیکھا پھر ابو بکرؓ نے ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کریں گے۔ پھر عمرؓ گھر سے ہوئے اور ڈول نکالا تو وہ بہت بڑا ہو گیا۔ پھر میں نے کسی پہلوان کو ان کی طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر اپنی آرام گاہوں میں چلے گئے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن

۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمِيزَانِ وَالذَّلْوِ

۱۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَزَنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوَزَنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوَزَنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رَفَعَ الْمِيزَانَ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا يُونُسُ بْنُ بَكَيْرٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ غُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ إِنَّهُ كَانَ صَدَقَكَ وَأَنَّه مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ.

۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ فِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْرِيًّا يَفْرِئُ فَرِيئَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ



عمر کی روایت سے صحیح غریب ہے۔

ابن عمر۔

۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں ایک سیاہ قام عورت کو دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے وہ مدینہ سے نکلی اور بٹھکیجی یعنی جھکے کے مقام پر جا کر ٹھہر گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ ایک و باء مدینہ طیبہ میں آئے گی جو جھکے سے نقل ہو جائے گی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوْلَتْهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةَ يُنْقَلُ إِلَى الْجُحْفَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۷۳: حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں مؤمن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور سب سے سچا خواب اس کا ہوتا ہے جو خود سچا ہوتا ہے۔ خواب کی تین قسمیں ہیں۔ نیک خواب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے دوسری قسم انسان کے خیالات ہیں۔ تیسری قسم شیطانی خواب ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں زنجیر دیکھنا پسند ہے اور طوق کا دیکھنا ناپسند کرتا ہوں اس لیے کہ زنجیر دیکھنے کی تعبیر دین پر ثابت قدم رہنا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کا چھالیساواں حصہ ہے۔ عبد الوہاب ثقفی یہ حدیث ایوب سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں جبکہ حماد بن زید اسے ایوب ہی سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۱۷۳: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَاذُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذُوبٌ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقَهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا فَلَا تِ الْحَسَنَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا وَلْيَتَمَّ فَلْيَصَلِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَفْجِنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُهُ الْغُلُّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا وَرَوَى حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَوَقَفَهُ.

۱۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ مجھے انہوں نے فکر میں ڈال دیا۔ پھر مجھ پر وحی کی گئی کہ ان دونوں کو پھونک ماروں۔ پس میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ پھر میں نے ان کی تعبیر کی کہ میرے بعد دو کذاب (جھوٹے) نکلیں گے۔ ایک کا نام مسیلہ ہوگا جو یمامہ سے

۱۷۴: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ ابْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانٍ فِي يَدَيَّ سَوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمْنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوْلَتْهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي يُقَالُ لَا حِدَهُمَا مُسَيْلَمَةٌ

نکلے گا اور دوسرا عیسیٰ جو صنعاء سے نکلے گا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آج کی رات خواب میں ایک بادل دیکھا جس سے کھی اور شہد نیک رہا ہے اور لوگ ہاتھوں سے لے کر پی رہے ہیں۔ کچھ زیادہ لیتے ہیں اور کچھ کم اور ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک متصل ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ آپ کے بعد ایک شخص نے اسے پکڑا اور اوپر گیا۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی مگر وہ اس کے لیے جوڑ دی گئی اور وہ بھی چڑھ گیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا اے اللہ! کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم مجھے اسکی تعبیر بتانے دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ”بتاؤ“۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا بادل سے مراد اسلام ہے اور اس سے برسنے والا کھی اور شہد قرآن مجید کی نرمی اور مٹھاس ہے۔ زیادہ اور کم حاصل کرنے والوں سے قرآن پاک سے زیادہ اور کم نفع حاصل کرنے والے لوگ مراد ہیں۔ آسمان سے زمین تک متصل رسی دین جس پر آپ ہیں آپ نے اسے اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اسے اختیار کرے گا وہ بھی بلند ہوگا۔ پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا۔ پھر ایک شخص اور پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا۔ پھر ایک اور شخص پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائیگی۔ پھر اس کیلئے ملائی جائے گی اور وہ بھی بلند ہو جائے گا۔ یا رسول اللہ ﷺ بتائیے میں نے صحیح تعبیر کی یا غلط کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ میں خطا واقع ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ کی قسم دیتا ہوں کہ میری غلطی کی اصلاح کیجئے۔ آپ نے فرمایا ”قسم نہ دو“۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَيْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۷۵: حَدَّثَنَا الْحَسِينُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطَفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقْفُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَأَلْمُسْتُ كَثِيرًا وَالْمُسْتَقْفِلُ وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَأَصْلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوَتْ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابِي أَنْتَ وَآمِي وَاللَّهِ لَتَدْعُنِي أُعْبِرُهَا فَقَالَ أَغْبِرُهَا فَقَالَ أَمَا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَا مَا يَنْطَفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهَذَا الْقُرْآنُ لَيْبُهُ وَخَلَاوَتُهُ وَأَمَا الْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقْفِلُ فَهُوَ الْمُسْتَكْبِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقْفِلُ مِنْهُ وَأَمَا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِهِ فَيُعَلِّبُكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بَعْدَهُ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ آخَرَ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ فَيَعْلُو بِهِ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ لَتَحَدِّثَنِي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا قَالَ أَفَسَمْتُ بَابِي أَنْتَ وَآمِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْبِرَنِي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفْسِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۷۶: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتے کہ کیا کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عوف اور جریر بن حازم سے بھی بواسطہ ابورجاء منقول ہے۔ ابورجاء سمرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ بندار بھی وہب بن جریر سے یہی حدیث مختصراً نقل کرتے ہیں۔

۱۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِنَا الصُّبْحِ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بَوَّجْهِهِ وَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ عَوْفٍ وَجَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةٍ طَوِيلَةٍ وَهَكَذَا رَوَى لَنَا بِنْدَارٌ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ مُخْتَصَرًا.

**خلاصۃ الباب:** باب کی پہلی حدیث میں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت اور ان کی قوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھائی گئی (۲) درقہ بن نوفل کی وفات حالتِ اسلام میں ہوئی تھی اس لئے اچھی حالت میں دکھائے گئے۔

## أَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گواہوں کے متعلق

نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱۷۷: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے متعلق نہ بتاؤں وہ ایسے گواہ ہیں جو طلب شہادت سے پہلے گواہی دیتے ہیں۔ احمد بن حسن، عبد اللہ بن مسلمہ سے اور وہ مالک سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر راوی انہیں عبد الرحمن بن ابی عمرہ کہتے ہیں اور مالک کے یہ حدیث نقل کرنے میں اختلاف کرتے ہیں چنانچہ بعض ابی عمرو سے اور بعض ابن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں ان کا نام عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری ہے اور یہی ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ اس لئے کہ مالک کے علاوہ بھی کئی راوی عبد الرحمن بن ابی عمرو انصاری ہی کہتے ہیں۔ وہ زید بن خالد سے اس کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ وہ بھی صحیح ہیں۔ ابو عمرہ، زید بن خالد جہنی کے مولیٰ ہیں ان کی ایک حدیث یہ بھی ہے جس میں غلول کا ذکر ہے۔ یہ ابی عمرہ سے منقول ہے۔

۱۷۸: حضرت زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین گواہ وہ ہیں جو گواہی طلب کرنے سے پہلے گواہی دیتے ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۷۷: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ حَزْمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَخْبِرْكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكِ بِهِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَكْثَرُ النَّاسِ يَقُولُونَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ وَاخْتَلَفُوا عَلَى مَالِكٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ صَحِيحٌ أَيْضًا وَأَبُو عَمْرَةَ هُوَ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ وَلَهُ حَدِيثُ الْغُلُولِ لِأَبِي عَمْرَةَ.

۱۷۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ ابْنُ أَرْهَرِ السَّمَانِ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنِي أَبِي بَنِي عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ قَالَ ثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمِ ثَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ ثَنِي خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ نَابِتِ

ثَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ثَبِي زَيْدُ بْنُ خَالِدِ  
الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ خَيْرُ الشَّهَدَاءِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن مرد و عورت کی گواہی یا کسی ایسے مرد و عورت کی گواہی جن پر حد جاری ہو چکی ہو، یا کسی دشمن کی گواہی یا ایسے شخص کی گواہی جو ایک مرتبہ جھوٹا ثابت ہو چکا ہے یا کسی کے ملازم کی اس کے حق میں گواہی اور ولاء یا قرابت میں تہمت زدہ کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ یعنی ان تمام مذکورہ اشخاص کی گواہی قابل قبول نہیں فرماری کہتے ہیں کہ قانع سے مراد تابع ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن زیاد دمشقی کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ پھر یہ حدیث ان کے علاوہ کوئی راوی بھی زہری سے نقل نہیں کرتے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے ہمیں اس حدیث کے مفہوم کا علم نہیں اور میرے نزدیک اسکی سند بھی صحیح نہیں۔ اہل علم کا عمل اس طرح ہے کہ قریب کی قریب کے لیے شہادت جائز ہے۔ ہاں باپ کی بیٹے کے لیے شہادت میں اختلاف ہے۔ اس طرح بیٹے کی باپ کے لیے۔ پس اکثر علماء ان دونوں کی ایک دوسرے کے لیے شہادت کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ لیکن بعض اہل علم اس کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ وہ دونوں عادل ہوں۔ پھر بھائی کی بھائی کیلئے شہادت اور قرابت داروں کی آپس میں شہادت کے متعلق علماء میں کوئی اختلاف نہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ کسی دشمن کی کسی پر شہادت کسی صورت بھی جائز نہیں اگرچہ گواہ عادل ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کی دلیل عبد الرحمن سے منقول حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب عداوت کی گواہی جائز نہیں۔

۱۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْمَعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ  
يَزِيدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ مَشْقِيٍّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلَا  
مَجْلُودَةٍ وَلَا ذِي عَمْرٍ لِأَخِيهِ وَلَا مُحْرَبٍ شَهَادَةَ وَلَا  
الْقَانِعِ أَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَلِيمٍ فِي وِلَايَةٍ وَلَا قَرَابَةٍ قَالَ  
الْفَزَارِيُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ  
حَدِيثِ يَزِيدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ مَشْقِيٍّ وَيَزِيدُ يُضَعَّفُ فِي  
الْحَدِيثِ وَلَا يُعْرَفُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ  
إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا  
نَعْرِفُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ عِنْدَنَا مِنْ قَبْلِ  
إِسْنَادِهِ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا أَنَّ شَهَادَةَ  
الْقَرِيبِ جَائِزَةٌ لِقَرَابَتِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي شَهَادَةِ  
الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَالْوَلَدِ لِلْوَالِدِ فَلَمْ يُجْزِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ  
شَهَادَةَ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَا الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ  
الْعِلْمِ إِذَا كَانَ عَدْلًا فَشَهَادَةُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ جَائِزَةٌ  
وَكَذَلِكَ شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَمْ يَخْتَلَفُوا فِي شَهَادَةِ  
الْآخِ لِأَخِيهِ أَنَّهَا جَائِزَةٌ وَكَذَلِكَ شَهَادَةُ كُلِّ قَرِيبٍ  
لِقَرَابَتِهِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى  
الْآخِرِ وَإِنْ كَانَ عَدْلًا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عِدَاوَةٌ وَذَهَبَ  
إِلَى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ خِيَانَةٍ يَعْنِي  
صَاحِبِ عِدَاوَةٍ وَكَذَلِكَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حَيْثُ قَالَ  
لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ عَمْرٍ يَعْنِي صَاحِبِ عِدَاوَةٍ.

۱۸۰: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی، جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ مسلسل فرماتے ہیں یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱: حضرت ایمن بن خریمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو جھوٹی گواہی۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: ”فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ“ یعنی بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے پرہیز کرو۔ اس حدیث کو ہم صرف سفیان بن زیاد کی روایت سے جانتے ہیں اور ان سے نقل کرنے میں اختلاف ہے۔ پھر ایمن بن خریمؓ کا مجھے علم نہیں کہ ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے یا نہیں۔

۱۸۲: حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے زمانے کے لوگ سب سے بہتر ہیں پھر ان کے بعد والے زمانے والے پھر ان کے بعد والے اور پھر ان کے بعد والے یعنی تین زمانوں کے متعلق فرمایا۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بزرگی کو پسند کریں گے اور اسی کو دوست رکھیں گے (یعنی بڑے کہلوانا پسند کریں گے) اور طلب کیے بغیر گواہی دینے کے لیے موجود ہوں گے۔ یہ حدیث اعمش کی علی بن مدرک سے روایت سے غریب ہے۔ اعمش اس سند سے روایت کرتے ہیں کہ اعمش، ہلال بن یساف سے اور وہ عمران بن حصینؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۳: ہم سے روایت کی ابوعمار حسین بن حریش نے انہوں

۱۸۰: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَابِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا أُشْرَاكَ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ فَاتِكِ بْنِ فَصَّالَةَ عَنْ أَيْمَنِ بْنِ خُرَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيئًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ إِشْرَاكَ بِاللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَقَدْ اختلفوا فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَلَا نَعْرِفُ لِأَيْمَنِ بْنِ خُرَيْمٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ قَوْلِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَجِيئُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُونَ وَيُحِبُّونَ السَّخَنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ وَأَصْحَابِ الْأَعْمَشِ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ.

۱۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ خُرَيْبٍ نَا وَكَيْعٌ

نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔ یہ محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث سے وہ گواہ مراد ہیں جو بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دینے کیلئے تیار ہوں گے۔ محدثین کہتے ہیں کہ اس کا بیان عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ کہ سب زمانوں میں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر ان سے متصل پھر ان سے متصل اور پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص سے گواہی طلب نہیں جائے گی۔ اور وہ از خود گواہی دے گا۔ اسی طرح قسم طلب کیے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور اس حدیث کا مطلب کہ بہترین گواہ وہ ہیں جو بن بلائے گواہی دیں۔ یہ ہے کہ جب کسی انسان سے شہادت طلب کی جائے تو بلا تامل گواہی دے۔ بعض اہل علم کے نزدیک حدیث مبارکہ کی توجیہ یہ ہے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصْحَحُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يُعْطَوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُواهَا إِنَّمَا يَعْنِي شَهَادَةَ الزُّورِ يَقُولُ شَهَادَةٌ أَحَدُهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَشْهَدَ وَبَيَّانٌ هَذَا فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكُذْبُ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفُ الرَّجُلُ وَلَا يَسْتَحْلِفُ وَمَعْنَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الشَّهَادَةِ الَّتِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِمْ أَنْ يُسْأَلَهَا هُوَ إِذَا اسْتَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ أَنْ يُؤَدِّيَ شَهَادَتَهُ وَلَا يَمْتَنِعُ مِنَ الشَّهَادَةِ هَكَذَا أَوْجَهُ الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ.

**خلاصۃ الباب :** (۱) گواہ کا عادل نیک متقی ہونا شرط ہے خیانت کرنے والا اور جھوٹا اور جس پر کسی قسم کی حد شرعی لگائی گئی ہو گواہی قبول نہیں اور قرہبی رشتہ دار کے حق میں گواہ قبول نہیں۔ دشمن کی دشمن کے خلاف گواہی قبول نہیں ہوتی (۲) جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بہت بڑے گناہوں میں سے ہے۔

## ابواب الزهد

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

زهد کے باب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ بہت سے لوگ ”دونگمتوں“ تندرستی اور فراغت میں نقصان میں ہیں۔

۱۸۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے اسی حدیث کو مرفوعاً نقل کیا ہے۔ جبکہ بعض راوی اسے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔

۱۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سیکھتا ہوں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں آپ نے فرمایا حرام کاموں سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اللہ کی تقسیم پر راضی رہو اس سے تم لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو اس سے تم مؤمن ہو جاؤ گے۔ لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو اس سے تم مسلمان ہو جاؤ گے۔ زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف

۱۸۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسُوَيْدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ صَالِحٌ تَنَا وَقَالَ سُؤَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُورٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ.

۱۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَرَفَعُوهُ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ.

۱۸۶: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي طَارِقٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلْ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمَنَّ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَآخُذْ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَأَرْضُ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَعْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنُ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاحِبًّا لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمَيِّتُ الْقَلْبَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنِ لَمْ يَسْمَعْ



جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں اور حسن کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں۔ ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے بھی یہی منقول ہے کہ حسن نے ابو ہریرہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ پھر ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت ابو ہریرہ اور نبی اکرم ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔

### ۹۲: باب نیک اعمال میں جلدی کرنا

۱۸۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات چیزوں کے آنے سے پہلے نیک اعمال کر لو کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کرتے ہو یا سرکش کر دینے والی امیری، فاسد کر دینے والی بیماری، مخطوط الحواس سن کر دینے والے بڑھاپے، جلد رخصت کرنے والی موت کے منتظر ہو، یا دجال جوان چیزوں میں جو اب تک غائب ہیں سب سے برا ہے اس کا انتظار کیا جاتا ہے۔ یا قیامت اور قیامت تو بہت ہی سخت اور کڑوی ہے ان میں سے کس کا انتظار کرتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ ہم اسے بواسطہ اعراب حضرت ابو ہریرہ سے صرف محرز بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ معمر نے اس حدیث کو ایک ایسے شخص سے روایت کیا ہے جس نے سعید مقبری سے سنا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کے ہم معنی روایت ذکر کی۔

### ۹۳: باب موت کو یاد کرنے کے بارے میں

۱۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللذاتوں کو ختم کر دینے والی چیز یعنی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو۔ یہ حدیث غریب حسن ہے اور اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

### ۹۳: باب

۱۸۹: عبد اللہ بن بکیر، حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام ہانی سے

مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا هَكَذَا رَوَى عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى أَبُو عُبَيْدَةَ النَّاجِيُّ عَنِ الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

### ۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

۱۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ مُحْرَزِ بْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعَ أَهْلِ تَنْظُرُونَ إِلَّا إِلَى فَقْرٍ مُنْسٍ أَوْ غِنَى مُطْغٍ أَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ أَوْ هَرَمٍ مُفْنِدٍ أَوْ مَوْتٍ مُجْهِدٍ أَوْ الدَّجَالِ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوْ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَذْهَى أَمْرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحْرَزِ بْنِ هَارُونَ وَرَوَى مَعْمَرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدًا الْمَقْبَرِيَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

### ۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

۱۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

### ۹۳: بَابُ

۱۸۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا هِشَامُ ابْنُ

نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ ان سے کہا گیا کہ آپ جنت و دوزخ کے ذکر پر اتنا نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر روتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا؛ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر کسی نے اس سے نجات پائی تو بعد کے مرحلے اس کے لیے آسان ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص کو اس سے نجات نہ ملی تو بعد کے مرحلے اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ میں نے قبر کے منظر سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والا منظر نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ہشام بن یوسف کی سند سے جانتے ہیں۔

۹۵: باب جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہشمند اللہ

بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے

۱۹۰: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہشمند ہوتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ کو بھی اسکی ملاقات پسند نہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، ابو موسیٰؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث عبادہ صحیح ہے۔

۹۶: باب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کا امت کو خوف دلانا

۱۹۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ“ (اور آپ ﷺ اپنے قریب والے رشتہ داروں کو ڈرائیں) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمد اور اے بنو عبدالمطلب میں تم لوگوں کے لیے اللہ رب العزت کے عذاب سے بچانے میں کسی چیز کا اختیار نہیں

يُوسُفَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُجَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ هَانِنًا مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ يَلَى حَتَّى يَبْلُ لِحَيْتَيْهِ فَقِيلَ لَهُ تُذَكِّرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنَ مَنْزِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجِمْتُمْ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ.

۹۵: بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ

اللَّهُ لِقَاءَهُ

۱۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَنَسٍ حَدِيثٌ عِبَادَةَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنْذَارِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ

۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ يَا بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا

رکھتا۔ ہاں میرے مال سے جو تم چاہو طلب کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن ہے۔ بعض راوی اسے ہشام بن عروہ سے ان کے والد کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۹۷: باب خوف خدا سے رونے

کی فضیلت کے بارے میں

۱۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خوف خدا کی وجہ سے روباہ اس وقت تک دوزخ میں نہیں جائے گا۔ یہاں تک کہ دودھ پستان میں واپس ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کا غبار اور جنم کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ اس باب میں ابو ریحانہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن آل طلحہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ مدینی ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان سے سفیان ثوری اور شعبہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

۹۸: باب نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ اگر

تم لوگ وہ کچھ جان لو جو کچھ میں

جانتا ہوں تو ہنسنا کم کر دو

۱۹۳: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچا اتا ہے اور اس کا چرچا انا، حق ہے۔ اس میں چار انگلی کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے کہ وہاں کوئی فرشتہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیشانی رکھ کر سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگ وہ کچھ جاننے لگو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بسترون پر عورتوں سے لذت نہ حاصل کرتے، جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے

سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثٌ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدَرَوِي بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ

مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى

۱۹۲: حَدَّثَنَا هَذَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَحْمَنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غَبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذُخَانٌ جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رِيحَانَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ مَدِينِي ثِقَّةٌ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.

۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعَلَّمُونَ

مَا أَعْلَمُ لَصَحِحْتُمْ قَلِيلًا

۱۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَخْبَرَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَأْطَأَ مَا فِيهَا مَوْضِعَ أَرْبَعِ أَصَابِعِ إِلَّا وَمَلَكَ وَاضِعَ جَبْهَتَهُ لِلَّهِ سَاجِدًا وَاللَّهُ لَوْ تَعَلَّمُونَ مَا أَعْلَمُ لَصَحِحْتُمْ قَلِيلًا وَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَدُّذُ تَمَّ بِالنِّسَاءِ عَلَيَّ

حضور گزر گزاتے۔ حضرت ابو ذر کہتے ہیں کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابو ہریرہ، ابن عباس اور انس سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ذر کا یہ قول منقول ہے کہ کاش میں ایک درخت ہوتا اور لوگ مجھے کاٹ ڈالتے۔

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ وہ کچھ جان جاؤ جو میں جانتا ہوں تو تم لوگوں کی ہنسی میں کمی اور رونے میں کثرت پیدا ہو جائے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۹: باب جو شخص لوگوں کو ہنسانے

کیلئے کوئی بات کرے

۱۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ایسی بات کرتے ہیں جس میں ان کے نزدیک کوئی حرج نہیں ہوتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے انہیں ستر سال کی مسافت تک دوزخ میں پھینک دیتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۹۶: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس شخص کیلئے جو لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹی بات کرے۔ اس کے لئے خرابی ہے، اس کے لئے خرابی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۰: باب

۱۹۷: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کی وفات ہوئی تو ایک شخص نے اسے جنت کی بشارت دی۔ پس

الْفُرْشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ لَوِ دِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجْرَةً تُعْضَدُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا الْوَجْهَ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ لَوِ دِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجْرَةً تُعْضَدُ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَوْقُوفًا.

۱۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدَ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۹۹: بَابٌ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ

لِيُضْحِكَ النَّاسَ

۱۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ثَنِيَّ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا يَهْوَى بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۹۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بِهِزُّ بْنُ حَكِيمٍ ثَنِيَّ أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۰: بَابٌ

۱۹۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ ثَنِيَّ أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ

أَنَّسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَوَقَّيْ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ  
يَعْنِي رَجُلًا أَبَشَرَ بِالْحَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ  
أَوْ يَخْلُ بِمَا لَا يَنْقُضُهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ  
قَالُوا نَا أَبُو مُسَهَّرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ  
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرَكَهُ مَا لَا يَعْنِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ  
لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۹۹: ثَنَا قُتَيْبَةُ نَامَا لِيكَ بِنُ أَنَسِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرَكَهُ مَا لَا يَعْنِيهِ  
هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تمہیں کیا معلوم کہ شاید اس نے کوئی فضول بات کی ہو یا کسی  
ایسی چیز کے خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا ہو جسے خرچ  
کرنے سے اس کو کوئی نقصان نہیں تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے  
بہترین مسلمان ہونے کا تقاضا ہے کہ لغو باتوں کو چھوڑ  
دے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو سلمہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو سلمہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا  
ہے۔

۱۹۹: قتیبہ بھی مالک سے وہ زہری اور وہ علی بن حسین سے نقل  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
بہترین مسلمان ہونے کیلئے کسی شخص کا لایعنی باتوں کو ترک  
کر دینا ہی کافی ہے۔

زہری کے کئی ساتھی بھی علی بن حسین سے اسی طرح  
کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

**بَحَالِصَةُ الْبَابِ** : صحت اور فارغ البال ہونا ایسی دو نعمتیں ہیں جو بہت کم لوگوں کو میسر ہیں۔ (۲) گناہوں سے  
بچنا بڑی عبادت ہے اور بھی بہت جامع کلمات نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کا محبوب بننے کے  
نئے ہیں (۳) نیک اعمال میں جلدی کرنے کی تعلیم فرمائی ہے (۴) موت کو یاد کرنے سے مراد ہے کہ یاد کر کے آخرت کی تیاری  
میں لگ جانا ہے (۵) قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے یہ آسان ہوگئی تو بعد میں آسانی ہو جائے گی (۶) جب حضور  
ﷺ کے رشتہ دار نیک اعمال اور ایمان کے بغیر نجات نہیں پائیں گے تو باقی لوگ کس کھاتے میں ہیں (۷) اللہ تعالیٰ کے خوف و  
خشیت سے رونادوزخ کے عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے (۸) زیادہ ہنسنا غفلت اور دل میں سختی پیدا کرتا ہے (۹) ویل کے معنی ہیں  
عظیم ہلاکت اور ویل دوزخ کی ایک گہری وادی کا نام بھی ہے جس میں اگر پہاڑ ڈال دئے جائیں تو گرمی سے گل جائیں (۱۰)  
زبان کو قابو میں رکھنا ایمان کی شاخ ہے۔

## ۱۰۱: باب کم گوئی کی فضیلت کے متعلق

۲۰۰: حضرت بلال بن حارث مزنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (ایسا بھی ہے) جو کوئی ایسی بات کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور وہ ایسے مرتبے پر پہنچتی ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ اس بات کے سبب سے اس شخص کیلئے اس دن تک رضا مندی لکھ دیتا ہے جس دن وہ ان سے ملاقات کرے گا۔ جبکہ کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اس بات کا وبال کتنا زیادہ ہو گا وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ لہذا اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے اس سے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی محمد بن عمرو سے اسی کی مثل نقل کرتے ہوئے اس طرح سند بیان کرتے ہیں۔ ”عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ“ جبکہ مالک اس سند میں ”دادا“ کا ذکر نہیں کرتے۔

## ۱۰۲: اللہ تعالیٰ کے نزدیک

## دنیا کی بے وقعتی

۲۰۱: حضرت اہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی چھڑ کے پر کے برابر بھی قدر ہوتی تو کسی کافر کو اس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

۲۰۲: حضرت مستورد بن شدادؓ کہتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ آپ کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کے مردہ بچے کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا: تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ کس طرح اس کے مالکوں نے اسے بے قیمت

## ۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِلَّةِ الْكَلَامِ

۲۰۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمَزْنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ هَذَا وَقَالُوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَدِّهِ.

## ۱۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي هَوَانِ

## الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ

۲۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدُلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۰۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِينَ وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

سمجھ کر کیسے پھینک دیا ہے؟ جانتے ہو کیوں؟ اس لیے کہ یہ ان کے نزدیک ذلیل اور حقیر ہو گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ یہی وجہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل اور حقیر ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور اس کی تمام چیزیں ملعون ہیں۔ البتہ اللہ (عزوجل) کا ذکر اور اس کی معاون چیزیں اور عالم یا محکم اللہ کے نزدیک محبوب ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۴: حضرت مستور رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی آخرت کے مقابلے میں صرف اتنی حیثیت ہے کہ کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈال کر نکال لے چنانچہ دیکھ لے کہ اسکی انگلی کو کتنا پانی لگا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳: باب اس بارے میں کہ دنیا مومن کے

لیے جیل اور کافر کے لیے جنت ہے

۲۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

السُّخْلَةَ الْمَيْتَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَرُونَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ الْقَوْلِهَا قَالُوا مَن هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدُّنْيَا أَمُونٌ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ الْمُسْتَوْرِدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونَةٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مَعْلَمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا أَخَابَنِي فَبُهِرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْأَخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِضْبَعَةً فِي السِّمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا تَرْجِعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ

الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

۲۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ

۱۰۴: باب دنیا کی مثال چار شخصوں کی سی ہے  
 ۲۰۶: حضرت ابو کبشہ انماری رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں تین چیزوں کے متعلق قسم لکھاتا اور تم لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہوں تم لوگ یاد رکھنا۔ پہلی یہ کہ کسی صدقہ یا خیرات کرنے والے کا مال صدقے یا خیرات سے کبھی کم نہیں ہوتا۔ دوسری یہ کہ کوئی مظلوم ایسا نہیں کہ اس نے ظلم پر صبر کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اسکی عزت نہ بڑھائیں۔ تیسری یہ کہ جو شخص اپنے اوپر سوال (بھیک مانگنے) کا دروازہ کھولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر بھجواتی اور دروازہ کھول دیتے ہیں ایسا طرح کچھ فرمایا: چوتھی بات یاد کرو کہ دنیا چار اقسام کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ (۱)۔ ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں دولتوں سے نوازا ہو اور وہ اس میں تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ (۲) وہ شخص جسے علم تو دیا گیا لیکن دولت سے نہیں نوازا گیا چنانچہ وہ صرف دل کے ساتھ اپنی اس تمنا کا اظہار کرے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی جس سے میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (مذکورہ بالا نیک شخص کی طرح) ان دونوں شخصوں کے لیے برابر اجر و ثواب ہے۔ (۳) ایسا مالدار جو علم کی دولت سے محروم ہو اور اپنی دولت کو ناجائز جگہوں پر خرچ کرے نہ اس کے کمانے میں خدا کے خوف کو ملحوظ رکھے اور نہ اس سے صلہ رحمی کرے اور نہ ہی اس کی زکوٰۃ وغیرہ ادا کرے۔ یہ شخص سب سے بدتر ہے۔ (۴) ایسا

۱۰۴: بَاب مَا جَاءَ مِثْلُ الدُّنْيَا مِثْلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ  
 ۲۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا عِبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا يُونُسُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ سَعِيدِ الطَّائِبِيِّ أَبِي الْبَحْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَبِيُّ أَبُو كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ أَقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأَحَدٌ نُكِمَ حَدِيثُنَا فَا حَفِظُوهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالٌ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظَلَمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةٍ نَحْوَهَا وَأَخَذْتُكُمْ حَدِيثُنَا فَا حَفِظُوهُ فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي رَبَّهُ فِيهِ وَيَصِلُ بِهِ رَحِمَةً وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِالْفَضْلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرِزُقَهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النَّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بَيْنَهُمَا فَاجْرُهُمَا سِوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرِزُقَهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَةً وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بَيْنَهُمَا فَوِزُّهُمَا سِوَاءٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

شخص جس کے پاس نہ دولت ہے اور نہ علم لیکن اس کی تمنا ہے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی تو میں فلاں کی طرح خرچ کرتا یہ شخص بھی اپنی نیت کا مسئول ہے اور ان دونوں کا گناہ بھی برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵: باب دنیا کی محبت اور اس کے متعلق

تعمگین ہونا

۱۰۵: بَاب مَا جَاءَ فِي الْهَمِّ

الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

۲۰۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو فاقے میں مبتلا کیا گیا اور اس نے اپنی حالت لوگوں سے چھپا کرنی شروع کر دی اور چاہا کہ لوگ اسکی

۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ



حاجت پوری کر دیں تو ایسے شخص کا فاقہ دور نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اگر اس نے اپنی آزمائش پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اسے رزق عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۸: حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ ابو ہاشم بن عتبہ کے مرض میں ان کی عیادت کیلئے آئے تو عرض کیا ماموں کیا وجہ ہے کہ آپ رورہے ہیں کیا کوئی تکلیف ہے یا دنیا کی حرص اس کا سبب ہے۔ انہوں نے کہا ایسی بات نہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا جسے میں پورا نہ کر سکا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تجھے زیادہ مال جمع کرنے کی بجائے صرف ایک خادم اور جہاد کیلئے ایک گھوڑا کافی ہے جبکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے پاس بہت کچھ ہے (اس وجہ سے رورہا ہوں)۔ زائدہ اور ابو عبیدہ بن حمید بھی یہ حدیث منصور سے وہ ابو وائل سے اور وہ سمرہ بن سہم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں بریدہ السلمی سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

۲۰۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باغات اور کھیتیاں وغیرہ نہ بناؤ۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دنیا سے رغبت ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

### ۱۰۶: باب مؤمن کیلئے لمبی عمر

۲۱۰: حضرت عبداللہ بن مسر کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین آدمی کون ہے۔ آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور جابر سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۱۱: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتَهُ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللَّهِ فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ وَاجِلٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاعِبُ الرَّزَاقِ نَاسُفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةَ إِلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عَتَبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَعْوُدُهُ فَقَالَ يَا خَالَ مَا يَكْفِيكَ أَوْ جَعُ يُشْمِزُكَ أَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَى عَهْدًا لَمْ أَخْذِبْهُ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَجْدُ نَبِي الْيَوْمِ قَدْ جَمَعْتُ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ دَخَلَ مُعَاوِيَةَ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عَتَبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بَرِيدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاعِبُ الرَّزَاقِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَحْرَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرَعَبُوا فِي الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

### ۱۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَوْلِ الْعُمَرِ لِمُؤْمِنٍ

۲۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَازِئِدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ أَنَّ أَحْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۲۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ نَازِئِدُ بْنُ

کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین شخص کون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ پھر سوال کیا؛ کون سا شخص برا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷: باب اس بارے میں کہ اس امت کی

عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں

۲۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگوں کی عمر عموماً ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہوگی۔ یہ حدیث ابو صالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے۔

۱۰۸: باب زمانے کا قرب اور امیدوں

کی قلت کے متعلق

۲۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک زمانہ چھوٹا نہ ہو جائے۔ یعنی سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتے کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی (گھنٹے) کے برابر اور گھنٹہ آگ کی چنگاری کے برابر نہ ہو جائے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور سعد بن سعید یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔

۱۰۹: باب امیدوں کے کم ہونے کے متعلق

۲۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

الْحَارِثُ نَاشِعَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷: بَاب مَا جَاءَ فِي فَنَاءِ أَعْمَارِ هَذِهِ

الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى سَبْعِينَ

۲۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو إِهْرِيمَ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمُرُ أُمَّتِي مِنْ سَبْعِينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۰۸: بَاب مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ

الزَّمانِ وَقِصْرِ الْأَمَلِ

۲۱۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اللُّؤرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ مُخَلَّدٍ نَا عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمانُ فَيَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ.

۱۰۹: بَاب مَا جَاءَ فِي قِصْرِ الْأَمَلِ

۲۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا

۱: اوقات کے چھوٹا ہونے سے مراد یہ ہے کہ وقت میں برکت باقی نہ رہے گی یعنی پہلے جو کام اسلاف ایک دن میں کر لیتے تھے وہ آج کے لوگوں سے سو ہفتوں میں نہیں ہو پاتا۔ ہفتہ گزر جاتا ہے اور گنتا ہے کہ کل ہی کی بات ہے یہی وقت کا چھوٹا ہونا ہے۔ (مترجم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بدن کا ایک حصہ پکڑ کر فرمایا دنیا میں کسی مسافر یا کسی راہ گیر کی طرح رہو اور خود کو قبر والوں میں شمار کرو۔ مجاہد کہتے ہیں کہ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: اگر صبح ہو جائے تو شام کا بھر و سہنہ کرو اور اگر شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ بیماری آنے سے پہلے صحت سے اور موت آنے سے پہلے زندگی سے فائدہ حاصل کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کل تم زندر ہو گے یا مرجاؤ گے۔

۲۱۵: احمد بن عبدہ بھی حماد بن زید سے وہ لیث سے وہ مجاہد سے وہ ابن عمر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث اعمش بھی مجاہد سے ابن عمر کے حوالے سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۱۶: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کا وقت موت ہے یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنا دست مبارک اپنی گردن سے ذرا اوپر رکھا اور پھیلا یا پھر فرمایا یہاں اسکی امیدیں ہیں۔ (یعنی لمبی امیدیں)۔ اس باب میں حضرت ابو سعید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم لوگ اپنے مکان کے لیے گارا بنا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یہ گھر پرانا ہو گیا ہے اس لیے ہم اسکی مرمت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں موت کو اس سے بھی جلدی دیکھ رہا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسفراں کا نام سعید بن محمد ہے انہیں ابواحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

۱۱۰: باب اس بارے میں کہ اس

امت کا فتنہ مال میں ہے

۲۱۸: حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي قَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدْ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ لَا تَذَرْنِي يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ غَدًا.

۲۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ البَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ.

۲۱۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَاعِبُ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَتَمَّ أَمَلُهُ وَتَمَّ أَمَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهَى فَنَحْنُ نُصَلِّحُهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو السَّفَرِ سَعِيدُ بْنُ يُحَيْمِدَ وَيُقَالُ ابْنُ أَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ.

۱۱۰: بَابُ مَا جَاءَ إِنْ فِتْنَةَ هَذِهِ

الْأُمَّةِ فِي الْمَالِ

۲۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَارٍ نَا اللَّيْثُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت کے لیے ایک فتنہ (آزمائش) ہے اور میری امت کی آزمائش مال و دولت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف معاویہ بن صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۱: باب اگر کسی شخص کے

پاس دو وادیاں مال سے بھری ہوں  
تب بھی اسے تیسری کی حرص ہوگی

۲۱۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انسان کیلئے سونے کی ایک وادی بھی ہو تو اسے دوسری کی چاہت ہوگی۔ اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ ضرور قبول کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابوسعید، عائشہ، ابن زبیر، ابو واقد، جابر، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی احادیث مبارکہ منقول ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

بُنْ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَّاضٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ

أَدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ  
لَا يَتَغَيَّرُ ثَالِثًا

۲۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْبَادٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَانِيَا وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ إِلَّا لُثْرَابًا وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَبِي وَاقِدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

خلاصۃ الباب:

(۱) دنیا کی بے وقعتی کی دلیل اس حدیث میں فرمائی گئی ہے مطلب یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس دنیا کی کچھ وقعت ہوتی تو اس دنیا کی کوئی ادنیٰ ترین چیز بھی کافر کو نصیب نہ ہوتی (۲) ایمان والے کے لئے دنیا قید خانہ ہے، کا مطلب یہ ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پابندیاں عائد ہیں (۳) نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاملہ کیا جاتا ہے (۴) لوگوں کے سامنے اپنی ضرورت کو پیش کرنا فقر و فاقہ کو ختم نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور صبر کرنے سے رزق میں فراوانی ہوتی ہے (۵) صحابہ کرامؓ مال کی کثرت کو دیکھ کر خوف زدہ ہو جاتے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرتے تھے (۶) قیامت کی نشانیوں میں سے اوقات میں بے برکتی بھی ہے (۷) حضور ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ موت کا آنا اس مکان کی ٹوٹ پھوٹ اور خرابی سے پہلے متوقع ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ کا اپنے مکان کو گارامٹی لگانا اشد ضرورت کے تحت نہیں ہوگا بلکہ زیادہ مضبوطی اور آرائش کے لئے اس کو لپ پوت رہے تھے (۸) یعنی آدمی کی حرص و طمع کا یہ عالم ہے کہ کسی بھی حد پر پہنچ کر اس کو سیری حاصل نہیں ہوتی (۹) یعنی انسان کی موت اس کی آرزو سے زیادہ قریب ہے۔

## ۱۱۲ : بَابُ مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ

شَابَ عَلِيٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

۲۲۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا لَيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابَ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۲۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرُمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشْبُ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْجِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْجِرْصُ عَلَى الْمَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## ۱۱۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

۲۲۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَمْرُو بْنُ وَقِيدٍ نَا يُونُسُ بْنُ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْ تَقُومَ مِمَّا فِي يَدِ اللَّهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أَصَبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أَبْقَيْتَ لَكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَمْرُو بْنُ وَقِيدٍ مُتَكْرِرُ الْحَدِيثِ.

۲۲۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٍ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٍ يُوَارِي

## ۱۱۲ : باب اس بارے میں کہ بوڑھے کا

دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

۲۲۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے ایک لمبی زندگی اور دوسرے مال کی محبت۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱ : حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں ایک لمبی عمر ہونے کی اور دوسرے مال کی حرص۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## ۱۱۳ : باب دنیا سے بے رغبتی کے بارے میں

۲۲۲ : حضرت ابو ذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ زہد (دنیا سے بے رغبتی) صرف حلال کو حرام کر دینے اور مال کو ضائع کر دینے ہی کا نام نہیں بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جب تجھے مصیبت پہنچے تو اس کے ثواب (کے حصول) میں زیادہ رغبت رکھے اور یہ خواہش ہو کہ کاش یہ میرے لئے باقی رہتی (اور مجھے اجر ملتا رہتا)۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اس سند سے جانتے ہیں۔ کہ ابو اور یس خولانی کا نام عائش بن عبد اللہ ہے اور عمرو بن واقد متکرر الحدیث تھا۔

۲۲۳ : حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ابن آدم کا دنیا میں ان چیزوں کے علاوہ کوئی حق نہیں رہنے کیلئے گھر، تن ڈھانپنے کیلئے مناسب کپڑا اور روٹی اور پانی کے برتن۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو داؤد اور سلیمان بن مسلم بخاری، نصر بن شمس

سے نقل کرتے ہیں کہ ”جَلْفُ الْجُبْزِ“ بغیر سالن کی روٹی کو کہتے ہیں۔

عَوْرَتُهُ وَجَلْفُ الْجُبْزِ الْمَاءِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثٌ حُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَلَمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُولُ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ جَلْفُ الْجُبْزِ يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ إِدَامٌ.

۲۲۴: حضرت مطرف کہتے ہیں کہ میرے والد ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ”الْهَلْكَكُمْ التَّكَاثُرُ“ پڑھ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم (انسان) کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال۔ حالانکہ تمہارا صرف وہی ہے جو تم نے صدقہ یا خیرات کر کے جاری رکھا یا کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْهَلْكَكُمْ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَا مَضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَقْبَيْتَ أَوْ لَبَسْتَ فَأَبْلَيْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۲۵: حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم تم اگر اپنی ضرورت سے زائد مال کو محاسن میں خرچ کر دو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر ایسا نہیں کر دو گے تو یہ تمہارے لیے بدتر ہوگا جبکہ حاجت کے بقدر اپنے اوپر خرچ کرنے پر ملامت نہیں کی جائے گی اور صدقات و خیرات کی ادائیگی میں ابتداء اس سے کرو جس کی تم کفالت کرتے ہو اور جان لو کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبد اللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

۲۲۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارِنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَبَدَّلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُمْسِكُهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تَلَامَ عَلَى كَفَافٍ وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَشَدَّادُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُكْنَى أَبَا عَمَارٍ.

۲۲۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جس طرح تو گل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے صبح کو وہ (پرندے) بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ ابوتیمیم جیشانی کا نام عبد اللہ بن مالک ہے۔

۲۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تَرُزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بَطَانًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ.

۲۲۷: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے ایک نبی اکرم ﷺ کی

۲۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ

خدمت میں حاضر رہتا اور دوسرا محنت مزدوری کرتا ایک مرتبہ مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی آپ سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہو سکتا ہے تمہیں بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

۲۲۸: عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ خوش حال تھا، بدن کے لحاظ سے تندرست تھا اور اس کے پاس اس دن کیلئے روزی موجود تھی تو گویا کہ اس کے لیے دنیا سمیٹ دی گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف مروان بن معاویہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ”حِزْرَتْ“ کے معنی ”جمع کی گئی“ کے ہیں۔ ہم سے روایت کی محمد بن اسلمیعی نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے اسی کی نقل۔

۱۱۴: باب گزارے کے لائق روزی پر صبر کرنا

۲۲۹: حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے دوستوں میں سب سے قابل رشک وہ شخص ہے جو کم مال والا، نماز میں زیادہ حصہ رکھنے والا اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرنے والا ہے۔ نیز یہ کہ جو غلوت میں بھی اپنے رب کی اطاعت کرے لوگوں میں چھپا رہے اور اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کئے جائیں۔ اس کا رزق بقدر کفایت ہو اور وہ اسی پر صبر کرتا ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے چٹکیاں بجائیں اور فرمایا اس کی موت جلدی آئے اور اس پر رونے والیاں کم ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اسکی میراث بھی کم ہو۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے رب نے میرے لیے وادی بطنحا کو سونا بنانے کی پیشکش کی۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ اے میرے رب: بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تو دوسرے دن بھوکا رہوں یا فرمایا تین دن تک یا اسی

أَخْوَانِ عَلِيٍّ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَدَهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرَ يَخْتَرِفُ فَشَكَا الْمُخْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تَرْزُقُ بِهِ.

۲۲۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ وَمَحْمُودُ بْنُ حُدَّادٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُمَيْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِحْصَنِ الْخَطَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ امْتَنَانِي سُرْبِهِ مُعَافَى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قَوْتُ يَوْمِهِ فَكَانَ مَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَوْلُهُ خَيْرٌ يَعْنِي جُمِعَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا الْحَمِيدِيُّ نَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ نَحْوَهُ.

۱۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُفَّافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

۲۲۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَانِي عِنْدِي كَمُؤْمِنٍ خَفِيفٍ الْحَادِذِ دُوْحَظٍ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَةً فِي السِّرِّ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِأَصْبَعِهِ فَقَالَ عَجَلْتُ مَنِيَّتَهُ قُلْتُ بَوَاكِيهِ قُلْتُ تَرَاتُّهُ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بِطَحَاءِ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَأْرَبُ وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوَهُ إِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَإِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ

طرح کچھ فرمایا اس لیے کہ جب میں بھوکا رہوں تو تجھ سے التجا کروں اور عجز و انکساری بیان کرتے ہوئے تجھے یاد کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیرا شکر ادا و تعریف و تمسید کروں۔ اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بن عبد الرحمن کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ شام سے تعلق رکھتے ہیں اور ثقہ ہیں جبکہ علی بن زید ضعیف ہیں ان کی کنیت عبد الملک ہے۔

وَحَمِدْتُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
وَيَكْنَىٰ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
خَالِدِ بْنِ يَزِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَامِيٌّ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ  
بْنُ يَزِيدٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيَكْنَىٰ أَبَا عَبْدِ  
الْمَلِكِ۔

۲۳۰: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اسلام لایا اور اسے کفایت کے بقدر رزق عطا کیا گیا جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت دی تو وہ شخص کامیاب ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يَزِيدَ الْمُقَرِّي نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شُرْحِبِيلِ بْنِ  
شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
فَلَمَّا فَلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كَفَافًا وَتَنَعَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ  
حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۳۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کیلئے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی، ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اس پر اس نے صبر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

۲۳۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يَزِيدَ الْمُقَرِّي نَا حَيَّوَةَ شُرَيْحَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيَةَ  
الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرٍو بْنَ مَالِكِ الْجُبَلِيِّ أَخْبَرَهُ  
عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَىٰ لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ  
عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَّعَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو هَانِيَةَ  
الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ حَمِيدُ بْنُ هَانِيَةَ۔

### ۱۱۵: باب فقر کی فضیلت کے بارے میں

### ۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ

۲۳۲: حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا سوچو کیا کہہ رہے ہو۔ کہنے لگا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہو جا کیونکہ جو مجھ سے محبت کرتا

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ نَبَهَانَ بْنِ صَفْوَانَ  
الْقَفْقِيُّ الْبُصْرِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ نَا شَدَّادُ أَبُو طَلْحَةَ  
الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ  
قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي لِأَجِبُكَ فَقَالَ أَنْظِرْ مَا تَقُولُ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُ  
جِبُكَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدْ لِلْفَقْرِ



ہے تو اس کی طرف فقراں سیلاب سے بھی تیز رفتاری سے آتا ہے جو اپنے بہاؤ کی طرف تیزی سے چلتا ہے۔

۲۳۳: نضر بن علی اپنے والد سے اور وہ شداد بن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو داؤد راہی کا نام جابر بن عمرو بصری ہے۔

۱۱۶: باب اس بارے میں کہ فقراء مہاجرین

امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

۲۳۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء مہاجرین اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۳۵: حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ یا اللہ مجھے مسکینوں میں زندہ رکھ اور انہی میں موت دے اور پھر انہی میں سے دوبارہ زندہ کرنا۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لیے کہ یہ اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ کبھی کسی مسکین کو واپس نہ لو ناؤ۔ اگرچہ آدمی کھجور ہی کیوں نہ دو مسکینوں سے محبت کرو اور انہیں اپنے قریب کر اس لیے کہ اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن اپنا قرب نصیب کریگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء جنت میں اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے اور یہ قیامت کے دن کا آدھا حصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں

فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعَ إِلَىٰ مَنْ يُحِبُّهُ فَاَعِدْ لِلْفَقْرِ فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعَ إِلَىٰ مَنْ يُحِبُّهُ مِنَ السَّيْلِ إِلَىٰ مَنْتَهَاهُ.

۲۳۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبِي عَنْ شَدَادِ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْوَازِعِ الرَّاسِبِيُّ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ بَصْرِيُّ.

۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فَقْرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ

۲۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقْرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوفِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدِ الْكُوفِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانَ السَّيْتِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَسْكِينًا وَأَمْتِنِي مَسْكِينًا وَأَحْشِرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بَارَبْعِينَ خَرِيفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمَسْكِينِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ أَحْبَبِي الْمَسَاكِينَ وَقَرِّبِيهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْرَبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ نَا قَبِيصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نَصْفِ يَوْمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے فقراء جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقراء مسلمان جنت میں اغنیاء سے نصف دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ (آدھان) پانچ سو سال کا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷: باب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ

کے گھر والوں کا رہن سہن

۲۳۹: حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے میرے لیے کھانا منگوا یا اور فرمایا میں جب سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو مجھے رونا آتا ہے۔ مسروقؒ کہتے ہیں میں نے پوچھا کیوں۔ ام المومنینؓ نے فرمایا مجھے نبی اکرم ﷺ کی دنیا سے رحلت یاد آ جاتی ہے۔ اللہ کی قسم آپ ﷺ کبھی ایک دن میں روٹی اور گوشت سے دو مرتبہ سیر نہ ہوئے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کبھی دو دن متواتر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں تین دن تک متواتر گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔ یہ حدیث حسن

بُنْ يَزِيدُ الْمُقْرِي نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فَقَرَاءَ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فَقَرَاءَ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ يَوْمَ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةٍ عَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِهِ

۲۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعِبًا بَدُ بْنُ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيِّ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ الْأَبْكِيَّ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكَرُ الْحَالِ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ ابْنَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثًا تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتَّى فَارَقَ

صحیح ہے۔

۲۳۲: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے کبھی بھوکے روٹی حاجت سے زائد نہ نکلتی تھی (یعنی بقدر حاجت ہی ہوتی) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۳۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے کئی کئی راتیں بھوک سے رہتے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس شام کا کھانا نہ ہوتا اور عام طور پر ان کا کھانا بھوکے روٹی ہوتی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ آل محمد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت) کا رزق بقدر کفایت کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کل کیلے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے اور جعفر بن سلیمان کے علاوہ بھی مرسل منقول ہے۔

۲۳۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان (یعنی چھوٹا میز جو زمین سے کچھ اونچا ہوتا ہے) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چپاتی ہی کھائی۔ یہاں تک (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کہ رحلت کر گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۳۷: حضرت بہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ

الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ نَا حَرِيْرُ بْنُ عَفْمَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ غَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يُفْضَلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجُمَيْحِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمَتَابِعَةَ طَارِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرَ خُبْزِهِمْ خُبْزُ الشَّعِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخِرُ شَيْئًا لِعِدِّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا غَيْرُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۲۳۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَاعِبِدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ خِوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقًّا حَتَّىٰ مَاتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

۲۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَفِيفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کھایا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر میدہ نہیں دیکھا۔ پھر پوچھا گیا کیا عہد نبوی میں آپ لوگوں کے پاس چھینیاں ہوا کرتی تھیں۔ آپ نے فرمایا ”نہیں“ عرض کیا گیا تو پھر بھوکے آنے کو کس طرح چھانتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونک مارتے جو اڑتا ہوتا اڑ جاتا پھر باقی میں پانی ڈال کر گوندھ لیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے ابو حازم سے نقل کیا ہے۔

۱۱۸: باب صحابہ کرام کے رہن سہن

کے بارے میں

۲۳۸: حضرت قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے جہاد میں کفار کو قتل کیا اور خون بہایا۔ اسی طرح جہاد میں پہلا تیر پھینکنے والا بھی میں ہی ہوں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد میں شریک تھا تو ہم لوگ درختوں کے پتوں اور خاردار جھاڑیوں کے پھل کھا کر گزارا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں اور اونٹوں کی میٹھی کی طرح ہوتا۔ اب قبیلہ بنو اسد میرے دین کے بارے میں طعن کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو اس وقت میں نامراد رہا اور میرے اعمال ضائع ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بیان کی روایت ہے۔

۲۳۹: حضرت سعد بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر پھینکا۔ مجھے یاد ہے کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کر رہے تھے ہمارے پاس کھانے کیلئے خاردار درختوں کے پتوں اور پھلوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں کی میٹھنیوں کی طرح ہوتا

دِينَارِ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَكَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقْيَ يَعْنِي الْخَوَّازِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقْيَ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاجِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاجِلَ قِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَتْكُمْ نُشْرِيهِ فَنَعَجِنُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَلَدُوا هَؤُلَاءِ مَا لَيْكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.

۱۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبِي عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أُعْزَوُ فِي الْعَصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتَّى إِنْ أَحَدْنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعْزَرُونِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ إِذْنًا وَضَلَّ عَمَلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بَيَانَ.

۲۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ نَبِيُّ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنِّي أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتَنَا نَعْرُومَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامَ إِلَّا الْحُبْلَةَ وَهَذَا

۱۔ سعد بن مالک (ابو وقاص) قبیلہ بنو اسد کے امام تھے لوگوں نے انہیں نماز سکھانی شروع کر دی اور کہنے لگے کہ آپ کی نماز صحیح نہیں۔ پس حضرت سعد بن مالک سچے سچے روتی میری نماز صحیح نہیں تو میں اتنی مدت جو عمل کرتا رہا وہ تو بیکار ہو گیا اور میں نقصان میں رہا لیکن ان لوگوں کا یہ الزام صحیح نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

لیکن اب ہنوا سدنے مجھے دین کی وجہ سے ملامت کرنی شروع کر دی تو میں سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر ایسا ہے تو میں تو برباد ہو گیا اور میری نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں عقبہ بن غزوآن سے بھی روایت ہے۔

۲۵۰: محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ کے پاس تھے ان کے پاس دوسرے رنگ کے کپڑے تھے انہوں نے اس میں سے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا: واہ واہ، ابو ہریرہ آج اس کپڑے سے ناک صاف کر رہا ہے اور ایک زمانہ تھا کہ میں منبر رسول ﷺ اور حضرت عائشہ کے حجرے کے درمیان بھوک کی وجہ سے نڈھال ہو کر گر گیا تو گزرنے والے یہ سمجھتے ہوئے میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے کہ شاید یہ پاگل ہو گیا ہے حالانکہ میں بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۱: حضرت فضالہ بن عبیدرضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھایا کرتے تو اصحاب صفہ میں سے بعض حضرات بھوک سے نڈھال ہو کر بے ہوش ہو کر گر جاتے تو دیہاتی لوگ کہتے کہ یہ پاگل ہیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان سے فرماتے اگر تم جان لو کہ اس فقر وفاقے پر اللہ تعالیٰ تمہیں کس قدر انعام و اکرام سے نوازیں گے تو تم لوگ اس سے بھی زیادہ فقر وفاقے کو پسند کرنے لگو۔ فضالہ کہتے ہیں کہ میں اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۲: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ خلاف عادت (وقت میں) گھر سے نکلے۔ اس وقت آپ ﷺ سے ملاقات کے لیے بھی کوئی نہیں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ صرف آپ ﷺ کی ملاقات

السَّمُرُ حَتَّىٰ إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعْزِرُنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ اذْنَ وَضَلَّ عَمَلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَرْوَانَ .

۲۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَمَخَطَ فِي أَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخَّ بَخَّ يَتَمَخَطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَجْرُ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًا عَلَيَّ فَبَجَى الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى أَنَّ بِي الْجُنُونَ وَمَالِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۲۵۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِي نَا حَيَّوَةَ بْنُ شَرِيحٍ ثَنِي أَبُو هَانِيءِ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَبِّيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخْرُجُ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخِصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصَّفَةِ حَتَّى تَقُولَ الْأَعْرَابُ هُوَ لَاءِ مَجَانِينٍ أَوْ مَجَانُونَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انصرفت إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزُدُوا وَافَاقَةَ وَحَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ نَا شَيْبَانَ أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ

زیارت اور سلام عرض کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمرؓ بھی آگئے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کیسے آنا ہوا عمر؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھوک کی وجہ سے آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے کچھ بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ پھر وہ سب ابواہیشم بن محمدان انصاری کے گھر کی طرف چل پڑے۔ ابواہیشم کے ہاں بہت سے کھجوروں کے درخت اور کثیر تعداد میں بکریاں تھیں البتہ خادم کوئی نہیں تھا۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو انہیں موجود نہ پا کر ان کی بیوی سے پوچھا کہ کہاں گئے ہیں؟ عرض کیا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ ایک مشک اٹھائے ہوئے پہنچ گئے۔ پھر مشک رکھی، اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لپٹ گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ پھر ابواہیشم ان تینوں حضرات کو لے کر اپنے باغ میں چلے گئے ان کے لیے کپڑا بچھایا اور درخت سے کھجور کا کچھا توڑ کر حاضر کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ہمارے لیے صرف تازہ کھجوریں ہی کیوں نہ لائے؟ انہوں نے عرض کیا میں اس ارادہ سے تازہ پختہ اور نیم پختہ کھجوریں لایا ہوں تاکہ آپ جو چاہیں اختیار فرمائیں۔ پس انہوں نے کھجوریں کھائیں اور میٹھا پانی پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ ٹھنڈا سایہ، پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ایسی نعمتیں ہیں کہ قیامت کے دن ان کے متعلق تم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ پھر جب ابواہیشم آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کرنے کیلئے جانے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا دو دو والا جانور ذبح نہ کرنا۔ چنانچہ ابواہیشم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور پکا کر پیش کیا تو ان حضرات نے کھانا کھایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی خادم نہیں۔ انہوں نے عرض کیا ”نہیں“ یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آنا (تھوڑے ہی دنوں میں) نبی اکرم ﷺ کی

يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْفَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرْنِي وَجْهَهُ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَهْبَتْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ التَّجْوُعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ فَاَنْطَلَقُوْا اِلَى مَنْزِلِ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانَ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النُّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لَا مَرَاتِهِ اَيْنَ صَاحِبِكِ فَقَالَتْ اِنْطَلَقْتُ يَسْتَعِدُّ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْتَمِسُوْا اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعُمُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَمِسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْدِيْهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ ثُمَّ اَنْطَلَقَ بِهِمْ اِلَى حَدِيْقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بَسَاطًا ثُمَّ اَنْطَلَقَ اِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنِيٍّ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنْتَقِيْتُمْ لَنَا مِنْ رُطْبِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ قَالَ تَخِيْرُوْا مِنْ رُطْبِهِ وَبُسْرِهِ فَاَكَلُوْا وَهَرَبُوْا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَالدِّيُّ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيْمِ الدِّيُّ تُسَالُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطْبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَاَنْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَضَعُ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ ذَرٍّ فَرِيْدٍ لَّهُمْ عَنَا قَا اَوْ جَذِيًّا فَاَتَا هُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبِيٌّ فَاَتِنَا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا نَالِكٌ فَاَتَاهَا اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرُ مِنْهُمَا قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهُ اِخْتَرْتَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ الْمُسْتَشَارَ مُوْتَمَنٌ خُذْ هَذَا فَاِنِّيْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَيَسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَاَنْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ اِلَى اِمْرَاتِهِ فَاخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تُعْتَبَهُ قَالَ هُوَ عَيْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقِ بَطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وَفَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

خدمت میں دو قیدی پیش کئے گئے۔ تو ابوالہشیم بھی حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا ان میں سے جسے چاہو لے جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا آپ ﷺ جو چاہیں دے دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے یہ لے لو کیونکہ میں اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں اور سنو سنو تمہیں اس سے بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں۔ جب ابوالہشیم نے بیوی کے پاس جا کر نبی اکرم ﷺ کا ارشاد سنایا تو وہ کہنے لگیں کہ تم نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل اس صورت میں کر سکتے ہو کہ اسے آڑ لو کر دو۔ ابوالہشیم کہنے لگے تو پھر یہ اسی وقت آزاد ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر نبی یا خلیفہ کے ساتھ دو قسم کے عقلمند رکھتے ہیں ایک وہ جو اسے اچھے کاموں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں اور دوسرے وہ جو اسے خراب کرتے ہیں۔ لہذا جسے برے رفقائے نجات دے دی گئی وہ نجات پا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَأْبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثِ شَيْبَانَ أَمَّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَطْوَلُ وَشَيْبَانَ ثِقَّةٌ عِنْدَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ.

۲۵۳: ہم سے روایت کی صالح بن عبد اللہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے وہ عبد الملک بن عمیر سے اور وہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر باہر تشریف لائے۔ اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن اس میں حضرت ابوبریرہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شبیان کی حدیث ابو عوانہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور طویل ہے۔ شبیان محدثین کے نزدیک ثقہ اور صاحب کتاب (یعنی علم والے) ہیں۔

۲۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَأْسِيَّارٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنصُورٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجْرَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۵۴: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی بھوک کی شدت بیان کی اور پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ ہم نے ایک ایک پتھر باندھ رکھا ہے۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اپنا کپڑا اٹھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَأْبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ السُّتْمُ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُمْ نَبِيَكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۲۵۵: سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر کو فرماتے ہوئے سنا: کیا تمہیں تمہارا پسندیدہ کھانا اور پانی میسر نہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کو (بعض اوقات) پیٹ بھر کر ادنیٰ قسم کی کھجوریں بھی حاصل نہ

ہوتی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عوانہ اور کئی راوی اسے سماک بن حرب سے اس کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ شعبہ یہی حدیث سماک سے وہ نعمان بن بشیر سے اور وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔

صَحِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَمَاقٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ.

۱۱۹: باب غناء در حقیقت دل سے ہوتا ہے

۱۱۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حقیقی مالداری، مال کی کثرت نہیں بلکہ نفس کا غنی ہونا ہی اصل مالداری ہے۔

۲۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ بْنُ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حقیقی زہد یہ ہے کہ آرزوؤں اور امیدوں کی کمی کی جائے مطلب یہ ہے کہ زہد دنیا سے بے رغبتی کی اس کیفیت کا نام ہے جو انسانی دل پر اس طرح طاری ہو کہ دل دنیا سے بے زار اور آخرت کی طرف راغب و متوجہ رہے (۲) آدمی کا دنیا میں گھر مناسب کپڑے اور روٹی پانی کے برتن کے علاوہ کوئی حق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی قدر نصیب فرماوے (۳) بندہ کا مال وہی ہے جو حدیث میں بیان فرما دیا ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ وارثوں کا ہے (۴) توکل و یقین بہت بڑی دولت ہے اس کی وجہ سے نبی طور پر رزق ملتا ہے (۵) مسلمان فقراء کی فضیلت حدیث مبارکہ میں اچھی بیان کر دی ہے (۶) سرور کونین ﷺ کی حیات مبارکہ کتنی سادہ اور تنگی کی تھی کہ دو دن متواتر جو کی روٹی اور گوشت سے سیر نہ ہوئے اسی طرح صحابہ کرام کی زندگی عسرت اور تنگی کی تھی۔ حقیقت یہ کہ یہ لوگ دنیا میں کسی اور مقصد کے لئے بھیجے گئے تھے اور وہ مقصد بہت عالی ہے اور جن کے مقاصد عالی ہوتے ہیں ان کے نزدیک دنیا کچھ وقعت نہیں رکھتی۔

۱۲۰: باب حق کے ساتھ مال لینے کے متعلق

۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اخْتِذِ الْمَالِ بِحَقِّهِ

۲۵۷: ابو ولید کہتے ہیں میں نے حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی خولہ بنت قیس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اسے حق اور حلال طریقے سے حاصل کیا اس کے لیے اس میں برکت دی گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہی آگ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو ولید کا نام عبید بن سنوطا ہے۔

۲۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَلَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْرَةَ بِنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْمَالِ خَضِرَةٌ خُلُوَّةٌ مِنْ أَصَابَةِ بَحْقِهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرُبُّهُ مُتَخَوِّضٌ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ أَبُو الْوَلَيْدِ اسْمُهُ عُبَيْدُ بْنُ سَنُوطَا.



## ۱۲۱: بَابُ

## ۱۲۱: بَابُ

۲۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار اور دراهم کے بندوں پر لعنت کی گئی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی ابو ہریرہ ہی سے مرفوعاً منقول ہے جو اس سے طویل ہے۔

۲۵۸: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدَ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعْنُ عَبْدَ الدِّينَارِ وَلَعْنُ عَبْدَ الدِّرْهِمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مِنْ هَذَا وَأَطْوَلُ.

## ۱۲۲: بَابُ

## ۱۲۲: بَابُ

۲۵۹: ابن کعب بن مالک انصاری اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا مال اور مرتے کی حرص انسان کے دین کو خراب کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

۲۵۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا دَنَبَانِ جَانِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدِ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يَصِحُّ اسْنَادُهُ.

## ۱۲۳: بَابُ

## ۱۲۳: بَابُ

۲۶۰: حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے) بورے پر سے سوکراٹھے تو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات تھے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اجازت دیجئے کہ آپ ﷺ کے لیے ایک بچھونا بنا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا کام۔ میں تو دنیا میں اس طرح ہوں کہ جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سائے کی وجہ سے بیٹھ گیا پھر وہاں سے روانہ ہو گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثْرَفِي جَنْبِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ مَالِي وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَائِبٍ اسْتَضَلَّتْ تَحْتِ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَ كَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

## ۱۲۴: بَابُ

## ۱۲۴: بَابُ

۲۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

۲۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ وَ أَبُو

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب ۱۲۵

۲۶۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ ان میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک وہیں رہ جاتی ہے اس کے پیچھے اس کا مال، اولاد اور عمل جاتے ہیں۔ اولاد اور مال واپس آجاتے ہیں اور عمل (اس کے ساتھ) باقی رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶: باب اس بارے میں کہ زیادہ کھانا مکروہ ہے ۲۶۳: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان نے پیٹ سے بد تر برتن نہیں بھرا۔ چنانچہ ابن آدم کے لیے کمر سیدھی کرنے کیلئے چند لقمے کافی ہیں۔ اگر اس سے زیادہ ہی کھانا ہو تو پیٹ کے تین حصے کر لے۔ ایک کھانے کے لیے دوسرا پانی کیلئے اور تیسرا سانس لینے کیلئے۔ حسن بن عرفہ بھی اسماعیل بن عیاش سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقدم بن معدیکرب نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی لیکن اس میں ”سَمِعْتُ النَّبِيَّ“ میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ الفاظ نہیں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مطلب یہ ہے کہ حلال میں برکت ہوتی ہے تھوڑے سے مال کے ذریعہ بہت

فائدہ ہوتا ہے اور حرام مال جہنم میں جانے کا ذریعہ اور بے برکت بھی ہے جو صرف پیسے کا بندہ ہے اس پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ واقعی مال اور لالچ ہلاک کرنے والے ہیں دنیا کی مثال اس درخت کے ساتھ دی کہ جس کے سایہ کے نیچے کوئی مسافر تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے اور درخت کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے نیز سب کچھ یہاں رہ جاتا ہے صرف اعمال ساتھ دیتے ہیں۔

ذَاوُدَ قَالَا نَا زْهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنِي مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

## باب ۱۲۵

۲۶۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَ فَيَرْجِعُ الْإِنَانُ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَبْعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْأَكْلِ ۲۶۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْحَمَصِيُّ وَحَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَءَ أَدَمِي وَعَاءٌ شَرًّا مِنْ بَطْنِ بَحْسَبِ ابْنِ آدَمَ أَكْلَاتٍ يَقْمَنُ صَلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَهَ قُلْتُ لَطْعَامِهِ وَتُلْتُ لِشَرَابِهِ وَتُلْتُ لِنَفْسِهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ نَحْوَهُ وَقَالَ الْمَقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## بَحَالِصَةُ الْبَابِ :

## ۱۲۷: باب ریا کاری اور شہرت کے متعلق

۲۶۴: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو دکھا دیتے ہیں اور جو شخص لوگوں کو سنانے کیلئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو سنا دیتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت جناب اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۶۵: حضرت شفیاء صحیحی کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کہا گیا۔ ابو ہریرہؓ، میں بھی ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو۔ فرمایا ضرور بیان کروں گا۔ پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ ﷺ نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ ﷺ کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا۔ اس کے بعد ابو ہریرہؓ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہو گئے۔ تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر تک سہارا دینے کھڑا رہا۔ پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے نزول فرمائیں گے۔ اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی۔ پس جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ وہ تین شخص ہوں گے۔ ایک حذیفہ بن یمان، دوسرا شہید اور تیسرا دستند شخص۔ اللہ تعالیٰ قاری سے چچھسے نیا

## ۱۲۷: بَاب مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسَّمْعَةِ

۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يَسْمَعُ يُسْمَعُ اللَّهُ بِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمَهُ اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدُبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۶۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شَفِيًّا الْأَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالُوا أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَنُوتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ وَبِحَقِّ لِمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفْعَلُ لِأَحَدٍ حَدِيثَكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ ثُمَّ نَشَخَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْخَةً فَمَكَّنَا قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَفْعَلُ لِأَحَدٍ حَدِيثَكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَخَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْخَةً شَدِيدَةً ثُمَّ أَفَاقَ وَ مَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ أَفْعَلُ لِأَحَدٍ حَدِيثَكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَخَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْخَةً شَدِيدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًا عَلَى وَجْهِهِ فَاسْتَدْتُهُ

میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول  
 (ﷺ) پر نازل کی عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ  
 پوچھیں گے تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ وہ  
 عرض کرے گا میں اسے دن اور رات پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ  
 فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو۔ اسی طرح فرشتے بھی اسے  
 کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم اس لیے ایسا کرتے  
 کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے۔ (یعنی شہرت اور ریاکاری کی  
 وجہ سے ایسا کرتے تھے) چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا۔ پھر مالدار آدمی  
 پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے۔ کیا میں  
 تمہیں مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا۔  
 عرض کرے گا ہاں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری دی ہوئی دولت  
 سے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں قرابتداروں سے صلہ رحمی کرتا اور  
 خیرات کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ فرشتے بھی کہیں  
 گے تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا  
 سخی ہے۔ سو ایسا کیا جا چکا۔ پھر شہید کولایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے  
 گا تو کس لئے قتل ہوا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا  
 حکم دیا۔ پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ  
 اس سے فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا۔ فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا  
 ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر  
 ہے۔ پس یہ بات کہی گئی۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم  
 ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے زانو پر مارتے ہوئے فرمایا اے  
 ابو ہریرہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے ان ہی تین  
 آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ ولید ابو عثمان مدائنی کہتے ہیں  
 مجھے عقبہ نے بتایا کہ یہی شخص حضرت معاویہؓ کے پاس گئے اور انہیں  
 حدیث سنائی۔ ابو عثمان کہتے ہیں مجھے علاء بن حکیم نے بتایا کہ یہ  
 شخص حضرت امیر معاویہؓ کے پاس جلا دتھے۔ کہتے ہیں حضرت  
 امیر معاویہؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ  
 حدیث بتائی تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی

طَوِيلًا ثُمَّ آفَاقَ فَقَالَ تَبَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى  
 الْعِبَادِ لِيَقْضَىٰ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَائِيَةٌ فَأَوَّلُ مَنْ  
 يَدْغُوَابِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ  
 اللَّهِ وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ لِلْقَارِي أَلَمْ  
 أَعْلِمُكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَىٰ رَسُولِي قَالَ بَلَىٰ يَا رَبِّ قَالَ  
 فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ أَقْرُبُ بِهِ آثَاءَ  
 اللَّيْلِ وَأَثَاءَ النَّهَارِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ  
 الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ بَلْ أَرَدْتُ أَنْ يُقَالَ  
 فَلَانَ قَارِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ وَيُوتَىٰ بِصَاحِبِ الْمَالِ  
 فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَمْ أَوْسِعْ عَلَيْكَ حَتَّىٰ لَمْ أَدْعُكَ أَلَمْ  
 تَحْتَاجْ إِلَيَّ أَحَدٍ قَالَ بَلَىٰ يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ  
 فِيمَا آتَيْتَكَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ  
 فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ  
 وَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ بَلْ أَرَدْتُ أَنْ يُقَالَ فَلَانَ جَوَادٌ وَقَدْ قِيلَ  
 ذَاكَ وَيُوتَىٰ بِالذِّئْبِ قِيلَ فِي سَبِيلِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ  
 فِيمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ أَمَرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ  
 فَقَاتَلْتُ حَتَّىٰ قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ  
 الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ بَلْ أَرَدْتُ أَنْ يُقَالَ  
 فَلَانَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ رُكْبَتِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ  
 أَوْلَيْكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ تُسْعَرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ قَالَ أَلَوْلَيْدُ أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُقْبَةُ  
 أَنَّ شُفِيًّا هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلَىٰ مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا قَالَ  
 أَبُو عُثْمَانَ وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ كَانَ  
 سَيِّفًا لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ فَعَلَ بِهَذَا هَذَا  
 فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً

لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ پھر حضرت معاویہؓ اتنا روئے یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جائیں گے۔ اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شمر لے کر آیا ہے۔ پھر جب حضرت معاویہؓ کو ہوش آیا تو آپؓ نے چہرہ پونچھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حج فرمایا۔ پھر یہ آیت پڑھی ”مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا.....“ جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیتے ہیں اور اس میں کوئی

کمی نہیں رکھتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں۔ پس جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا وہ ضائع ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## باب : ۱۲۸

۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غم کے کتوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غم کا کتوں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے (خود) جہنم بھی دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کون داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا ریا کاری سے قرآن پڑھنے والے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

## باب : ۱۲۹

۲۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو اپنے کسی نیک عمل کو چھپاتا ہے لیکن جب وہ ظاہر ہو جاتا ہے تو بھی وہ اس کے ظاہر ہو جانے کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لیے دو اجر ہیں ایک چھپانے کا اور دوسرا ظاہر ہو جانے کا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے اور وہ ابوصالح سے یہ حدیث مرسل نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم اس حدیث کی تفسیر اس طرح

## باب : ۱۲۸

۲۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَالْمَحَارِبِيُّ عَنْ عَمَارِ بْنِ سَيْفِ الصُّبَيْيِّ عَنْ أَبِي مَعَانَ الْبَصْرِيِّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحَزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جُبُّ الْحَزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلُّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ وَنَ الْمُرَاوُنَ بِأَعْمَالِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

## باب : ۱۲۹

۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَابُؤُ دَاوُدَ نَابُؤُ سِنَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُطْلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ ذَلِكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرَ السِّرِّ وَأَجْرَ الْعَلَانِيَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى الْأَعْمَشُ وَغَيْرُهُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کرتے ہیں کہ جب اس کی نیکی لوگوں پر ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ اس کی تعریف کرتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور اسے آخرت میں بہتر معاملے کی امید ہوتی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ اللہ کی زمین پر گواہ ہو لیکن اگر کوئی شخص لوگوں کے اس سے مطلع ہونے کو اس لیے پسند کرے کہ وہ اس کی تعظیم و تکریم کریں گے تو یہ ریا کاری ہے جبکہ بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ لوگوں کے اس کے بھلائی سے مطلع ہونے پر خوشی کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بھی اس نیک کام میں اس کی اتباع کریں گے اور اسے بھی اجر ملے گا تو یہ ایک مناسب بات ہے۔

۱۳۰: باب آدمی اس کے ساتھ

ہوگا جس کے ساتھ وہ صحبت رکھے گا

۲۶۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسے وہ پسند کرے گا اور اسے اپنے کئے ہوئے عمل کا ہی اجر ملے گا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، صفوان بن عسالؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن بصری بواسطہ انسؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۶۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور جب فارغ ہوئے تو پوچھا سوال کرنے والا کہاں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اس کی تیاری میں لمبی لمبی نمازیں اور بہت زیادہ روزے تو نہیں رکھے ہاں اتنا ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تم بھی اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ إِذَا أُطْلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ إِنَّمَا مَعْنَاهُ أَنْ يُعْجِبَهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَيُعْجِبُهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ هَذَا فَإِمَّا إِذَا أَعْجَبَهُ لِيَعْلَمَ النَّاسُ مِنْهُ الْخَيْرَ وَيُكْرِمُوهُ وَيُعْظَمُ عَلَى ذَلِكَ فَهَذَا رِيَاءٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أُطْلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ رَجَاءٌ أَنْ يُعْمَلَ بِعَمَلِهِ فَتَكُونُ لَهُ مِثْلُ أَجُورِهِمْ فَهَذَا لَهُ مَذْهَبٌ أَيْضًا.

۱۳۰: بَابُ أَنَّ الْمَرْءَ مَعَ

مَنْ أَحَبَّ

۲۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الرَّقَاعِيُّ نَاخَفُصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا كَتَسَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ وَأَبِي مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ حَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَنَسِ.

۲۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سَمْعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ إِلَّا إِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَمَا رَأَيْتُ فَرَحَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا هَذَا حَدِيثٌ

صَحِيحٌ.

نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد اس بات سے زیادہ کسی چیز سے خوش ہوتے نہیں دیکھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۰: حضرت صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ ایک بلند آواز والا دیہاتی آیا اور عرض کیا اے محمد ﷺ اگر کوئی آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہو لیکن وہ ان سے مل نہیں سکا (یعنی عمل میں ان کے برابر نہیں) پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن آدمی اسی کیساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا يَحْيَى ابْنُ اَدَمَ اَنَا سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيٌّ الصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْهُ هُوَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ أَحَبِّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۷۱: ہم سے روایت کی احمد بن عبدہ ضعی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے صفوان سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے محمود کی حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے۔

۲۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ عَسَّالٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ.

**خَلَاءِ صِيَةِ النَّبِیِّ:** ریاء روایت سے مشتق ہے اس کے معنی ہیں اپنے آپ کو لوگوں کی نظر میں اچھا بنا کر پیش کرنا اور اپنی عبادت و نیکی کا سکہ جمانا اور اس کے ذریعہ لوگوں کی نظر میں اپنی قدر و منزلت چاہنا۔ سُنْعُهُ (سین کے اور میم کے جزم کے ساتھ) کے معنی ہیں وہ کام جو لوگوں کے سنانے اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا جائے دونوں میں فرق یہ ہے کہ ریاء کا تعلق دکھانے کے ساتھ ہوتا ہے اور سمعہ کا تعلق سمع (سنانے) کے ساتھ۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کوئی نیکی کا کام محض شہرت و ناموس اور حصول عزت کے لئے کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کے ان عیوب اور برے کاموں کو اپنی مخلوق کے سامنے ظاہر کر دے گا جن کو وہ چھپاتا ہے اور لوگوں کی نظر میں اس کو ذلیل و رسوا کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن اس کو اس نیکی عمل کا ثواب صرف اس کو دکھائے اور سنانے کا اجر و ثواب نہیں دے گا اور بھی کئی مطلب بیان کئے گئے ہیں (۲) ریاء اور سمعہ کی وجہ سے بڑے بڑے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ریاء کا کو گھسیٹ کر الٹا جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ لوگوں کے اس کی نیکی سے مطلع ہونے پر خوشی مطلب یہ کہ میری اتباع و پیروی کا جذبہ پیدا ہوگا اور یہ شخص اس طرح نماز پڑھے گا جس طرح میں پڑھ رہا ہوں۔

۱۳۱: باب اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کے متعلق

۱۳۱: بَابُ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى

۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا كَيْعِبٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۲: باب نیکی اور بدی کے بارے میں۔

۱۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْإِثْمِ

۲۷۳: حضرت نواس بن سمعان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے

۲۷۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور بدی کے بارے میں پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی عمدہ اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم لوگوں کا اس سے مطلع ہونا پسند نہ کرو۔

فَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ  
سَمْعَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِيمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِيمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ  
وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ .

۲۷۴: ہم سے روایت کی بندار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے وہ معاویہ بن صالح سے اور وہ عبد الرحمن سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے (خود) نبی اکرم ﷺ سے یہ بات پوچھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۴: حَدَّثَنَا بَنْدُازُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا  
مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَحْوَهُ الْأَنَّهُ قَالَ  
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ  
حَسَنٌ صَحِيحٌ .

### ۱۳۳: باب اللہ کے لیے محبت کرنا

۲۷۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ اس باب میں حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عبادہ بن صامتؓ، ابومالک اشعریؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبد اللہ بن ثوب ہے۔

### ۱۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللَّهِ

۲۷۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ  
بْنُ بُرْقَانَ نَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي  
رَبَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ  
يَغْطِيهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْمَرْزُوقِ  
وَإِبْنِ مَسْعُودٍ وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي مَالِكٍ  
الْأَشْعَرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ  
أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ نَا اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَوْبٍ .

۲۷۶: حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہؓ یا حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا سایہ نصیب ہوگا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) انصاف کرنے والا حکمران۔ (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پائی ہو۔ (۳) وہ شخص جو مسجد سے لکتا ہے تو واپس مسجد جانے تک اس کا دل اسی میں لگا رہتا ہے۔ (۴) ایسے دو

۲۷۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٍ عَنْ حَبِيبِ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ  
إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ  
كَانَ قَلْبُهُ مَغْلَقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ  
إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ فَاجْتَمَعَا عَلَيَّ ذَلِكَ



فخص جو آپس میں اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں سہ حق پر جا ہوتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جو تنہائی میں متہ ویدہ نہ کرے۔ نہ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ (۶) وہ شخص جسے حسین و جمیل حسب نسب والی عورت زنا کے لیے بلائے اور وہ یہ بہہ نہ کر سکا کہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۷) ایسا شخص جو اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مالک بن انسؒ سے بھی کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں شک ہے کہ ابو ہریرہؓ راوی ہیں یا ابوسعیدؓ۔ پھر عبید اللہ بن عمرؓ بھی اسے ضیب بن عبدالرحمن سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۷۷: ہم سے روایت کی سواد بن عبد اللہ غزیری اور محمد بن شعیب نے دونوں نے کہا ہم سے روایت کی یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ضیب بن عبدالرحمن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مالک بن انسؒ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی لیکن اس میں تیسرا شخص وہ ہے جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے اور ”ذات حسب“ کی جگہ ”ذات منصب“ کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۳۳: باب محبت کی خبر دینے کے متعلق

۲۷۸: حضرت مقدم بن معد یکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ اسے بتادے۔ اس باب میں حضرت ابو ذرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت مقدم کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۷۹: حضرت یزید بن نعامہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی سے بھائی چارگی قائم کر لے تو اس سے اس کا نام، اس کے والد کا

وَتَفَرَّقًا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتٌ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ بِسْمَالِهِ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ مِثْلَ هَذَا وَشُكٌّ فِيهِ وَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَوَاهُ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيهِ فَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۲۷۷: حَدَّثَنَا سَوَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَبْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ وَقَالَ ذَاتٌ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

### ۱۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِغْلَامِ الْحُبِّ

۲۷۸: حَدَّثَنَا بُنْدُازُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانِ نَائِرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ فَلْيُعَلِّمُهُ آيَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَنَسِ حَدِيثِ الْمُقَدَّامِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۲۷۹: حَدَّثَنَا هُنَادٌ وَ قُتَيْبَةُ قَالَا نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ الْقَصْبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

نام اور اس کے خاندان کا نام پوچھ لے۔ کیونکہ یہ بات محبت کو زیادہ قائم کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یزید بن نعامہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت ابن عمرؓ سے بھی اس حدیث کی مثل مرفوع روایت منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

۱۳۵: باب تعریف کرنے اور تعریف

کرنے والوں کی برائی

۲۸۰: ابو عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور امراء میں سے ایک امیر کی تعریف کرنے لگا تو مقداد بن اسود نے اس کے منہ میں مٹی ڈالنا شروع کر دی اور فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ زائدہ بھی یہ حدیث یزید بن ابی زیاد سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ مجاہد کی ابو عمر سے روایت اصح ہے۔ ابو عمر کا نام عبد اللہ بن سحمرہ ہے اور مقداد بن اسود سے مقداد بن عمرو کندی مراد ہیں ان کی کنیت ابو معبد ہے۔ یہ اسود بن عبد یغوث کی طرف منسوب ہیں کیونکہ انہوں نے بچپن میں انہیں جتنی (منہ بولا بیٹا) بنایا تھا۔

۲۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۳۶: باب مؤمن کی محبت کے متعلق

۲۸۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَيْسَ لَهُ عَنْ إِسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلَ لِلْمَوَدَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ هَذَا الْوَجْهَ وَلَا نَعْرِفُ لِيَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ.

۱۳۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمَدْحَةِ

وَالْمَدْحِجِينَ

۲۸۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَاتَنَى عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْراءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ ابْنُ الْأَسْوَدِ يَخْتَوِئِي وَجْهَهُ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْتَوِئِي وَجْوهَ الْمَدْحِجِينَ التُّرَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى زَائِدَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثٌ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَصَحُّ وَأَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ وَيُكْنَى أَبَا مَعْبِدٍ وَأَمَّا نَسَبٌ إِلَى الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ لَا لَهُ كَانَ تَبْنَاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ.

۲۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُفَيْمَانَ الْكُوفِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمِ الْحَيَّاطِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْتَوِئِي أَقْوَامَ الْمَدْحِجِينَ التُّرَابَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

۲۸۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ نَا سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ  
التَّجِيبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُمُ  
عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصَاحِبُ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَا كُلَّ  
طَعَامِكَ إِلَّا تَقِيًّا هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ . . . ہیں۔

**خلاصۃ الباب :** حدیث میں بشارت و خوش خبری ہے ان لوگوں کے لئے جو علماء و صلحاء اور بزرگان دین سے عقیدت و محبت اور دوستی رکھتے ہیں کہ وہ لوگ ان شاء اللہ قیامت کے دن انہی علماء و صلحاء اور بزرگان دین کے ساتھ اٹھیں گے اور آخرت میں ان کی رفاقت و مصیبت کی دولت پائیں گے۔ مثلاً علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ حدیث کا ظاہری مفہوم عمومیت پر دلالت کرتا ہے یعنی عمومی طور پر یہ نکتہ بیان فرمایا گیا ہے کہ جو شخص کسی سے محبت رکھتا ہے اس کا حشر اس کے ساتھ ہوگا خواہ نیک و صالح ہو یا بدکار و فاسق اس کی تائید المرء علی دین خلیلہ بھی آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے (۲) اللہ ہی کی رضا و خوشنودی کی خاطر محبت کرنے باہم بیٹھنے والے اور اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کرنے والے نور کے مبروں پر جلوہ افروز ہوں گے کہ انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے رہنے والوں میں سے وہ دو مسلمان شخص ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرتے ہیں اور ان کا باہم اجتماع اور جدا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ حضور ﷺ کی یہ تعلیم بھی ہے کہ جس مسلمان بھائی سے کسی کو محبت ہو تو اس کو بتا دینا چاہئے (۳) منہ پر تعریف کرنا مذموم ہے اس شخص کی حوصلہ شکنی کرنے کا حکم ہے کہ تعریف کرنے والے کے منہ میں مٹی ڈال دے۔

۱۳۷: باب مصیبت پر صبر کرنے کے بارے میں

۱۳۷: بَابُ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

۲۸۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے عذاب میں جلدی کرتا ہے اور دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے دیتا ہے اور اگر کسی کے ساتھ شر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا قیامت تک مؤخر کر دیتا ہے۔ اسی سند سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا زیادہ ثواب بڑی آزمائش یا بڑی مصیبت پر دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت کرتا ہے انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پس جو راضی ہو جائے اس کے لیے رضا اور جو ناراض ہو اس کے لیے ناراضگی مقدر ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے

۲۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ  
الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ  
الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُؤَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ عَظْمَ الْجَزَاءِ مَعَ عَظْمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ  
قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى وَمَنْ سَخَطَ  
فَلَهُ السَّخَطُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا  
الْوَجْهِ . . .

۲۸۳: اعمش کہتے ہیں میں نے ابوواکب کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی

۲۸۳: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ يَقُولُ قَالَتْ

اکرم ﷺ کے درد سے شدید کسی کا درد نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۵: مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون لوگ زیادہ آزمائش میں مبتلا کیے جاتے ہیں۔ فرمایا انبیاء پھر ان کے مثل اور پھر ان کے مثل (یعنی اطاعت الہی اور اتباع سنت میں) پھر انسان اپنے دین کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین پر سختی سے کاربند ہوتا تو سخت آزمائش ہوتی ہے اور اگر دین میں نرم ہوتا تو آزمائش بھی اس کے مطابق ہوتی ہے۔ پھر وہ آزمائش اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک وہ گناہوں سے پاک نہیں ہو جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مرد و عورت پر ہمیشہ آزمائش رہتی ہے۔ کبھی اس کی ذات میں کبھی اولاد میں اور کبھی مال میں یہاں تک کہ وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حذیفہ بن یمانؓ کی بہن سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۳۸: باب بینائی زائل ہونے کے متعلق

۲۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں نے کسی بندے سے دنیا میں اس کی آنکھیں سلب کر لیں تو اس کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

۲۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ مرفوع حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اگر کسی بندے کی بینائی زائل کر دی اور اس نے اس آزمائش پر صبر کیا اور مجھ سے ثواب کی امید

عَاشِيَةً مَا رَأَيْتُ الْوَجَعَ عَلَى أَحَدٍ أَشَدَّ مِنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَصَمِ بْنِ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُتْلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ ضَلْبًا اشْتَدَّ بَلَاءُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةً ابْتُلِيَ عَلَى قَدْرِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَائِبُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَالِدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَخْبِ حَدِيثُ بَنِي الْيَمَانِ.

۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْبَصَرِ

۲۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ نَاعِبُ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ نَا أَبُو ظَلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِذَا أَخَذْتُ كَرِيمَتِي عَبْدِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِي إِلَّا الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ظَلَالٍ اسْمُهُ هَلَالٌ.

۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاعِبُ الرَّزَاقِ نَاسِطِيَانِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ

رکھی تو میں اس کے لیے جنت سے کم بدلہ دینے پر کبھی راضی نہیں ہوں گا۔ اس باب میں عرباض بن ساریہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب آزمائش والوں کو ان مصیبتوں کا بدلہ دیا جائے گا تو اہل عافیت تمنا کریں گے کاش ان کی کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دی جاتیں تاکہ انہیں بھی اسی طرح اجر ملتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اعمش سے بھی نقل کرتے ہیں۔ اعمش طلحہ بن مصرف سے اور وہ مسروق سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۲۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو موت کے بعد شرمندہ نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس چیز پر ندامت ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر نیک ہو تو نادم ہوگا کہ میں نے زیادہ عمل کیوں نہ کیا اور اگر گناہ گار ہے تو اس بات پر ندامت ہوگی کہ میں گناہ سے کیوں نہ بچا۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ شعبہ نے یحییٰ بن عبید اللہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۲۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دنیا کو دین سے حاصل کریں گے۔ وہ (لوگوں کو دکھانے اور اپنا معتقد بنانے کے لیے) دُنبوں کی کھال کا لباس پہنیں گے اور ان کی زبانیں چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی جبکہ ان کے دل بھیرپوں کے دلوں سے بدتر ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم لوگ میرے سامنے غرور کرتے اور مجھ پر اتنی جرأت رکھتے ہو۔ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان میں ایک ایسا فتنہ برپا کروں گا کہ انکا بردبار ترین شخص بھی حیران رہ جائیگا۔ اس

عَزَّوَجَلَّ مَنْ أَذَقْتُ حَبِيْبِيْهِ فَصَبْرًا وَاحْتِسَابًا لَمْ اَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَفْرَاءَ أَبُو زُهَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَذُ أَهْلِ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلَ الثَّوَابِ لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرْضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرِفٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ شَيْئًا مِنْ هَذَا .

۲۹۰: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرَانَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوْتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُوْنُ أَزْدَادًا وَإِنْ كَانَ مُسِيْنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُوْنُ نَزْعٌ هَذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ .

۲۹۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ أَبِي الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتَلُوْنَ الدُّنْيَا بِالذِّبْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلسَّنَاسِ جُلُوْدَ الضَّانِ مِنَ اللَّيْنِ أَلْسِنَتُهُمْ أَهْلَى مِنْ السُّكَّرِ وَفُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّيَابِ يَقُوْلُ اللَّهُ أَبِي تَغْتَرُوْنَ أَمْ عَلَيَّ تَخْبِرُءُ وَنَ فِيْ حَلْفَتِ لَا بُعْتَنَ عَلَيَّ أَوْلِيْكَ مِنْهُمْ فَتَنِيْةٌ تَدْعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ .

باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۹۲: حضرت ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہیں اور ان کے دل مُصمّر سے زیادہ کڑوے ہیں۔ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہیں ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا کہ ان میں سے عقل مند شخص بھی حیران رہ جائے گا۔ کیا وہ لوگ میرے سامنے گھنڈا کرتے ہیں یا میرے سامنے اتنی جرأت کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ نَاحَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمْرَةَ ابْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلَسْتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوبُهُمْ أَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ فَبِي خَلَفْتُ لَا تِيحْنُهُمْ فِتْنَةٌ تَدْعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِي يَغْتَرُونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

**خلاصۃ الباب:** صبر کے معنی ہیں رکنا، منع کرنا، نفس کو کسی چیز سے باز رکھنا۔ اصطلاح شریعت میں صبر اس کو کہتے ہیں کہ نیکی اور برائی کے درمیان کشمکش کے وقت اپنے نفس کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ نیکی کو اختیار کرے اور برائی سے باز رہے صبر کی کئی اقسام ہیں۔ صبر فرض بھی ہے اور نفل بھی۔ فرض صبر تو وہی ہے جو فرضِ انصاف کی ادائیگی اور حرام چیزوں کے ترک (چھوڑنے) پر اختیار کرنا پڑتا ہے اور نفل صبر کی جو صورتیں ہیں ان میں کچھ یہ ہیں (۱) فقر و افلاس اور شدائد و آلام پر صبر کرنا (۲) کوئی صدمہ و تکلیف پہنچنے پر صبر کرنا (۳) اپنی مصیبتوں اور پریشانیوں کو چھپانا، باطنی احوال و کرامات کو چھپانا۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ فرضِ انصاف اور نفل دونوں طرح صبر کی بہت اقسام ہیں۔ مصائب و آلام کی وجہ سے گناہ معاف اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اس لئے کہ بہت زیادہ ثواب بہت بڑی آزمائش و مصیبت پر دیا جاتا ہے دلیل یہ ہے کہ سب سے زیادہ تکالیف انبیاء علیہ السلام پر آتی ہیں پھر درجہ بدرجہ بھی جتنا بھی کوئی نیک زیادہ ہوتا ہے اور مطیع اور متبع سنت زیادہ ہوتا ہے اس پر تکلیفیں بھی زیادہ آتی ہیں دوسرے باب میں ایک خاص نعمت کے (آنکھوں کی بینائی) سلب ہو جانے پر جنت کا وعدہ فرمایا اللہ تعالیٰ رحمت کا معاملہ فرماوے (۲) اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے کے بعد ندامت اور پشیمانی بہت ہوگی۔

۱۳۹: باب زبان کی حفاظت کرنے کے متعلق

۲۹۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی زبان قابو میں رکھو اپنے گھر میں رہو اور اپنی غلطیوں پر رو دیا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

۲۹۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمَلِكُ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَتَلِسَعُكَ بَيْتُكَ وَابْنُكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۹۴: حضرت ابو سعید خدریؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب

۲۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى البَصْرِيُّ نَا هَمَّادُ بْنُ

صح ہوتی ہے تو انسان کے تمام اعضاء اس کی زبان سے النجا کرتے ہیں کہ اللہ سے ڈرہم بھی تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوگی تو ہم سب سیدھے ہوں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

۲۹۵: ہناد بھی ابو اسامہ سے اور وہ حماد بن زید سے اسی حدیث کی طرح غیر مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد کی روایت سے جانتے ہیں۔ کئی راوی اسے حماد بن زید سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۲۹۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیتا ہے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ کر دیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم جو سہل بن سعد سے احادیث نقل کرتے ہیں وہ ابو حازم زاہد مدینی ہیں ان کا نام مسلم بن دینار ہے جبکہ ابو ہریرہ سے حدیث نقل کرنے والے ابو حازم کا نام سلمان بن اسحاق ہے اور وہ عزة الاشجعیہ کے مولیٰ ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

۲۹۸: حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفیؒ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: مجھے ایسی بات بتائیے کہ میں اس پر مضبوطی سے عمل کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے اور اسی پر قائم رہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: آپ ﷺ میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا:

زَيْدٌ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تَكْفُرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللَّهَ فَيُنَا فَيُنَا نَحْنُ بِكَ فَإِنْ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنْ اغْوَجْتِ اغْوَجْنَا.

۲۹۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصْحَحُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدَرُوا هُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَقْدِمِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْمِيهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اتَّوَكَّلْ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ أَبُو حَازِمٍ الزَّاهِدُ مَدِينِيُّ وَأَسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اسْمُهُ سَلَمَانُ الْأَشْجَعِيُّ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ وَهُوَ الْكُوفِيُّ.

۲۹۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَاعِزٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّي اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان بن عبد اللہ ثقفی ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۲۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر الہی کے علاوہ کثرت کلام سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور سخت دل والا اللہ تعالیٰ سے بہت دور رہتا ہے۔

۳۰۰: ابو بکر بن ابی نصر بھی ابو نصر سے وہ ابراہیم سے وہ عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۰۱: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: انسان کو اپنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ وہ نیکی کا حکم، برائی سے مخالفت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن یزید بن حنیس کی روایت سے جانتے ہیں۔

### ۱۴۰: باب

۳۰۲: حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلمان کو ابو درداء کا بھائی بنایا تو ایک مرتبہ سلمان ابو درداء سے ملنے کے لیے آئے اور ام درداء کو میلی کھلی حالت میں دیکھ کر اس کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا سے کوئی رغبت نہیں۔ پھر ابو درداء آگے اور سلمان کے سامنے کھانا لگا دیا اور کہنے لگے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا میں ہرگز اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم میرے ساتھ شریک نہیں ہو گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ابو درداء نے کھانا شروع کر دیا۔ رات ہوئی تو ابو درداء عبادت کے لیے جانے لگے لیکن سلمان نے انہیں منع کر

صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيِّ.

۲۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ثَلَجٍ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ تَقَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَكْثِرِ الْكَلَامَ بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنْ أَبْعَدَ النَّاسُ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبَ الْقَاسِي. ۳۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَبِيُّ أَبُو النَّضْرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاطِبٍ.

۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ قَالُوا نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ حُنَيْسِ الْمَكِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ قَالَ كُلُّ كَلَامٍ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَهْ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ حُنَيْسٍ.

### ۱۴۰: باب

۳۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو الْعَمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَجِيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَرَأَى سَلْمَانَ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً قَالَ مَا شَأْنُكَ مُتَبَدِّلَةً قَالَتْ إِنَّ أَحَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُومَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَقُومَ قَالَ لَهُ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ فَمَ الْآنَ



فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِصَنِيْعِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لَا هَلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَاتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ وَأَبُو الْعُمَيْسِ اسْمُهُ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُوْدِيِّ.

دیا اور کہا کہ سو جاؤ۔ چنانچہ وہ سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ جانے لگے تو اس مرتبہ بھی سلمان نے انہیں سلام دیا۔ پھر جب صبح قریب ہوئی تو سلمان نے انہیں کہا کہ اب اٹھو۔ چنانچہ دونوں اٹھے اور نماز پڑھی پھر سلمان نے فرمایا: تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور اسی طرح تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ لہذا ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کرو۔ اس کے بعد وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا سلمان نے ٹھیک کہا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمیس کا نام عقبہ بن عبد اللہ ہے۔ یہ عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

## باب : ۱۴۱

## باب : ۱۴۱

۳۰۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أَنْ اُكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِيْنِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنَ التَّمَسِّ رِضَى اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مَوْتَةَ النَّاسِ وَمَنِ التَّمَسَّ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَّةُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

حضرت عبدالوہاب بن ورد مدینہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے حضرت عائشہ کو لکھا کہ مجھے ایک خط لکھئے جس میں نصیحتیں ہوں لیکن زیادہ نہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے حضرت معاویہ کو لکھا: ”سلام علیک اما بعد“ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کو لوگوں کے غصے میں تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کی تکلیف دور کر دے گا اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کو اللہ کے غصے میں تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے انہی کے سپرد کر دے گا۔ والسلام علیک۔

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَتَبَتْ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۳۰۴: محمد بن یحییٰ، محمد بن یوسف سے وہ سفیان سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ کو لکھا اس کے بعد گزشتہ حدیث کے ہم معنی روایت موقوفاً منقول ہے۔

خلاصۃ الباب : زبان کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی زبان پر قابو حاصل کرے یعنی بے فائدہ کلام اور فحش گوئی اور سخت کلامی سے محفوظ رکھے اسی طرح شرم گاہ کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ زنا جیسی برائی سے اجتناب کرے تو نبی کریم ﷺ نے جنت میں داخل ہونے کی ضمانت دی۔ حضور ﷺ کی ضمانت دراصل حق تعالیٰ کی طرف سے ضمانت ہے کہ جس طرح وہ محض اپنے فعل سے بندہ کے رزق کا ضامن ہوا ہے اسی طرح اس نے پاکیزہ زندگی اختیار کرنے اور اعمال صالحہ پر جزا دینے اور انعامات سے نوازنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ اس کے نائب ہیں اس لئے آپ نے اس طرف سے ضمانت لی ہے۔ معلوم ہوا کہ لغویات سے زبان کو بچانا بہت ضروری بلکہ مباح کلام بھی قلیل کیا جائے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی عمدہ چیز ہے باقی سب کچھ وبال ہے۔

## أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ

### قیامت کے متعلق ابواب

۱۳۲: باب حساب و قصاص

کے متعلق

۱۳۲: يَابٌ مَا جَاءَ فِي شَانِ

الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

۳۰۵: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے بات نہ کریں اور اس دوران بندے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال نظر آئیں گے۔ بائیں طرف نظر دوڑائے گا تو اس طرف بھی اس کے کیے ہوئے اعمال ہی ہوں گے۔ پھر جب سامنے کی طرف دیکھے گا تو اسے دوزخ نظر آئے گی۔ پس اگر کسی میں اتنی بھی استطاعت ہو کہ وہ خود کو کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر دوزخ کی آگ سے بچا سکے تو اسے چاہیے کہ ایسا ہی کرے۔ ابوساب سے روایت ہے کہ کعب نے ایک دن یہ حدیث اعمش سے (روایت کرتے ہوئے) ہم سے بیان کی جب کعب بیان کر چکے تو فرمایا اگر کوئی خراسان کا باشندہ یہاں ہو تو وہ یہ حدیث اہل خراسان کو سنا کر ثواب حاصل کرے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ اس لیے کہ چہرہ اس بات (یعنی خدا سے ہمکلام ہونے) کے منکر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۶: حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی شخص کے قدم اللہ رب العزت کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے متعلق نہیں پوچھ لیا جائے گا۔ (۱) اس نے عمر کس چیز میں صرف کی۔ (۲) جوانی کہاں خرچ کی۔ (۳) مال کہاں سے کمایا۔ (۴) مال کہاں خرچ کیا۔ (۵) جو کچھ سیکھا

۳۰۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ شَأْمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَبْقَى وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ نَا وَكَيْعٌ يَوْمًا بِهِذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَعْمَشِ فَلَمَّا فَرَغَ وَكَيْعٌ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ أَهْلِ خِرَاسَانَ فَلْيَحْتَسِبْ فِي إِظْهَارِ هَذَا الْحَدِيثِ بِخِرَاسَانَ قَالَ أَبُو عِيْسَى لِأَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُونَ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۰۶: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَمِيرٍ أَبُو مُحَصِّنٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ قَيْسِ الرَّحْبِيِّ نَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خُمْسٍ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شِبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا

اس پر کتنا عمل کیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً صرف حسین بن قیس کی سند سے پہنچاتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے قدم بارگاہ خداوندی سے نہیں ہٹ سکیں گے یہاں تک کہ اس سے اس کی عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس نے کس چیز میں اسے صرف کیا۔ اپنے حاصل کردہ علم پر کتنا عمل کیا۔ مال کہاں سے کمایا، کہاں خرچ کیا اور اپنا جسم کس چیز میں مبتلا کیا؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعید بن عبد اللہ ابو ہریرہؓ سلمی رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں۔ ابو ہریرہؓ سلمی کا نام نضله بن عبید ہے۔

۳۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس مال و متاع نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال غصب کیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ لہذا ان برائیوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کر دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ لیکن اس کا ظلم ابھی باقی ہوگا۔ چنانچہ مظلوموں کے گناہوں کا بوجھ اس پر لاد دیا جائے گا اور پھر جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کریں جس نے اپنے کسی بھائی کی عزت یا مال میں کوئی ظلم کیا ہو اور پھر وہ آخرت میں حساب

نعرۃ من حدیث ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الآ من حدیث حسین بن قیس وحسین یضعف فی الحدیث وفي الباب عن ابی ہریرة و ابی سعید.

۳۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْتَأَلَ عَنْ عَمَلِهِ فِيمَا أَفَاءَهُ وَعَنْ عَمَلِهِ فِيمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جَسَمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ هُوَ مَوْلَى أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَأَبُو بَرزَةَ الْأَسْلَمِيُّ اسْمُهُ نَضْلَةُ بْنُ عَبِيدٍ.

۳۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَدْرُونَ مَنْ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مَنْ أَمْتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَ أَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فِئْتِ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أَخَذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطَرَحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَرَحَ فِي النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۰۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَ نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَا نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ

و کتاب سے پہلے اس کے پاس آ کر اپنے ظلم کو معاف کرا لے کیونکہ اس دن نہ تو درہم ہوگا اور نہ دینار۔ اگر ظالم کے پاس نیکیاں ہوں گی تو اس سے لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس ظلم کے بدلے میں مظلوموں کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس بھی اسے سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل حقوق کو ان کے حقوق پورے پورے ادا کرنا ہوں گے۔ یہاں تک کہ بغیر سینگ کی بکری کا سینگ والی بکری سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### باب: ۱۴۳

۳۱۱: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سورج بندوں سے صرف ایک یا دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ کون سا میل مراد لیا۔ زمین کی مسافت یا وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ سورج لوگوں کو پگھلانا شروع کر دے گا چنانچہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ کوئی ٹخنوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک اور کوئی منہ تک ڈوبا ہوا ہوگا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا گویا کہ اسے لگام ڈال دی گئی ہو۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَانَتْ لَا حِيَةَ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ فِي عَرْضِ أَوْ مَالٍ فَجَاءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ أَنْ يُؤَخَذَ وَلَيْسَ نَمَّ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَلُوا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۳۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدَّنَ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى تَقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقُرْنَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### باب: ۱۴۳

۳۱۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ نَا الْمُقَدَّادُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذْيَبَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى تَكُونَ قَيْدَ مِيلٍ أَوْ اثْنَتَيْنِ قَالَ سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ لَا أَذْرَى أَى الْمِيلَيْنِ عَنَى أَمْسَافَةُ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلُ الَّذِي يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَصَهْرُهُمْ الشَّمْسُ فَيَكُونُونَ فِي الْعَرَقِ بِقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْجَامَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ أَى يُلْجِمُهُ الْجَامَا وَفِي الْبَابِ



ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قیامت کے دن پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جنہیں منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

### ۱۳۵: باب آخرت میں لوگوں کی پیشی

۳۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے۔ پہلی دو مرتبہ تو گفت و شنید اور عفو و درگزر ہوگی جبکہ تیسری مرتبہ نامہ اعمال ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ چنانچہ کوئی دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں لے گا۔ یہ حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ حسن کا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ لہذا اس کی سند متصل نہیں۔ بعض اسے علی بن علی رفاعی سے وہ حسن سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

### ۱۳۶: باب اس کے متعلق

۳۱۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب کتاب سختی سے کیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا وہ تو اعمال کا سامنے کرنا ہے (یعنی پیش ہونا ہے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب نے بھی اسے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے۔

### ۱۳۷: باب اس سے متعلق

۳۱۹: حضرت انسؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن انسان کو اس طرح لایا جائیگا گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تمہیں دولت، غلام، لونڈیاں اور

نَابِهْرُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ رَجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجْرُونَ عَلَى وَجُوهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

### ۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرَضِ

۳۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِ كَيْعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرَضَاتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَادِيزٌ وَأَمَّا الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تُطَيَّرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ وَأَخَذَ بِشِمَالِهِ وَلَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَبْلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ الرَّفَاعِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

### ۱۳۶: بَابُ مِنْهُ

۳۱۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْعَرَضُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ أَيْضًا عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.

### ۱۳۷: بَابُ مِنْهُ.

۳۱۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا ابْنَ الْمُبَارَكِ نَا اسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بَابِنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَدَحٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ تَعَالَى فَيَقُولُ اللَّهُ

بہت سے انعام واکرام سے نواز تھا۔ تم نے اس کا کیا کیا۔ وہ عرض کرے گا میں نے اسے جمع کیا اور اتنا بڑھایا کہ پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ اے اللہ! تو مجھے واپس بھیج دے تاکہ میں وہ سب کچھ لے آؤں۔ پس اگر اس بندے نے نیکی آگے نہ بھیجی ہوگی تو اسے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں متعدد راویوں نے یہ حدیث حسن سے ان کے قول کے طور پر بیان کی۔ مسند نہیں بیان کی۔ اسماعیل بن مسلم حدیث میں ضعیف ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۲۰: حضرت ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندہ (بارگاہ الہی) میں حاضر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے سننے اور دیکھنے کی قوت نہ دی۔ کیا میں نے تجھے مال، اولاد نہ دیئے۔ کیا میں نے تیرے لئے جانور اور کھیتیاں مسخر نہ کئے۔ کیا میں نے تجھے اس حالت میں نہ چھوڑا کہ تو سردار بنایا گیا اور تو لوگوں سے چوتھائی مال لینے لگا، کیا تیرا خیال تھا کہ آج کے دن تو مجھ سے ملاقات کرے گا اور کہے گا ”نہیں اے رب“۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو پھر میں بھی تجھے آج اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اس قول ”کہ میں تجھے چھوڑ دوں گا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا کا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے عذاب میں ڈالوں گا“، بعض علماء نے اس آیت ”قَالِیَوْمَ نَنْسَاهُمْ“ (آج ہم ان کو بھلا دیں یعنی چھوڑ دیں گے) کا مطلب یہی بیان کیا ہے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج ہم ان کو عذاب میں چھوڑ دیں گے۔

۱۳۸: باب اسی کے متعلق

۳۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا“ (یعنی اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی) اور فرمایا کیا تم جانتے

أَعْطَيْتَكَ وَخَوَّلْتَكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتَهُ وَنَمَرْتَهُ وَتَرَكْتَهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرْنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ جَمَعْتَهُ وَنَمَرْتَهُ فَتَرَكْتَهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيَمُضِي بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدَّرُوا هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ وَلَمْ يُسْنِدُوهُ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ.

۳۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ التَّمِيمِيُّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لَهُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصْرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرَأْسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَطُنُّ أَتَيْتُكَ مَلَاقِي يَوْمَكَ هَذَا فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ لَهُ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسَيْتِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسَيْتِي الْيَوْمَ أَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ وَكَذَا فَسَرَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذِهِ الْآيَةَ (قَالِیَوْمَ نَنْسَاهُمْ) قَالُوا مَعْنَاهُ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي الْعَذَابِ.

۱۳۸: بَابُ مِنْهُ

۳۲۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا) قَالَ  
 اتَّذَرُونَ مَا أَخْبَارَهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ  
 أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ  
 عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمٍ  
 كَذَا وَكَذَا قَالَ بِهِذَا أَمْرَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ  
 غَرِيبٌ.

ہو کہ وہ کیا خبریں ہوں گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ اللہ اور  
 اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 قیامت کے دن یہ ہر غلام و باندی کے متعلق گواہی دے گی کہ  
 اس نے اس پر کیا کیا اعمال کیے ہیں۔ چنانچہ وہ کہے گی کہ اس  
 نے فلاں دن مجھ پر یہ عمل کیا۔ آپ نے فرمایا زمین کو اللہ  
 تعالیٰ نے اسی کام کا حکم دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**خلاصۃ الباب:** حساب کے معنی ہیں گننا، یہاں مراد ہے قیامت کے دن بندوں کے اعمال و کردار گننا اور ان کا  
 حساب کرنا، اللہ تعالیٰ کو تو سب کچھ معلوم ہے لیکن حساب اس لئے ہوگا تاکہ ان پر رحمت قائم ہو اور تمام مخلوق پر روشن ہو جائے کہ دنیا  
 میں کس نے کیا کیا؟ اور کون کس درجہ کا آدمی ہے بس قیامت کے دن کا حساب قرآن اور صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اس کا عقیدہ  
 رکھنا واجب ہے۔ قصاص کا معنی بدلہ و مکافات ہیں یعنی جس شخص نے جیسا کیا اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا۔ مطلب حدیث کا یہ ہے  
 کہ جب کوئی شخص کسی سخت صورت حال سے دوچار ہوتا اور کسی مشکل میں پڑ جاتا ہے تو دائیں بائیں دیکھنے لگتا ہے پس اس وقت ہر  
 بندے کیلئے ایک سخت ترین مرحلہ درپیش ہوگا اس لئے دائیں بائیں دیکھے گا تو نیک و بد اعمال نظر آئیں گے اور سامنے کی طرف آگ  
 نظر آئے گی حضور ﷺ نے فرمایا نجات کیلئے نیک اعمال کو ذریعہ بنائے اور صدقہ و خیرات کرے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ  
 ہو۔ اس جملہ کے دو معنی ہیں ایک تو مشہور ہے کہ صدقہ کرے دوسرا معنی یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوزخ میں جانے سے بچاؤ اور کسی پر ظلم  
 و زیادتی نہ کرو اگرچہ وہ ظلم و زیادتی ایک کھجور کے ٹکڑے ہی کی صورت میں یا اس کے برابر کیوں نہ ہو (۲) پانچ سوالات کی تیاری  
 کرنے کے بارہ میں حدیث مبارکہ میں تعلیم دی گئی ہے۔ یہ بھی بتا دیا گیا ہے جس نے لوگوں کے حقوق دینے میں وہ مفلس ہے کہ  
 کوئی نماز لے جا رہا ہے اور کوئی روزہ اسی طرح دوسری نیکیاں حقوق والے لے جائیں گے اور آدمی خالی ہاتھ کھڑا رہ جائے  
 گا کیونکہ حقوق اللہ تو معاف ہو سکتے ہیں لیکن حقوق العباد کو اہل حق ہی معاف کریں۔ تب ہی نجات ہوگی (۳) اللہ تعالیٰ کے دربار  
 میں پیشی کے بارہ میں احادیث لائے ہیں مطلب یہ ہے کہ پہلی مرتبہ پیش ہوئے تو اس وقت مجرمین اپنے گناہوں کا اقرار نہیں  
 کریں گے اور کہیں گے کہ ہم عذاب کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پاس آپ ﷺ کے احکام کسی بھی نبی نے نہیں پہنچائے اور  
 نہ کسی نے ہمیں بتایا کہ ہمارا کون سا عمل درست اور کون سا عمل درست نہیں۔ دوسری پیشی پر اعتراف کریں گے اور پھر عذر کریں  
 گے اور کہیں گے ہم سے غلطی ہوئی تھی اور کوئی کہے گا کہ میں تیری رحمت کی امید پر کوتاہ عمل اور غفلت کا شکار ہو گیا تھا۔ تیسری پیشی  
 پر تلامذہ اعمال تقسیم کئے جائیں گے نیک لوگوں کو دائیں ہاتھ اور مجرمین کو بائیں ہاتھ میں دئے جائیں گے۔

۱۳۹: باب صور کے متعلق

۱۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورِ

۳۲۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ صور کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ  
 ایک سینگ ہے جس میں قیامت کے دن پھونک ماری جائے

۳۲۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ  
 نَاسِلِيْمَانَ التَّمِيْمِيَّ عَنْ أَسْلَمَ الْعَجَلِيَّ عَنْ بَشْرِ بْنِ  
 شَعَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ  
 أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا



گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راوی اسے سلیمان تمیمی سے نقل کرتے ہیں ہم اسے صرف انہی کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔

۳۲۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کس طرح آرام کروں جبکہ اسرائیل نے صور میں منہ لگایا ہوا ہے اور ان کے کان اللہ کے حکم کے منتظر ہیں کہ وہ کب پھونکنے کا حکم دیں اور وہ پھونکیں۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں پر گراں گزری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور بہتر کارساز ہے ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے عطیہ سے بحوالہ ابوسعید مروفاً اسی طرح منقول ہے۔

### ۱۵۰: باب پل صراط کے متعلق

۳۲۴: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومنوں کا پل صراط پر یہ شعار ہوگا ”اے رب سلامت رکھ، اے رب سلامت رکھ“۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۲۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے دن اپنی شفاعت کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا: ”میں کروں گا“۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈنا۔ میں نے عرض کیا اگر میں آپ ﷺ کو پل صراط پر نہ پاؤں۔ آپ نے فرمایا پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا، میں نے عرض کیا اگر وہاں بھی نہ ہوں تو آپ نے فرمایا پھر حوض کوثر پر دیکھ لینا کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں جاؤں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَعُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرُواهُ غَيْرَ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

۳۲۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدَ اللَّهِ نَا خَالِدُ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ أَنْعَمَ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدْ أَلْقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْأَذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْعِ فَيَنْفَعُ فَكَانَ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدَرُوا مِنْ غَيْرِ وَجِهٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

### ۱۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الصِّرَاطِ

۳۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ.

۳۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَابِدُلُ بْنُ الْمُحَسَّرِ نَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونِ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو الْخَطَّابِ نَا النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ أَطْلُيكَ قَالَ أَطْلُبُنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبُنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبُنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَأِنِّي لَا أُحْطِي هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

## ۱۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

## ۱۵۱: باب شفاعت کے بارے میں

۳۲۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ نَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ فَأَكَلَهُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَهَشَّ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَذَرُونَ لِمِ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الْأَوْلِيَيْنَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصْرَ وَتَذَنُّوا لِلشَّمْسِ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْعَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَتَحَمَّلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ الْآتِرُونَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِأَدَمَ فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ الْآ تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ لَهُمْ أَدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتَهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا اشْكُورًا إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ الْآ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ الْآ تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ لَهُمْ نُوحٌ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ

۳۲۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دسی کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کھایا چونکہ آپ اسے پسند کرتے تھے۔ لہذا آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے نوح نوح کر کھایا۔ پھر فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کیوں؟ اس طرح کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک ہی میدان میں اس طرح اکٹھا کرے گا کہ انہیں ایک شخص اپنی آواز سنا سکے گا۔ اور وہ انہیں دیکھ سکے گا۔ سورج اس دن لوگوں سے قریب ہوگا۔ لوگ اس قدر غم و کرب میں مبتلا ہوں گے کہ اس کے تحمل نہیں ہو سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم لوگ کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں۔ کیا تم لوگ کسی شفاعت کرنے والے کو تلاش نہیں کرتے؟ اس پر کچھ لوگ کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کو تلاش کیا جائے چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ آپ ابوالبشر ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا، آپ میں اپنی روح پھونکی اور پھر فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہذا آج آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھ رہے۔ کیا آپ ہماری مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا جیسا اس سے پہلے کبھی نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا۔ مجھے اس نے درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا پس مجھ سے (نظارہ) حکم عدولی ہوگئی۔ لہذا میں شفاعت نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنی فکر ہے تین مرتبہ فرمایا: تم لوگ کسی اور کی طرف جاؤ۔ ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پھر نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے نوح علیہ السلام آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں۔ آپ دیکھتے

نہیں ہم کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں۔ کیا آپ ہماری حالت اور مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا۔ مجھے ایک دعائی گئی تھی میں نے اپنی قوم کے لیے ہلاکت کی دعا مانگ کر اس موقع کو ضائع کر دیا۔ مجھے اپنے نفس کی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے اے ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے آپ اللہ کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے تین مرتبہ ظاہری واقعہ کے خلاف بات کی۔ (ابوحیان نے وہ باتیں حدیث میں بیان کیں)۔ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنی فکر ہے (نفسی، نفسی) تم لوگ کسی اور کو تلاش کرو۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور ہم کلام ہونے کے شرف سے نوازا۔ آج آپ ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس تکلیف و کرب میں مبتلا ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غصہ فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی بعد میں فرمائے گا۔ میں نے ایک نفس کو قتل کیا حالانکہ مجھے قتل کا حکم نہ تھا لہذا میں سفارش نہیں کر سکتا۔ (نفسی، نفسی) مجھے اپنی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کے کلیم ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مریم علیہ السلام تک پہنچایا تھا اور اللہ کی

الَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كَذَّبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَكَرِهَنَّ أَبُو حَيَّانٍ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هُبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هُبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَلَّكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ الْآ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هُبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هُبُوا إِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ الْفَا هَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحَ مِنْهُ وَكَلِمَتِ النَّاسِ فِي الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ الْآ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هُبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هُبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغَفِرْ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ الْآ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ فَيَأْتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَجِرُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الْفَنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَيَّ أَحَدٌ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَارْفَعْ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ادْخُلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَاحِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنَ الْأَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي

طرف سے ایک جان میں پھر آپ نے گود میں ہونے کے باوجود لوگوں سے بات کی۔ ہماری مصیبت کا اندازہ کیجئے اور ہماری شفاعت کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آج کے دن میرے رب نے ایسا غضب فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ آپ اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں کریں

نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيحِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

گے۔ ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔ پس وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے محمد ﷺ آپ اللہ کے رسول ہیں آخری نبی ہیں۔ آپ کے اگلے بچھے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت سے ہماری شفاعت کیجئے کیونکہ ہم بڑی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ (حضور ﷺ فرماتے ہیں) چنانچہ میں چلوں گا اور عرش کے نیچے آ کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ میری زبان اور دل سے اپنی حمد و ثنا اور تعظیم کے وہ الفاظ جاری کریں گے جو اس سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے گئے۔ پھر کہا جائے گا اے محمد ﷺ (حضور ﷺ) سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا اے رب میں اپنی امت کی نجات اور فلاح کا طلب گار ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے محمد ﷺ آپ کی امت میں سے جن لوگوں پر حساب و کتاب نہیں انہیں جنت کے دائیں جانب کے دروازے سے داخل کر دیجئے اور وہ لوگ دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہونے کے مجاز ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جنت کے دروازوں کا فاصلہ اتنا ہے جتنا مکہ مکرمہ اور ”ہجر“ تا مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کا فاصلہ۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، انسؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۵۲: باب اسی کے متعلق

### ۱۵۲: بَابُ مِنْهُ

۳۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے ان افراد کے لیے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

۳۲۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَاعَبُدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَايِرِ مِنْ أُمَّتِي وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۳۲۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے اہل کبائر کے لیے ہے۔ محمد بن علی کہتے ہیں کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے محمد جو کبیرہ گناہوں والے نہیں ہوں گے ان سے شفاعت کا کیا تعلق۔ یہ حدیث اس سند سے

۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَايِرِ مِنْ أُمَّتِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ لِي جَابِرُ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكِبَايِرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

غریب ہے۔

۳۲۹: حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بغیر حساب و کتاب و عذاب کے جنت میں داخل کرے گا۔ پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے رب کی مٹھیوں (جیسا اس کی شاہان شان ہے) سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۳۲۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَيَّاتٍ مِّنْ حَيَّاتِ رَبِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۳۰: حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں اہلباء کے مقام پر ایک جماعت کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول بیان کیا۔ آپ نے فرمایا میری امت میں سے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ بنو تمیم کے لوگوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے علاوہ۔ آپ نے فرمایا ”ہاں“۔ پھر جب حدیث بیان کرنے والے کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ تو لوگوں نے کہا کہ یہ ابن ابی الجذعاء ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابن ابی جذعاء کا نام عبداللہ ہے۔ ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِأَهْلِ بَاءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْخِلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَ قَالَ سِوَايَ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ابْنُ أَبِي الْجَذَعَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَابْنُ أَبِي الْجَذَعَاءِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثُ الْوَّاحِدُ.

۳۳۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے بعض لوگ ایک گروہ کی سفارش کریں گے بعض ایک قبیلہ کی بعض ایک جماعت کی اور کچھ لوگ ایک ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفَنَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُضْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۳۲: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے نصف امت جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا تو

۳۳۲: حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَا عَبْدُ عَنَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَانِي ابْنٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيْرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ

میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ (شفاعت) ہر اس شخص کیلئے ہے جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔ یہ حدیث ابو یوسف نے ایک دوسرے صحابی کے واسطے سے روایت کی اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

### ۱۵۳: باب حوض کوثر کے بارے میں

۳۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض میں آسمان کے ستاروں کے برابر صحاحیاں ہیں۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۴: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے پر اپنے حوض سے زیادہ پینے والوں (کی تعداد) پر فخر کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبد الملک بھی اسے حسن سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں اس میں سمرہ کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

### ۱۵۴: باب حوض کوثر کے

#### برتن کے متعلق

۳۳۵: ابوسلام حبشی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بلوایا چنانچہ میں نجر پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا تو عرض کیا اے امیر المؤمنین مجھ پر خچر کی سواری شاق گزری ہے۔ انہوں نے فرمایا اے ابوسلام میں آپ کو مشقت میں نہیں ڈالتا لیکن میں نے اس لیے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ثوبان کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ میں چاہتا تھا

الشَّفَاعَةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ.

### ۱۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ

۳۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا بِشْرُ بْنُ شَعْبٍ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ ثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْبَارِئِقِ بَعْدَ نُجُومِ السَّمَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۳۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نِيْزَكِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ الدِّمَشْقِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَانَّهُمْ بَنِيَاهُونَ انَّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةٌ وَانِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَهُوَ أَصَحُّ.

### ۱۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ

#### أَوَانِي الْحَوْضِ

۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْحُبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحَمَلَتْ عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا بَا سَلَامَ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ بَلَّغْنِي عَنْكَ حَدِيثٌ

کہ خود آپ سے سنوں۔ ابوسلام نے بیان کیا کہ ثوبانؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرا حوض عدن سے بلقاء کے عمان تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو اس سے پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس پر سب سے پہلے جانے والے فقراء مہاجرین ہیں جن کے بال گرد آلود اور کپڑے میلے ہیں۔ وہ ناز و نعمت میں پٹی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور انکیلئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے فرمایا لیکن میں نے تو ناز و نعمت میں پرورش پانے والیوں سے نکاح کیا اور میرے لئے بند دروازے کھولے گئے۔ میں نے فاطمہ بنت عبد الملک سے نکاح کیا۔ یقیناً جب تک میرا سر گرد آلود نہ ہو جائے میں اسے نہیں دھوتا۔ اور اسی طرح اپنے بدن پر لگے ہوئے کپڑے بھی میلے ہونے سے پہلے نہیں دھوتا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور معدان بن ابی طلحہ سے بھی ثوبان کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔ ابوسلام حبشی کا نام مططور ہے۔

۳۳۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: حوض کے برتن کس طرح کے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اور ستارے بھی ایسی اندھیری رات کے کہ جس میں بادل بالکل نہ ہوں پھر وہ برتن جنت کے برتنوں میں سے ہیں۔ جس نے اس سے (یعنی حوض کوثر سے) ایک مرتبہ پی لیا اسے پھر پیاس نہیں لگے گی۔ اس کی چوڑائی بھی لمبائی ہی کی طرح ہوگی۔ یعنی عمان سے ایلہ تک۔ اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابوبرزہ اسلمیؓ، ابن عمرؓ، حارث بن وہبؓ اور مستورد بن شداد سے

تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ أَبُو سَلَامٍ ثَنِي ثَوْبَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَانَ الْبَلْقَاءِ مَاءٌ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوْلُ النَّاسِ زُرُودًا عَلَيْهِ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُؤْسًا الدُّنْسُ نِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكَحُونَ الْمُتَنَعِمَاتِ وَلَا يَفْتَحُ لَهُمُ السُّدُوقَالَ عُمَرُ لِكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَنَعِمَاتِ وَفَتَحْتُ لِي السُّدُوقَالَ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشَعْتَ وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَسْخَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سَلَامٍ الْحُبَشِيُّ اسْمُهُ مَمْطُورٌ.

۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ نَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا نَيْتَهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحَبَةٍ مِنْ آيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ أَحْرَمَا عَلَيْهِ عَرَضُهُ مِثْلَ طَوْلِهِ مَا يَبِينُ عَمَانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاءٌ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَالْمُسْتَوْرِدَ بْنَ شَدَادٍ وَرُوِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم حَوْضِي كَمَا بَيْنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْحَجْرِ الْأَسْوَدِ.

بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمر سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

## باب ۱۵۵

## باب ۱۵۵

۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ نَا عَبَثَ بْنَ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّينَ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيِّينَ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيِّينَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتَّى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيمٍ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَبَلَ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَلَكِنْ أَرَفَعُ رَأْسَكَ فَانظُرْ قَالَ فَإِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِيمٌ قَدْ سَدَّ الْأَفْقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيلَ هُوَ لَأَيُّ أُمَّتِكَ وَسِوَى هُوَ لَأَيُّ مِنْ أُمَّتِكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْأَلُوهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَاتِلُونَ هُمْ أَبْنَاءُ الَّذِينَ وَلِدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْإِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَسْتَرْفُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عِجْشَةَ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَاءَهُ أُخْرَفُ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عِجْشَةُ وَفِي

۳۳۷: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ معراج کے لیے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کا ایسے نبی یا نبیوں پر گزر ہوا کہ ان کے ساتھ ایک قوم تھی پھر کسی نبی یا نبیوں پر سے گزرے تو ان کے ساتھ ایک جماعت تھی۔ پھر ایسے نبی یا انبیاء پر سے گزر ہوا کہ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ایک بڑے مجمع کے پاس سے گزرے تو پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم۔ آپ ﷺ سر کو بلند کیجئے اور دیکھئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچانک میں نے دیکھا کہ وہ ایک جم غفیر ہے جس نے آسمان کے دونوں جانب کو گھیرا ہوا ہے۔ پھر کہا گیا یہ آپ ﷺ کی امت ہے اور اس کے علاوہ ستر ہزار آدمی اور ہیں جو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ گھر چلے گئے۔ نہ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ نے بتایا۔ چنانچہ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید وہ ہم لوگ ہوں جبکہ بعض کا خیال تھا کہ وہ فطرت اسلام پر پیدا ہونے والے بچے ہیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا وہ، وہ لوگ ہیں جو نہ داغھے ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ ہی بدفالی لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس پر عکاشہ بن محسن کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میں ان میں سے ہوں۔ آپ نے

۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ نَا عَبَثَ بْنَ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّينَ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيِّينَ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيِّينَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتَّى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيمٍ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَبَلَ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَلَكِنْ أَرَفَعُ رَأْسَكَ فَانظُرْ قَالَ فَإِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِيمٌ قَدْ سَدَّ الْأَفْقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيلَ هُوَ لَأَيُّ أُمَّتِكَ وَسِوَى هُوَ لَأَيُّ مِنْ أُمَّتِكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْأَلُوهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَاتِلُونَ هُمْ أَبْنَاءُ الَّذِينَ وَلِدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْإِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَسْتَرْفُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عِجْشَةَ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَاءَهُ أُخْرَفُ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عِجْشَةُ وَفِي

فرمایا "ہاں"۔ پھر ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ میں بھی انہی میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابو ہریرہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعِ الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ نَا أَبُو عَمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَعْرَفْتُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَيْنَ الصَّلَاةُ

۳۳۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی جس پر ہم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عمل پیرا تھے۔ راوی نے عرض کیا نماز ویسی ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے نماز میں وہ کام نہیں کئے جن



کا تمہیں علم ہے (یعنی سستی اور بے پرواہی) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۳۳۹: حضرت اسماء بنت عمیس نخعیمیہ کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنا برا ہے وہ بندہ جس نے اپنے آپ کو (دوسروں سے) اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور بلند وبالا ذات کو بھول گیا۔ وہ بندہ بھی برا ہے جو جاہ و ظالم بن گیا اور جبار کو بھول گیا اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جو لوہو و لعب میں مشغول ہو کر قبروں اور قبر میں گل سڑ جانے والی ہڈیوں کو بھول گیا۔ اور وہ بندہ بھی برا ہے جس نے سرکشی و نافرمانی کی اور اپنی ابتداء خلق اور انتہاء کو بھول گیا۔ اسی طرح وہ بندہ بھی برا ہے جس نے دین کو دنیا کا مکانے کا ذریعہ بنایا۔ وہ بندہ بھی برا ہے جو دین کو شہادت کے ساتھ خلط ملط کرتا ہے اور وہ بندہ برا ہے جس نے حرص کو راہ نما بنا لیا اور وہ شخص بھی برا ہے جسے اس کی خواہشات گمراہ کر دیتی ہیں اور وہ بندہ جسے اس کی حرص ذلیل کر دیتی ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔

۳۴۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی مومن کسی دوسرے مومن کو بھوک کے وقت کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میوے کھلائیں گے۔ اور جو مومن کسی پیاسے مومن کو پیاس کے وقت پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگائی ہوئی خالص شراب پلائے گا اور جو مومن کسی برہنہ مومن کو لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور عطیہ سے بھی منقول ہے وہ اسے ابوسعید سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح اور اشد ہے۔

۳۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ذرا وہ پہلی رات چلا اور جو پہلی رات

قَالَ أَوْلَمُ تَصْنَعُوا فِي صَلَاتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ.

۳۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاعِبُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَاهَاشِمُ بْنُ سَعِيدِ الْكُوفِيِّ ثَنِي زَيْدُ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ عَمِيْسِ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَحَيَّلَ وَاحْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَ وَبئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى بئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَنَّا وَطَفَى وَنَسِيَ الْمُتَبَدُّا وَالْمُنْتَهَى بئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَحْتَلِ الدُّنْيَا بِالْذِينِ بئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَحْتَلِ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعَ يَقُوذُهُ بئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوَى يَضِلُّهُ بئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رُغِبَ يُدْذَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

۳۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ الْمُؤَدَّبِ نَاعِمَارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحِبِّ سَفِيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا أَبُو الْجَارُودِ الْأَعْمِيُّ وَاسْمُهُ زِيَادُ بْنُ الْمُنْدَرِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيَّةِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَاهُ مُؤْمِنًا عَلَى عُرَى كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خَضِرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ مَوْقُوفًا وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدَنَا وَ أَشْبَهُ.

۳۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَا أَبُو عَقِيلِ الثَّقَفِيُّ نَا أَبُو قُرَّةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ سِنَانَ التَّمِيمِيُّ ثَنِي بَكْرٍ

(یعنی اول شب) چلا وہ منزل پر پہنچ گیا۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا سامان (تجارت) بہت مہنگا ہے۔ یہ بھی جان لو کہ وہ سامان جنت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو نصر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۴۲: حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ضرر رساں اشیاء سے بچنے کیلئے بے ضرر چیزوں کو نہ چھوڑے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی سند سے پہنچاتے ہیں۔

۳۴۳: حضرت حظلہ اسیدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کے دل اسی طرح رہیں جس طرح میرے پاس ہوتے ہیں تو فرشتے تم پر اپنے پروں سے سایہ کریں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے منقول ہے اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۴۴: حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی ایک خوشی و شادمانی ہے اور ہر خوشی کیلئے ایک سستی ہے۔ پس جو شخص سیدھا رہا اور اس نے میانہ روی اختیار کی تو میں اس کی (بہتری کی) امید رکھتا ہوں اور اگر اس کی طرف انگلیاں اٹھیں تو تم اس کو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آدمی کی برائی کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا کے بارے میں انگلیاں اٹھیں مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچالے۔

۳۴۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

بُنْ فَيُرْوَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَانَ أَذْلَجَ وَمَنْ أَذْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ الْآنَ سَلَعَةَ اللَّهِ غَالِيَةً الْآنَ سَلَعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ.

۳۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَا أَبُو النَّضْرِ ثَنِي أَبُو عَقِيلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَقِيلٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ثَنِي رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ وَعَطِيَّةَ بْنَ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَبَّاسَ بِهِ حَذَرَ الْمَايَةِ بَأْسَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۳۴۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا عِمْرَانَ الْقَطَّانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي لَأَظَلَّتْكُمْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۴۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَلْمَانَ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شُرَّةً وَلِكُلِّ شُرَّةٍ فِتْرَةٌ فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أَشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَلَا تَعْدُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرَّانِ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ.

۳۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

ﷺ نے ہمارے لیے ایک لکیر کھینچی اور اس سے مربع بنایا پھر اس کے درمیان ایک لکیر کھینچی اور اسے اس چوکور خانے سے باہر تک لے گئے۔ پھر درمیان والی لکیر کے ارد گرد کئی لکیریں کھینچیں پھر درمیان والی لکیر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ ارد گرد اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان میں انسان ہے اور اس کے ارد گرد کھینچے ہوئے خطوط اس کی آفات اور مصیبتیں ہیں۔ اگر وہ ان سے نجات پا جائے تو یہ خط اسے لے لیتا ہے اور یہ لمبی لکیر اس کی امید ہے یعنی جو مربع سے باہر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بوڑھا ہوتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں مال اور طویل زندگی کی حرص۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۳۷: حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کی تخلیق اس صورت میں کی گئی کہ اس کے دونوں جانب ننانوے (۹۹) موتیں ہیں اگر وہ ان سے بچ سکے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۸: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاؤ۔ صور کا وقت آ گیا ہے پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ بھی پھونکا جائے گا۔ پھر موت بھی اپنی تختیوں کے ساتھ آتی ہے۔ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں لہذا اس کے لیے کتنا وقت مقرر کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا اپنی عبادت کے وقت کا چوتھا حصہ مقرر کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو کرو۔ لیکن اگر اس

نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يَغْلَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِي وَسْطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الدِّي فِي الْوَسْطِ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ وَهَذَا الدِّي فِي الْوَسْطِ الْإِنْسَانُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ عُرُوضُهُ إِنْ نَجَّاهُ هَذَا يَنْهَشُهُ هَذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۳۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُرْوَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسِ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا أَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ابْنِ آدَمَ وَالْيَ جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ مِثَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَائِمُ وَقَعَ فِي الْهَرَمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۳۸: حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَا قُبَيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطَّفِيلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثَلَاثًا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَبِعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ أَبِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرَّبِيعُ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ بِهِ قُلْتُ فَا لِنِصْفُ قَالَ مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ

قُلْتُ فَتَلْتِي قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفِرُ ذَنْبَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

سے زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: آدھا وقت؛ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو لیکن اس سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا وہ تمہاری وقت۔ آپ نے فرمایا جتنا چاہو لیکن اگر اس

سے بھی زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اپنے وظیفے کے پورے وقت میں آپ ﷺ پر درود پڑھا کروں گا۔ آپ نے فرمایا تو پھر اس سے تمہاری تمام نگرین دور ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَرْوَةَ الِهَمْدَانِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَلَكِنَّ الْإِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَى يَعْنِي مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۳۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اتنی حیا کرو جتنا اس کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ کا شکر ہے کہ ہم اس سے حیا کرتے ہیں: آپ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن اس کا حق یہ ہے کہ تم اپنے سر اور جو کچھ اس میں ہے اسکی حفاظت کرو (یعنی ناک کان آنکھ وغیرہ) پھر پیٹ اور اس میں جو کچھ اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے اسکی حفاظت کرو۔ اور پھر موت اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو یاد کیا کرو: اور جو آخرت کی کامیابی چاہے گا وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دے گا: اور جس نے ایسا کیا اس نے اللہ سے حیا کرنے کا حق ادا کر دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند یعنی بواسطہ ابان بن اسحق، صباح بن محمد کی روایت سے پہنچانے ہیں۔

۳۵۰: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو عبادت میں لگائے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے جبکہ بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کی بیروی کرنے اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور ”مَنْ ذَانَ نَفْسَهُ“ کا مطلب حساب قیامت سے پہلے (دنیا ہی میں) نفس کا محاسبہ کرنا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا اپنے نفوس کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بڑی پیشی کیلئے تیار ہو جاؤ۔ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہوگا جس نے دنیا ہی میں اپنا حساب کر لیا۔ میمون بن مہران سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا بندہ اس وقت تک یرہیزگار شمار نہیں ہوتا جب تک اپنے

۳۵۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مَرْيَمَ ح وَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ صَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيْسُ مَنْ ذَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى قَوْلِ مَنْ ذَانَ نَفْسَهُ يَقُولُ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يُحَاسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُرْوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسِبُوا وَتَزَيِّنُوا لِلْعَرْضِ الْأَكْبَرِ وَإِنَّمَا يَخْفُ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي

نفس کا محاسبہ نہ کرے جس طرح اپنے شریک سے کرتا ہے کہ اس نے کہاں سے کھایا اور کہاں سے پہنا۔ (یعنی حلال سے یا حرام سے)

الدُّنْيَا وَيُرْوَى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيكَهُ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَلْبَسُهُ.

۳۵۱: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے مصلیٰ پر تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو یاد کرتے تو تمہیں اس بات کی فرصت نہ ملتی جو میں دیکھ رہا ہوں۔ لہذا لذتوں کو قطع کرنے والی موت کو زیادہ یاد کرو کوئی قبر ایسی نہیں جو روزانہ اس طرح نہ پکارتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ پھر جب اس میں کوئی مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو وہ اسے مرحبا و اھلا کہہ کر خوش آمدید کہتی ہے۔ پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر جو لوگ چلتے ہیں تو مجھے ان سب میں محبوب تھا۔ اب تجھے میرے سپرد کر دیا گیا ہے تو اب تو میرا حسن سلوک دیکھے گا۔ پھر وہ اس کے لیے حدنگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کیلئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید نہیں کہتی بلکہ ”لامر حبا ولا اھلا“ کہتی ہے پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم سب سے زیادہ مبغوض شخص تھے۔ آج جب تمہیں میرے سپرد کیا گیا ہے تو تم میری بدسلوکی بھی دیکھو گے پھر وہ اسے اس زور سے پھینچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے دکھائیں (یعنی شگجہ بنا کر) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد اس پر ستر اڑدھے مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک زمین پر ایک مرتبہ پھونک مار دے تو اس پر کبھی کوئی چیز نہ اُگے۔ پھر وہ اسے کاٹنے اور نوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے حساب و کتاب کے لیے اٹھایا جائے گا۔ پھر آپ نے فرمایا: قبر

۳۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدْوِيَةَ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكِّمِ الْعَرَبِيُّ نَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلًّا فَرَأَى نَاسًا كَانَتْهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوِ اكْتَشَرْتُمْ ذِكْرَهَا ذِمَّ اللَّذَاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى فَاكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِهَا ذِمَّ اللَّذَاتِ الْعَوْتَ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمَ الْآتِكَلَمِ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْعُرْبَةِ أَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التَّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتُ لَا حَبَّ مَنْ يَمْسِي عَلَيَّ ظَهْرِي إِلَى فَاذْوُلَيْتِكَ الْيَوْمَ وَصِرْتُ إِلَى فَسْتَرِي صَنِيعِي بِكَ فَيَتَسَعَّ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتُ لَا بَغْضَ مَنْ يَمْسِي عَلَيَّ ظَهْرِي إِلَى فَاذْوُلَيْتِكَ الْيَوْمَ وَصِرْتُ إِلَى فَسْتَرِي صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَأَمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِي عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَاذْخُلْ بَعْضُهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيِّضُ لَهُ سَبْعِينَ نَبِيًّا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مَنَّا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَ شَيْئًا مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا فَيَنْهَشُنَّ وَيَخْدِشُنَّ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفْرِ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔